مصباح الهداية

الى الخلافة والولاية

السيد روح الله الموسوي الخميني

تقديم وترجمه

علامه محمد حسنين السابقى النجفى

Presented by Ziaraat.Com

نام کتاب	:	مصباح الهدایۃ الی الخلافۃ والولایۃ
از	:	السید روح اللہ الموسوی الخمینی
ترجمہ	:	علامہ محمد حسنین السابقی النجفی اعلی اللہ مقامہ
نشر کردہ	:	ون ٹین بکس
ناشر	:	مرکز تحقیقات اسلامی شیعہ جامعۃ الثقلین، ملتان
کمپوزنگ	:	سید وسیم حیدر نقوی
پروف ریڈنگ	:	مولانا محسن رضا حیدری
تعداد	:	1000
سال اشاعت	:	1984 اول، 2014 دوئم
قیمت	:	Rs: 350

Jameya Al Saqlain
Add: Ahmed Park, Khanewal Road,
Multan - Pakistan.
Ph: [illegible]
e-mail: [illegible]

One Ten Books
Block 13-C, Gulshan e Iqbal,
Karachi - Pakistan.
Ph: 0092 21 - [illegible]
e-mail: info@[illegible]

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمن الرحیم

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

نبوت، خلافت اور ولایت کے حقائق اور ان کے لوازم ہمارے ملک کے علماء میں ایک عرصہ سے مورد بحث ہیں اور چونکہ یہ اختلاف ایک وسیع صورت اختیار کر رہا تھا لہذا ضرورت تھی کہ اس موضوع پر سرکار امام امت رہبر شیعیان جہان حضرت آقائے خمینی دام ظلہ کی کتاب مصباح الھدایة الی الخلافة و الولایة کا اردو میں ترجمہ کر کے اس قیل وقال کا خاتمہ کر دیا جائے

جیسا کہ نائب الامام خمینی کے نمائندہ برائے شام آیۃ اللہ فہری نے ایک مکتوب میں لکھا کہ ولایت کلیہ الٰہیہ کے موضوع پر یہ کتاب بالاتر اور عالی مطالب پر مشتمل ہے اس کا ترجمہ کر دیا جائے اس سلسلہ میں ہم پر سرکار امت کا حق محسنانہ بھی تھا چونکہ حوزۂ علمیہ نجف اشرف میں دوران تعلیم سرکار نے میرے تعلیمی اخراجات برداشت کئے اور مجھے ان کے مقدس علمی اور روحانی مجالس سے مستفیض ہونے کا شرف بھی حاصل تھا نیز سوریہ و لبنان میں موصوف کے ممثل آیۃ اللہ سید احمد فہری دام ظلہ کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے سب سے پہلے استاد گرامی کی جملہ عرفانی کتب کا عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا اور انہوں نے فراخدلی سے مجھے اپنی جملہ کتب مطبوعہ کے ترجمے کا اختیار دے دیا ان کے اجازۃ نامہ کا عکس مندرجہ ذیل ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ترجمہ اجازۃ نامہ

تاریخ ۱۹ رجب ۱۴۰۴ھ

دفتر نائب الامام برائے سوریہ ولبنان

ممثل الامام في سوريا ولبنان — بسمه تعالى — التاريخ ١٩ رجب المرجب ١٤٠٤ — الرقم

السيد احمد الفهري
دمشق سوريا
ص.ب

سماحة العلامة محمد حسين النجفي رئيس مدرسة الثقلين الدينية ملتان پاکستان

السلام عليكم ورحمة الله

وصلتني رسالتكم الشريفة وسرني حبكم نشر معارف اهل البيت عن لسان امامنا المعظم مد ظله سيدنا اية الله وقد استجزتم مني ترجمة كتاب (پرواز در ملکوت) الى الاردية فلكم الاذن والاجازة في ذلك وفي غيره من كتبي المطبوعة بشرط ان تراعوا الامانة في الترجمة فلا يتغير معنى شيئا في الترجمة فان كان لكم نقد فاذكروه في الهامش علما بان فيها انشاء الله طبعة ولكم مني جزيل الشكر وقد ارسلت اليكم كتاب ابتعاد الطلب والارادة للامام الخميني روحي له الفداء الذي طبع اخيرا في ايران بترجمة مني وشرح باختصار وهو من اهم كتب الامام اطال الله بقاءه فعليكم بما فيه من المطالب العالية والمعارف الالهية وان كان لكم رغبة في ترجمته فيها ونعمت ، واذا اكتبتم فارسلوا الينا نسخا من الكتب المطبوعة ، وارجوكم ان لا تنسوني من صالح دعواتكم .

والسلام عليكم ورحمة الله

ممثل الامام الخميني في سوريا ولبنان

السيد احمد الفهري

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علامہ محمد حسنین السابقی النجفی رئیس مدرسہ الثقلین دینیہ ملتان پاکستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے آپ کا نامۂ گرامی موصول ہوا اور یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ ہمارے امام عظیم کی زبان سے معارف اہل بیت علیہم السلام کی نشر و اشاعت کرنا پسند کرتے ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان شاء اللہ آپ کو اس کی توفیق ہو گی آپ نے مجھ سے پرواز در ملکوت کا اردو ترجمہ کرنے کی اجازت طلب کی ہے لہذا میری طرف سے آپ کو اجازت ہے کہ آپ میری تمام مطبوعہ کتب کا ترجمہ کریں مگر شرط یہ ہے کہ ترجمہ میں دیانت داری کی پوری پوری پابندی کی جائے اور ترجمہ میں کوئی معنی نہ بدلنے پائے اگر آپ کسی مطلب پر تنقید کرنا چاہیں تو حاشیہ میں اس کا تذکرہ کر دیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ کتب میں طباعت کی غلطیاں ہوتی ہیں اور میری طرف سے آپ کا بھر پور شکریہ میں نے آپ کی طرف امام خمینی روحی لہ الفداء کی کتاب اتحاد الطلب و الارادۃ بھی ارسال کر دی ہے جو اخیراً ایران میں طبع ہوئی ہے اور وہ امام اطال اللہ بقاہ کی سب سے قابل قدر کتب میں سے ہے آپ پر لازم ہے اس کے مطالب عالیہ اور معارف الٰہیہ کا مطالعہ کریں اگر ترجمہ کرنے کی رغبت ہو تو کیا ہی خوب ہے اور اگر ممکن ہو تو مطبوعہ کتب کے چند نسخے ہمیں بھی بھیج دیں اور مجھے امید ہے کہ آپ مجھے نیک دعاؤں سے فراموش نہ کریں گے۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ممثل امام خمینی برائے سوریہ و لبنان سید احمد فہری

Presented by Ziaraat.Com

امام خمینیؒ کے حالات زندگی

مرتبہ:..........مقبول حسنین جندی

اقتباسات از......آیۃ اللہ فہری دمشق......آیۃ اللہ صدوقی یزدی شہید

آیۃ اللہ ناصری حاکم یزد...............آیۃ اللہ علی اکبر محتشمی

حجۃ الاسلام الساقی النجفی

اس عظیم شخصیت نے ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ شہر خمین کے ایک روحانی خانوادہ میں آنکھیں کھولیں آپ کے والد آیۃ اللہ سید مصطفیٰ خمینی شہید ہیں جو اپنے دور کے اکابر علماء و مجتہدین میں سے تھے شاہ کبیر کی سازش سے ان کے گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کیا گیا آپ کی والدہ سیدہ ہاجرہ آیۃ اللہ مرزا احمد کی صاحبزادی ہیں ابتدائی تعلیم اور ادبیات عربی و فارسی مختلف اساتذہ سے اپنے وطن میں حاصل کی پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے حوزہء علمیہ اصفہان تشریف لے جانے کا قصد رکھتے تھے لیکن ان دنوں میں آیۃ اللہ حائری یزدی کا کی علمی شہرت کا دور دورہ تھا آپ ان سے فیض حاصل کرنے کے لئے شہر اراک تشریف لے گئے ایک سال کے بعد ۱۳۴۰ھ کو یہ حوزۂ علمیہ اراک سے قم مقدسہ منتقل ہو گیا ان ایام میں امام امت اپنی زندگی کی چوبیسویں بہار دیکھ رہے تھے حوزۂ علمیہ قم میں آپ نے فلسفہ و حکمت حاجی مرزا علی اکبر حکیم اور مرحوم آیۃ اللہ رفیعی سے حاصل کیا اور عرفان علمی و عملی کے دروس کے لئے استاد بزرگوار آیۃ اللہ محمد علی شاہ آبادی کے سامنے

Presented by Ziaraat.Com

زانوئے ادب طے کیا آیۃ اللہ یثربی سے کفایۃ الاصول کی کچھ بحثیں پڑھیں ۱۳۴۵ھ سے ۱۳۵۵ھ تک مسلسل آیۃ اللہ حائری کے درس فقہ واصول سے بہرہ ور ہوئے اس دوران میں آپ فلسفہ وحکمت کے ماہر فن اساتذہ میں شمار ہو چکے تھے۔

اسی زمانے میں آپ نے تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور آپ کے حلقۂ تدریس میں آیۃ اللہ شہید مطہری اور آیۃ اللہ منتظری جیسے علماء نے تربیت پائی جب رضا خان کی ڈکٹیٹر شپ کی وجہ سے ایران اضطراب کا شکار تھا اس زمانے میں آپ نے مدرسۂ فیضیہ میں درس اخلاق شروع کیا تو آپ کے تمام تلامذۂ کرام میں سے آقائے فہری کو بھی ان پرفیض درسوں میں شرکت کرنے کا فخر حاصل ہوا جو کہ ان لمحات کو اپنی زندگی کے قیمتی لمحات شمار کرتے ہیں جن میں ان کو روحانی انجمنوں میں تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا امام کے ان اخلاقی دروس کی محافل کو انقلاب سے جدا نہیں قرار دیا جا سکتا یہ ہمہ گیر اور وسیع سلسلۂ تدریس ہر لحاظ سے نہایت ہی مؤثر تھا کیونکہ اسی دوران سرتاسر ایران میں فرقہ بازی اور مذہب سازی زوروں پر تھی اس لئے امام نے ان ناپاک سازشوں کو کچلنے کے لیے کتاب کشف الاسرار تالیف فرما کر شائع کی جس میں ان فرقوں کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے اگرچہ یہ کتاب اپنے مقام پر علمی اور استدلالی کتاب ہے مگر اس میں روح انقلاب پر بھی کافی روشنی ڈالی گئی ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ شہنشاہی نظام کی بیخ کنی اور اسلامی حکومت کی بنیاد گزاری سے اس کتاب کا گہرا تعلق ہے۔

اسی دوران آیۃ اللہ بروجردی کے قم مقدسہ تشریف لانے سے حوزۂ علمیہ کی رونق

Presented by Ziaraat.Com

بڑھ گئی اور قم مقدسہ پھر علمی اور سیاسی طور پر مرکز بن گیا اسی زمانے میں امام خمینی فقہ اور اصول کے مانے ہوئے استاد کی حیثیت سے جلوہ گر تھے جن کے درس خارج میں طلبہ کی بے پناہ ہجوم شرکت کرتا تھا آقائے فہری فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں میں حوزۂ علمیہ نجف اشرف میں تھا اور حوزہ ماہر اساتذہ سے پر تھا مگر پھر بھی قم کے چند فاضل طلباء جو اب مجتہدین میں شمار ہوتے ہیں قم سے نجف اشرف آئے مگر نجف کی تعلیمی فضا ان کو راس نہ آئی اور وہ دوبارہ قم واپس چلے گئے اسی دوران امام نے طلبہ کے ایک گروہ کی تربیت کی جو آج حوزہ کے فقہاء و مجتہدین بلکہ قم کے قیمتی علمی ذخائر ہیں اسی زمانے میں جناب جعفر سبحانی نے امام کے دروس خارج پر مشتمل ایک کتاب **تہذیب الاصول** تالیف کی جو تین جلدوں میں طبع ہوئی۔

آقائے بروجردی کی وفات کے بعد امام ایک عظیم الشان مرجع تقلید کی حیثیت سے منصۂ شہود پر آئے اسی دوران آپ نے ایران کی سرزمین کو آمریت کے ظلم و استبداد اور طلباء کی حق تلفی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے عمل کو تیز تر کر دیا اور اسلامی حکومت کی تشکیل اور اس کی اہمیت سے اہل ایمان کو آگاہ کیا جس کی وجہ سے آپ نے رنج و الم زحمتوں اور مصائب و آلام اور قید و بند کی مصیبتیں جھیلیں جو کسی پر مخفی نہیں آپ ایران سے ترکیہ، ترکیہ سے عراق پھر عراق سے پیرس منتقل کیے گئے حتیٰ کہ مستضعفین کی کامیابی کے بارے میں خداوند تعالیٰ کا وعدہ ایفا ہوا اور آپ ایک عظیم اسلامی جمہوریہ ایران کے پیشوا کی حیثیت سے ایران واپس تشریف لائے اور آج ملت ایران آپ کے بے پناہ فیوض و برکات سے بہرہ ور ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

زہد وتقویٰ اور عبادت

حضرت امام خمینی ان باعمل مجتہدین میں سے ہیں جن کی مثال حضرت سید ابن طاؤس یا سید احمد مقدس اردبیلی سے ہی دی جاسکتی ہے آیۃ اللہ ناصری حاکم یزد کا بیان ہے کہ جس دن آپ کو جوان فرزند سید مصطفیٰ خمینی کی شہادت کی خبر دی گئی اس روز بھی آپ نے نجف اشرف میں نماز باجماعت ترک نہ کی اور حسب معمول تہجد، قرآن اور دینی مطالعہ جاری رکھا آپ کے دوسرے فرزند سید احمد کا بیان ہے کہ آپ نے اس روز زیر مطالعہ استدلالی فقہی کتاب کے ستر صفحات کا مطالعہ فرمایا آپ کی روزمرہ کی زندگی ایک مربوط اور باضابطہ پروگرام کی آئینہ دار ہے روزانہ مخصوص اوقات میں آپ ادعیہ و زیارات پڑھتے ہیں اور پچاس برس سے آپ نماز شب کی پابندی فرمارہے ہیں حتیٰ کہ ایک مرتبہ شدید سردی کے موسم میں آپ کو بیماری کی حالت میں قم سے تہران منتقل کیا گیا تو آپ نے انتہائی یخ بستہ موسم میں بھی نماز شب ترک نہ کی۔

جب آپ پیرس سے بذریعہ طیارہ تہران تشریف لارہے تھے اس رات بھی آپ نے طیارہ میں نماز شب ادا کی آپ روزانہ نماز صبح، نماز ظہرین اور نماز مغربین کے بعد بلاناغہ تلاوت قرآن فرمایا کرتے تھے ہمارے استاد محترم علامہ بزرگوار حجۃ الاسلام علامہ محمد حسنین السابقی فرماتے ہیں کہ میں نے نجف اشرف میں قیام کے دوران بنظر خود دیکھا کہ آپ روزانہ رات کو دس بجے بلاناغہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے تشریف لاتے تھے اور ہر شب جمعہ آپ کربلاء معلٰی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کبھی بھی کسی موسمی رکاوٹ سے آپ نے یہ معمول ترک نہ فرمایا۔

Presented by Ziaraat.Com

زیارت جامعہ آپ کو ازبر یاد تھی آپ روزانہ جناب امیرؑ کے حرم میں زیارت جامعہ بھی پڑھا کرتے تھے جس روز آپ کو جوان فرزند سید مصطفیٰ کی شہادت کی خبر دی گئی آپ نے کوئی آنسو نہیں بہایا اور صرف اتنا کہا السلام علیك یا أبا عبد الله الحسین پھر فرمایا ہمیں مصطفیٰ سے اسلام کے مفاد کے لئے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔

مقصرین سے نفرت، عزاداری اور محمد وآل محمد سے وابستگی

چہاردہ معصومین علیہم السلام سے آپ کی عقیدت کمال کو پہنچی ہوئی ہے آپ عزاداری کے اس قدر دلدادہ ہیں کہ یا حسینؑ کا لفظ سنتے ہی آبدیدہ ہو جاتے ہیں عزاداری اور ماتم ومجالس کی ترویج کی آپ خصوصی طور پر تاکید فرماتے ہیں اور آپ کا ارشاد ہے "ہمارا انقلاب عزاداری کا مرہون منت ہے، عزاداری انقلاب کی مرہون منت نہیں ہے" آپ خود بھی مجالس عزاء منعقد کرتے ہیں اور مراثی وخطب اور ذکر مصائب پر آپ بلند آواز سے گریاں ہوتے ہیں آپ کو ٹیلی ویژن ایران نے کئی مرتبہ مجلس میں گریہ کرتے ہوئے دکھایا ہے آیۃ اللہ ناصری فرماتے ہیں کہ تو تعجب ہے کہ ایران کا ایک گروہ امام امت کے ہدف کے برخلاف امام زمانہ صاحب العصر والزمان کا نام لینے سے منع کرتا ہے اس قسم کے بعض علماء نے خود امام خمینی سے پوچھ لیا کہ آپ لوگ اپنی تقریروں میں امام زمانہ کا نام کثرت سے کیوں لیتے ہیں؟ پس آپ نے ان کو سرزنش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "ألم تعلم بأن کل ما عندنا هو من الأمام المنتظر و أن کل ما عندی هو من الحجة صاحب العصر والزمان و ما حققناه فی ثورتنا هو منه أننا لا نملك من أنفسنا شيئا کل ما

Presented by Ziaraat.Com

عندنا ھو منه ''کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے یہ سب امام العصر والزمانؑ کی طرف سے ہے اور ہم نے اپنے انقلاب میں جو کچھ حاصل کیا ہے یہ سب ان کی طرف سے ہے ہم اپنی طرف سے کسی چیز کے مالک نہیں یہ سب کچھ ان کی طرف سے ہے'' یہ اللہ اور اہل البیت علیہم السلام سے معنوی ربط کی برکت کا نتیجہ ہے کہ ایران ایک پہاڑ کی طرح مضبوط ہے جس کو تیز آندھیاں بھی متزلزل نہیں کر سکتیں۔ ہمارے ملک کے جو لوگ یا علیؑ مدد کے منکر ہیں ان کو امام خمینیؒ کے اس فقرہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے آقائے سید فہری ارشاد فرماتے ہیں۔

امام امت انبیاء و اولیاء کے مقامات اور عالم ماوراء الطبیعہ سے اس قدر عشق رکھتے ہیں کہ عرفانی کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے اشکبار ہو جاتے ہیں جبکہ کچھ کوتاہ نظر علماء ایسی کتب کا مطالعہ کرنے سے گریز کرتے ہیں (مقدمہ شرح دعائے سحر) مقصرین علماء جو محمد و آل محمد علیہم السلام کی معرفت سے بے بہرہ ہوتے ہیں ان کے بارے میں امام خمینیؒ کا ارشاد ہے۔

''اگر آئینۂ وجود مستوی نباشد انبیاء و اولیاء را نیز در حال اعتدال نخواہد دید تاچہ رسد مسائل غامضۂ عرفان ''اگر کسی کا اپنا آئینۂ وجود سیدھا نہ ہو بلکہ ٹیڑھا ہو تو اس کو انبیاء و اولیاء بھی سیدھے حال میں نظر نہیں آتے چہ جائیکہ ایسے حضرات معرفت کے باریک اور گہرے مسائل سمجھ سکیں۔

(مقدمہ شرح دعائے سحر)

Presented by Ziaraat.Com

مجالس عزاء کے بارے میں امام خمینی فرماتے ہیں مجالس حسینؑ مقصد حسینؑ کے تحفظ کی ضمانت ہیں جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مجالس منعقد نہ کی جائیں وہ حسینؑ کے مقصد سے ناآشنا ہیں اور جو لوگ ماتم زنجیر زنی کی مخالفت کرتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ حسینؑ ہی کا خون ہے جس نے اقوام اسلامی کے خونوں کو جوش دیا ہے یہ مراسم عزاء ہی ہیں جس سے پیدا ہونے والے جوش وخروش نے لوگوں کو اسلام کی حفاظت مہیا کی محرم ۱۴۰۲ھ کو آپ نے فرمایا کہ چودہ سو سال سے مجالس عزاء نے ہمارا تحفظ کیا ہے سید الشہداء کا فرمان آج بھی وہی ہے جو پہلے تھا جو اس کے خلاف ہاؤ وہو کرے اس کے سینہ پر لات ماردو۔

(از کتاب: عزاداری از دیدگاه مرجعیت شیعه ، علی ربانی۔ الثورة الاسلامیه سال دوم عدد ۲۳ ص ۳۱،۳۲)

کرامات

سرکار امام خمینی جو زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کی بدولت عظیم روحانی کمالات کے مالک ہیں آپ کو خداوند عالم نے کرامات سے بھی نوازا ہے خود انقلاب اسلامی آپ کی زندہ کرامت ہے کہ آپ مصلیٰ عبادت پر بیٹھ کر مسلمانان عالم پر روحانی حکومت کرتے ہیں اور ملت اسلامی آپ کے اشارے پر کٹ مرنا سعادت سمجھتی ہے۔ یہ آپ ہی کی کرامت تھی کہ جب امریکہ نے جاسوسوں کو رہا کرانے اور حسینیہ جمران کو تباہ کرنے کے لئے جنگی طیارے بھیجے تھے تو وہ طبس میں آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو گئے اور اس کا سارا عملہ جل کر کوئلہ کی طرح راکھ ہو گیا جس کی رپورٹ عالمی خبر رساں

Presented by Ziaraat.Com

ایجنسیوں نے شائع کی۔

شہید محراب آیۃ اللہ صدوقی مرحوم فرماتے ہیں کہ جب ایران میں روسی افواج مسلط تھیں اس زمانہ میں امام خمینی کے ساتھ بندہ کو مشہد کے لیے سفر زیارت کا اتفاق ہوا شب کے وقت جنگل میں روسی فوجوں نے تلاشی کے لیے بس کو روکا نماز تہجد کا وقت تھا اس صحراء میں دور تک پانی کا نام ونشان نہ تھا ہم نے دیکھا کہ اچانک ایک چشمہ ظاہر ہوا جہاں امام خمینی نے وضو کیا اور نماز تہجد ادا کی پھر وہ چشمہ غائب ہو گیا۔

نجف اشرف میں قیام کے دوران آپ کا ایک مقلد ایرانی تاجر آپ کے لیے ایران سے خمس وزکوۃ کی خطیر رقمیں لے کر آیا تا کہ آپ اس کو حوزۂ علمیہ پر خرچ کریں مگر آپ نے اس سے یہ رقم قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میرے لیے یہ مصلحت نہیں کہ تم سے یہ رقمیں وصول کروں تم کسی اور مرجع تقلید کو دے کر رسید لے لو چنانچہ اس نے کسی اور مرجع کو رقمیں دے کر رسید وصول کر لی اور ایران چلا گیا تہران میں سی آئی ڈی نے ساواک پولیس کو اطلاع دی تھی کہ یہ تاجر امام خمینی کو رقم دینے گیا تھا اس کے لیے سخت سزا تجویز ہو چکی تھی جب اس کی تلاشی لی گئی تو آقائے خمینی کی بجائے کسی دوسرے مرجع کی رسیدیں برآمد ہوئیں اور یہ تاجر سزا سے بچ گیا۔

آقائے صدوقی مرحوم فرماتے ہیں کہ ایران پر آقائے خمینی کا اثر ورسوخ قائم آل محمد صلوۃ اللہ علیہ وعجل فرجہ الشریف کی عنایات خاصہ اور سایہ لطف وکرم کا نتیجہ ہے آپ امامؑ کے اشارہ کے مطابق ہر کام انجام دیتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اخلاق کریمانہ

امام خمینی بذات خود علم اخلاق کے عظیم مفکر اور مدرس ہیں ۱۹۶۳ء سے قبل آپ مدرسۂ فیضیہ میں جمعہ اور خمیس کو علم الاخلاق کا درس دیا کرتے تھے جس میں طلبہ کا اس قدر ہجوم ہوتا تھا کہ مدرسۂ فیضیہ کا صحن تنگ ہو گیا تھا آپ نے جلا وطنی کے دور میں بھی ہزاروں دینی طلبہ کے علاوہ یتیموں بیواؤں اور فقراء و مساکین کی مالی اعانت جاری رکھی آپ کا روزمرہ کھانے پینے کا نظام بالکل سادہ ہے آپ اب بھی خشک روٹی اور ایرانی قہوہ اور پنیر ناشتے میں استعمال کرتے ہیں آپ ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو روزہ رکھتے ہیں۔

آپ جب پیرس میں مقیم تھے تو ایرانی دوستوں نے آپ کو کئی تحائف بھیجے جس میں ایرانی مٹھائیاں، پستہ بادام خشک میوے کپڑے وغیرہ تھے اسی اثناء میں کرسمس ڈے آیا جو کہ مسیحی عید ہے آپ نے اس دن کی مناسبت سے ایک بیان جاری کیا جو عالمی خبر رساں ایجنسیوں نے شائع کیا اور آپ نے یہ تمام تحائف عیسائیوں میں تقسیم کرا دیے آپ کے ایک شاگرد حجۃ الاسلام سید علی اکبر محتشمی کا بیان ہے کہ میں نے رات کو ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تا کہ وہاں تحائف دوں اندر سے ایک مسیحی عورت برآمد ہوئی جب میں نے امام امت کی طرف سے اس کو تحائف کا تھیلا پیش کیا تو وہ اشکبار ہو گئی اور کہا کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جس سے مسلم رہنما کی عنایت کا شکریہ ادا کروں۔

اب تک آپ کو ملت ایران اپنا عظیم روحانی پیشوا سمجھتی ہے چودہ سو سالہ تاریخ میں کسی عالم دین کو اس قدر اثر و رسوخ نہیں ملا جتنا اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

نظریاتی استقلال اور سیاسی بصیرت

آپ کو خداوند عالم نے ملکہ تدبر و فہم و فراست سے نوازا ہے آپ کی سوچ بہت دوررس ہوتی ہے سیاسی نظریات میں آپ نے کشف اسرار نامی کتاب میں چالیس برس پہلے جو کچھ لکھا تھا آج بھی آپ کی وہی آواز ہے آپ چاہتے ہیں کہ دنیائے اسلام اپنے دین کے قوانین کے مطابق حکومت رکھتی ہو اگر دنیا کے فرزندان اسلام متحد ہو جائیں تو استعمار مغرب کی دست نگری کی ذلت سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا مل جائے آپ کی علمی، فنی سیاسی وفقہی سوچ بہت ٹھوس اور مستقل ہوتی ہے جیسا کہ آپ کے ارشادات میں یہ چیز واضح ہے یہی وجہ ہے کہ مصر کے عظیم صحافی ڈاکٹر حسنین ھیکل کا قول ہے کہ أن الخمینی حیر الشرق و ازعج الغرب و أحرج العرب و شغل العالم یقیناً خمینی نے مشرق کو ورطۂ حیرت میں ڈال کر مغرب کو بھی لرزہ براندام کر دیا اور عرب کو تنگنائی میں ڈال کر پوری دنیا کی فکروں کو اپنی طرف جذب کر لیا ہے۔

تالیفات علمیہ

۱۔شرح دعاء سحر

یہ کتاب رمضان المبارک میں پڑھی جانے والی دعاء ابوحمزہ ثمالی جو امام زین العابدین علیہ السلام نے ان کو تعلیم فرمائی تھی کی شرح ہے آپ نے ۲۷ برس کی عمر میں ۱۳۴۷ھ میں تالیف فرمائی آپ کا قول ہے کہ یہ میری سب سے پہلی تصنیف ہے۔

۲۔مصباح الھدایۃ

زیر نظر کتاب جو عرفان و حکمت و معارف الہیہ میں یکتا مقام کی حامل ہے یہ آپ

Presented by Ziaraat.Com

نے ۱۳۴۹ھ میں تالیف فرمائی جبکہ آپ کی عمر ۲۹ برس تھی۔

۳۔ کشف الاسرار

جس کو آپ نے آج سے چالیس برس قبل وہابیت اور بہائیت اور منحرفانہ عقائد کی رد میں تالیف فرمایا اس کی تالیف صرف ۴۸ دن میں ہوئی آیۃ اللہ صدوقی مرحوم فرماتے ہیں تمام مسلمانوں کے لیے خصوصا اہل علم کے لیے اس کا مطالعہ کرنا واجب ہے اور چاہیے کہ ہر روز ہر بندہ کم از کم آدھا گھنٹہ اس کا مطالعہ کرے۔

(منقول از الثورۃ الاسلامیہ السنۃ الثالثۃ عدد ۲۹)

۴۔ تحریر الوسیلۃ رسالۂ عملیہ
۵۔ پرواز در ملکوت
۶۔ الطلب والارادۃ
۷۔ اسرار الصلوٰۃ
۸۔ حاشیہ مفتاح الغیب
۹۔ شرح فصوص الحکم قیصری
۱۰۔ حاشیہ ابن جالوت قاضی سعید
۱۱۔ آداب الصلوٰۃ
۱۲۔ الرسائل الفقہیہ
۱۳۔ کتاب البیع ۴ جلدیں
۱۴۔ کتاب الطہارۃ
۱۵۔ تہذیب الاصول
۱۶۔ نیل الاوطار
۱۷۔ توضیح المسائل
۱۸۔ الحکومۃ الاسلامیۃ
۱۹۔ کفاح النفس
۲۰۔ المکاسب المحرمۃ
۲۱۔ رسالۃ فی المسائل المشکلۃ
۲۲۔ شرح جنود العقل والجہل
۲۳۔ الاربعون حدیثا
۲۴۔ الجہاد الاکبر

Presented by Ziaraat.Com

ان کے علاوہ آپ کے بیانات اور پیغامات ہیں جو ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئے ہیں آپ کی فقہی تقاریر آپ کے تلامذہ نے مرتب کی ہیں جو کہ استدلالی فقہ میں ایک علمی ثروت اور قیمتی ذخائر شمار ہوتی ہیں افسوس ہے کہ قید و بند اور جلاوطنی کے مصائب کے دوران آپ کی قلمی تصنیفات ضائع ہوئی ہیں تاہم جو کچھ موجود ہے اس میں امت کے لیے بہت سا روحانی تشنگی دور کرنے کا ذخیرہ باقی ہے خداوند عالم حکومت ایران کو توفیق دے کہ آپ کی تمام تصنیفات طبع ہو کر منصہء شہود پر آسکیں۔

اسلامی فلسفہ و حکمت میں امام امت کا منفرد مقام

از......آیۃ اللہ سید احمد فہری دام ظلہ

تہذیب نفس اور پیراستگی ء روح امام امت کا پسندیدہ ہدف رہا ہے آپ کو قلبی طور پر عرفان و فلسفہ و حکمت سے شدید وابستگی رہی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی تالیفات علمیہ فلسفہ و حکمت میں انفرادی حیثیت رکھتی ہیں یہ آپ کی خصوصیت ہے کہ آپ نے فلسفہ و حکمت کو قرآن و حدیث سے ہم آہنگ کیا ہے مقامات انبیاء و آئمہ طاہرینؑ اور عالم ماوراء الطبیعہ کے مباحث سے آپ کو خصوصی عشق ہے۔ آپ عرفانی کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے اشکبار ہو جاتے ہیں جبکہ کوتاہ بین قسم کے علماء تنگ نظری کے سبب ان کتب کے مطالعہ سے احتراز کرتے ہیں مقامات انبیاءؑ و آئمہؑ کے متعلق آپ فرماتے ہیں اگر آئینہء وجود معتدل نہ ہو تو آدمی کو انبیاء و آئمہؑ میں بھی اعتدال نہیں دکھائی دیتا چہ جائیکہ کوئی عرفان کے باریک مسائل کو سمجھ سکے۔ عرفان و حکمت کی شریعت سے ہم آہنگی کے سلسلہ میں امام کا ذوق نہایت ہی مستقیم ہے ایک دن آپ اخلاق کا درس دے رہے تھے کہ ایک

Presented by Ziaraat.Com

حدیث کا ذکر آ گیا، " من بلغ اربعین ولم یتعص فقد عصی " جس کا ترجمہ ہے کہ جو شخص چالیس برس کی عمر تک پہنچ جائے اور عصا ہاتھ میں نہ لے وہ نافرمان ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ چالیس برس کی عمر قوائے بدن کی تکمیل کی عمر ہے جس میں انسان کو عصا ہاتھ میں لینے کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہوتی بلکہ یہاں عصا سے مراد عصائے احتیاط ہے کہ اس عمر میں انسان کو چاہیے کہ قدم قدم پر احتیاط سے کام لے۔ یہ نسیم سحر سے لطیف تر توجیہ امام امت کی ذاتی اختراع نہیں بلکہ احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے مثلاً امالی شیخ صدوق میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے' بندہ کو چالیس برس سے قبل کشادگی کے ساتھ موقع دیا جاتا ہے مگر جب وہ اس عمر تک پہنچتا ہے تو خدا اس پر گماشتہ دو فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ اب اس پر سختی کرو اور پوری نگرانی کرو اور چھوٹے بڑے سب گناہ لکھتے جاؤ۔

امام امت عرفان و حکمت سے اپنے استاد آیۃ اللہ مرحوم محمد علی شاہ آبادی سے بہت متاثر نظر آتے ہیں اور ان کو اپنی عرفانی کتب میں شیخ عارف کامل ما شاہ آبادی روحی فداہ کہہ کر یاد کرتے ہیں گذشتہ حکماء و عارفین میں سے آپ کو صدر المتالہین ملا صدرا سے والہانہ عقیدت ہے جبکہ فقہاء کی ایک جماعت ملا صدرا سے نالاں ہے مگر آپ ہمیشہ ان کا دفاع کرتے ہیں ایک دن آپ نے درس میں ارشاد فرمایا ملا صدرا: تمہیں کیا علم کہ ملا صدرا کیا ہیں معاد کی بحث میں جہاں بوعلی سینا بھی عاجز آ گئے آپ نے ہی ان علمی مشکلات کو حل کیا۔ عارفین علماء میں سے آپ کو میر باقر داماد سے بھی خصوصی عقیدت ہے آپ ان کا نام القاب عالیہ کے بغیر نہیں لیتے اور ابن عربی جیسے اہل عرفان سے بھی عناد

Presented by Ziaraat.Com

نہیں رکھتے حالانکہ فقہاء اہل عرفان کو پسند نہیں کرتے اور کفر کا فتویٰ لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتے آپ نے ایسے علماء سے نفرت کا اظہار کیا ہے۔

ایک دفعہ حوزۂ علمیہ میں گرمیوں کی چھٹیاں تھیں آپ اپنے اعزاء واقارب سے ملنے اپنے آبائی وطن شہر خمین تشریف لے گئے وہاں میر باقر داماد کی کتاب القبسات کی بحث حدوث وقدم کا مطالعہ کیا اور پختہ ارادہ کر لیا کہ تعطیلات ختم ہونے کے بعد حوزۂ علمیہ قم میں عاشقان حکمت وفلسفہ کو یہ کتاب ضرور پڑھائیں گے۔عالم خواب میں میر باقر داماد سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا میں راضی نہیں ہوں کہ آپ میری یہ کتاب پڑھائیں۔آپ بیدار ہوئے اور خواب کی تعبیر یہ فرمائی کہ علماء میں میر باقر داماد کا مقام بلند ہے ممکن ہے کہ بواسطہ عدم آمادگی وشائستگی بعض علماء ناسمجھی کی وجہ سے ان کے حق میں سوءادب کریں چونکہ عارفین کا کلام عوام کی دسترس سے بالاتر ہوتا ہے۔

کچھ زیر نظر کتاب کے بارے میں

آقائے فہری فرماتے ہیں کہ ہم نے امام امت کی کتب عرفانی پرواز در ملکوت و شرح دعائے سحر وغیرہ کے تراجم عاشقین عرفان کے لیے پیش کر دیئے ہیں ۱۳ شعبان ۱۴۰۱ھ کو امام امت کی ایک پُر کیف زیارت کے موقع پر مصباح الہدایہ کے ترجمہ کا ذکر چلا تو موصوف نے خندہ پیشانی سے مجھے اس کے ترجمہ کی اجازت دے دی مگر قارئین کرام پر مخفی نہیں ہے کہ ہر علم وفن کی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں اسی طرح علم عرفان کی بھی ایک مخصوص زبان ہے اور امام امت اس فن کے عظیم استاد ہیں۔

قارئین یہ نکتہ فراموش نہ ہو کہ اگر ان کا ذہن اس کتاب کے علمی نکات سے بہرہ

Presented by Ziaraat.Com

ورنہ ہو تو بدگمانی کا شکار نہ ہوں اس کتاب کے مطالعہ سے قبل امام کے گلزار عرفان کی دیگر کتب پرواز در ملکوت، شرح دعائے سحر و سر الصلوۃ کا بھی مطالعہ کریں تاکہ انہیں امام کے انداز بیان سے انس پیدا ہو نیز اس کتاب کے مطالب نہایت ہی باریک اور مبہم ہیں ان کی تشریح اس لیے نہیں کی گئی کہ دانشمندان علوم عالیہ اور فلاسفہ کا معمول ہے کہ عوام سے حریم مقدس حکمت کو محفوظ رکھا جائے تاکہ یہ مطالب بے بہرہ لوگوں کے زباں زد نہ ہونے پائیں اور غلط فہمی کی بنیاد پر ایسے افراد کی گمراہی کا موجب نہ بنیں جو ان کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں اس ترجمہ کی نشر و اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ امام کی علمی میراث محفوظ رہے اور عرفان میں ان کا ذوق پہچانا جائے اور اہل حکمت کو یہ حکمت پہنچا دی جائے تاکہ وہ اس فیض سے محروم نہ ہوں اور حکمت کی قدر ضائع نہ ہو اگر امام کی دوسری تالیفات میں جمال معنوی کا گوشۂ آبرو نمودار ہوا ہے تو یہ اس کتاب کی خصوصیت ہے کہ اس میں جمال معنوی کا کامل چہرہ ظاہر ہے اسی وجہ سے یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ کتاب خواص کے لیے ہے اس کے مطالب عوام کے لئے نہیں ہیں۔ امامؒ نے اس کتاب کے آخر میں خود وصیت کی ہے کہ اس کے مطالب کو نا اہل سے محفوظ رکھیئے تاکہ حکمت کی قدر ضائع نہ ہو۔

مقبول حسنین الجندی

مدرس

در مدرسہ جامع الثقلین احمد پارک کالونی

خانیوال روڈ ملتان

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدلله الذى مستكن فى حجاب العماء و المستتر فى غيب الصفات والأسماء المختفى بعز جلاله والظاهر الغير المحتجب بنور جماله' الذى بقهر كبريائه محجوب عن قلوب الأولياء و بظهور سنائه يظهر فى مرائى الخلفاء و الصلوٰة و السلام علىٰ اصل الأنوار و محرم سر الأسرار' المستغرق فى غيب الهوية و المنمحى عنه التعينات السوائية' اصل أصول حقيقة الخلافة و روح أرواح منصب الولاية' المستتر فى حجاب عزّ الجلال و المخمّر بيدى الجلال و الجمال كاشف رموز الأحدية بجملتها و مظهر حقائق الألٰهية برمّتها' المرآة الأتم الأمجد سيدنا أبو القاسم محمد صلى الله عليه و آله' الشموس الطالعة من فلك الخلافة الأحمدية و البدور المنيرة من أفق الولاية العلوية سيما خليفته' القائم مقامه فى الملك و الملكوت المتحد بحقيقته فى حضرت الجبروت و اللاهوت' اصل شجرة طوبىٰ و حقيقة سدرة المنتهىٰ الرفيق الأعلىٰ فى مقام أو ادنىٰ' معلم الروحانيين و مؤيد الأنبياء و المرسلين على أمير المؤمنين عليه صلوات الله و ملائكته و رسله أجمعين.

و بعد يقول المفتخر بالانتساب الى المبعوث الى الثقلين و المتمسك بالعروة الوثقىٰ الثقلين السيد روح الله ابن العالم المقتول السيد مصطفىٰ الموسوى القاطن بقم الشريف أحسن

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

الله حالهما و أصلح مآلهما ـ

أنـى أحببـت أن أكشف لك فـى هـذه الرسالة بعون الله ولى الهـداية فـى البـداية و النهاية طليعة من حقيقة الخلافة المحمدية و رشـحة مـن حقيقة الولاية العلوية عليهما التحيات الأزلية الأبدية و كيـفية سـريانهما فى عوالـم الغيب و الشهود و نفوذهما فى مراتب الـنزول و الـصـعـود و نشير الى لمحة من مقام النبوة بطريق الاء جـمـال بـل الـرمـز و الأشـارـة فـى الـمـقال و أنها أيضا سارية فى الـعـوالم دائمة باقية ازلية أبدية فى مشكاتين فيهما مصابيح نورية و أنـوار مضيئة ثم نلقى اليك حقيقة الشجرة المنهىٰ عنها أبونا آدم عـليـه الـسلام و مظاهرها بطريق الرمز فى الكلام حسبما نستفيد مـن مـعـادن الوحى و التنزيل و محال معرفة الرب الجليل و كيفية التوفيق بين الأخبار الواردة علىٰ اختلافها بحسب الظاهر لتوافقها عـند أولى البصائر و أصحاب القلوب و الخواطر فى شجرة نورية يـنبعـث عنها فروع أيمانية ثم نهدى اليك هدية عرفانية هى كشف الـلـه عـن قـوسـى الوجود فى سلسلتى النزول و الصعود فى دائرة ملكوتية يستفاد منها قوسان وجوديان......(١)

و بـالحرىٰ أن نسميه مصباح الهداية الى الخلافة و الولاية و أرجـو مـن الله التوفيق فأنه خير معين و رفيق و أستمد من أوليائه الطاهرين فى الدنيا و الآخرة ـ

---

(١) و فى نسخة ثلاث كلمات غير مقروات.

خطبۂ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام سپاس و ثناء مخصوص ہے اس خداوند کے لیے جو نا دیدہ پردہ و غیبت میں پنہاں ہے اور غیب صفات و اسماء میں مخفی ہے وہ خدا جو اپنے عز و جلال کی بدولت پوشیدہ اور ظاہر ہے اور اپنے پرتو نور جلال کے ساتھ محجب ہے وہ خدا جو اپنے اولیاء کے قلوب سے محجوب اور نور کے انعکاس کے سبب اپنے خلفاء کے آئینۂ وجود میں ظاہر ہے۔

اور درود و سلام ہو اصل انوار و محرم اسرار پر جو اوقیانوس غیب ھویت میں غوطہ زن ہے اور حق تعالیٰ سے اس کی دوئیت اور خدائی کے تعینات محو و نابودہ ہیں جو کہ اصل اصول حقیقت خلافت اور جان جاناں منصب ولایت ہے جو کہ پردہ نشین حجاب عزت جلال اور سرشتۂ دو دست جلال و جمال ہے۔ جملہ رموز احدیت کو کشف کرنے والا اور جلوہ گاہ حقائق الٰہیہ کلیہ ہے یعنی آئینہ و تمام نما سراپا مجد و بزرگواری سرور سالار سیدنا ابوالقاسم محمدؐ ان پر اور ان کی آلؑ پر اللہ کے درود و سلام ہوں جو کہ فلک خلافت احمدیہؐ کے آفتاب درخشاں اور افق ولایت علویہؑ کے ماہ تاباں ہیں خصوصاً ملک و ملکوت میں آنحضرتؐ کے قائم مقام و جانشین پر جو کہ حضرت جبروت ولاھوت میں ان کی حقیقت کے ساتھ متحد اور ریشۂ شجرۂ طوبیٰ اور حقیقت سدرۃ المنتہیٰ اور مقام او ادنیٰ میں آنحضرتؐ کے برترین رفیق اور فرشتوں کے استاد اور انبیاء و مرسلین کے ناصر و مددگار ہیں یعنی امیر المومنین علیؑ جن پر اللہ اور اس کے انبیاءؑ و ملائکہ کے درود و سلام ہوں۔

و بعد از سپاس و درود اس طرح کہتا ہے سید روح اللہ فرزند عالم مقتول سید مصطفیٰ

Presented by Ziaraat.Com

موسوی خمینی جو کہ رسول الثقلین کی نسبت پر فخر کرتا ہے اور ریسمان محکم قرآن و عترت سے متمسک ہے اور شہر قم شریف میں رہائش پذیر ہے اللہ دونوں کے حالات کو نیکو فرمائے اور دونوں کے انجام کی اصلاح فرمائے۔

میں نے پسند کیا ہے کہ تمہارے لئے اس رسالہ میں بمدد خداوند عالم جو کہ آغاز و انجام میں سرپرست ہدایت ہے حقیقت خلافت محمدیہ کے ایک گوشہ اور حقیقت ولایت علویہ کے ایک رشحہ کی وضاحت کر دوں۔ ان دونوں پر تحیات ازلیہ و ابدیہ ہوں اور یہ بیان کر دوں کہ یہ دو حقیقتیں عوالم غیب و شہود میں کس طرح جاری و ساری اور مراتب نزول وصعود میں کس طرح نفوذ رکھتی ہیں اور اس ضمن میں ہم بطریق اجمال بلکہ بطریق رمز و اشارہ مقام نبوت کی ایک جھلک کی طرف بھی اشارہ کریں گے اور یہ دو مشکاتوں میں بتائیں گے کہ یہ تمام عوالم میں دائمی طور پر ازلاً ابداً باقیاً جاری و ساری ہے ان دو مشکاتوں میں متعدد مصابیح نوریہ اور روشن انوار ہیں پھر ہم تم کو اس شجرہ کی حقیقت بھی بتلائیں گے جس سے حضرت آدمؑ کو روکا گیا تھا اور اس کے مظاہر بھی بطریق رمز در کلام بیان کریں گے جس طرح کہ ہم نے معادن وحی و تنزیل مراکز معرفت رب جلیل سے استفادہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں جو مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں ہم ان کو ہم آہنگ کرنے کی کیفیت بھی لکھیں گے جو ظاہراً تو مختلف ہیں مگر اہل بصیرت و اصحاب قلوب و خواطر کے نزدیک متفق ہیں گویا وہ ان نوری اشجار کی مانند ہیں جن سے فروع ایمانی پیدا ہوتی ہیں پھر ہم تمہاری طرف ایک عرفانی ہدیہ بطور ہدیہ پیش کریں گے جو کہ عبارت ہے اس کشف الٰہی سے جو کہ دو قوس وجود سے دو سلسلۂ نزول وصعود میں ایک ملکوتی دائرہ تشکیل دیتے ہیں جن سے مزید دو قوس وجودی مستفاد ہوتے ہیں اور سزاوار ہے کہ ہم

Presented by Ziaraat.Com

اس کا نام رکھیں مصباح الهدایه الی الخلافة و الولایه اور مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ مجھے توفیق دے گا کیونکہ وہ بہتر یار و مددگار ہے اور میں دنیا و آخرت میں اس کے اولیاء پاک سے مدد مانگتا ہوں۔

المشکاة الاولیٰ : فیما یستکشف من بعض أسرار الخلافة المحمدیة و الولایة العلویة فی الحضرة العلمیة و نبذة یسیرة من مقام النبوة بطریق الرمز والاشارة بلسان أولیاء المعرفة من خلص شیعة اهل البیت العصمة و الطهارة علیهم السلام و الصلوٰة و فیها مصابیح نوریة تشیر الیٰ حقائق یقینیة یستفاد منها معارف ایمانیة۔

مشکوٰۃ اول

خلافت محمدی و ولایت علوی کے بعض ان اسرار کے بیان میں جو کہ حضرت علمیہ سے کشف کیے جاتے ہیں اور مقام نبوت کے کچھ حصے کا تذکرہ بطور اختصار و رمز ان اولیاء معرفت کی زبانی جو کہ اہل البیت عصمت و طہارت علیہم السلام کے خالص شیعوں میں سے ہیں اور اس مشکوٰۃ میں کئی نوری مصابیح ہیں جو ایسے یقینی حقائق کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن سے معارف ایمانیہ کا استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

مصباح

أعلم أیها المهاجر الیٰ الله بقدم المعرفة و الیقین رزقك الله و ایانا الموت فی هذا الطریق المستبین و جعلنا و ایاك من

Presented by Ziaraat.Com

السالكين الراشدين. أن الهوية الغيبية الأحدية و العنقاء(١) المغرب المستكن في غيب الهوية و الحقيقة الكائنة تحت سرادقات النورية و الحجب الظلمانية في عماء و بطون و غيب و كمون لا اسم لها في عوالم الذكر الحكيم و لا رسم و لا أثر لحقيقتها المقدسة في الملك و الملكوت و لا رسم منقطع عنها آمال العارفين و تزل في سرادقات جلالها أقدام السالكين محجوب عن ساحة قدسها قلوب الأولياء و الكاملين غير معروفة لأحد من الأنبياء و المرسلين و لا معبودة لأحد من العابدين و السالكين الراشدين و لا مقصودة لأصحاب المعرفة من المكاشفين حتىٰ قال أشرف الخليقة أجمعين : ما عرفناك حق معرفتك و ما عبدناك حق عبادتك و قيل بالفارسية.

عنقا شكار كس نشود دام باز گير

كانجا هميشه باد بدست است دام را

و قد ثبت ذلك في مدارك أصحاب القلوب حتىٰ قالوا أن العجز عن المعرفة غاية معرفة أهل المكاشفة.

---

(١) ليست العنقاء تصطاد فخذ فخك و اذهب

أنه ليس له حظ سوى هب الرياح

Presented by Ziaraat.Com

غیب مطلق اور مقام عماء

مصباح

اے وہ شخص جس نے معرفت اور یقین کے قدم کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی ہے خداوند ہمیں اور تمہیں اس کشادہ راہ میں موت نصیب فرمائے اور ہم سب کو اس راستہ کے ہدایت یافتہ سالکین میں قرار دے یہ جان لو کہ ھویت غیبیہ اور عنقاء مغرب جو کہ غیب ھویت میں جاگزیں ہے اور وہ حقیقت جو کہ سراپردہ ہائے نور اور حجابات ظلمانی میں پنہاں ہے مقام عماء وبطون اور نہاں خانہ غیب میں پوشیدہ ہے جس کا عوالم ذکر حکیم میں کوئی نام نہیں اور عالم ملک ملکوت میں اس کی حقیقت کا کوئی نام ونشان نہیں عارفین کی آرزوئیں اس تک رسائی حاصل کرنے سے کوتاہ ہیں اور سالکین کے پاؤں اس کی حقیقت کے پردوں کی راہ میں لغزاں ہیں اور اولیاء کاملین کے دل اس کے ساحت قدس سے محجوب ہیں اور اس کی حقیقت انبیاء ومرسلین کے لیے بھی ناشناختہ ہے جس کا مورد پرستش؛ عبادت گزاروں اور راہروان راشدین سے بعید ہے جس کا قصد اصحاب معرفت اور صاحبان کشف بھی نہیں کر سکتے حتیٰ کہ اشرف الخلائق بھی اس مقام پر یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہم نے تیری معرفت اس طرح حاصل نہیں کی جس طرح کہ تیرے لئے شائستہ ہے اور نہ تیری عبادت اس طرح کہ جس طرح کہ تیرے شایان شان ہے اس بارے میں کسی فارسی شاعر نے کہا ہے: عنقاء پرندہ کسی کے لئے شکار نہیں ہوسکتا اپنا جال

Presented by Ziaraat.Com

اٹھالو کہ یہ وہ مقام ہے کہ یہاں ہوا جال کو بھی اڑا لے جاتی ہے یہ بات صاحب دلان کے نزدیک ثابت ہو چکی ہے حتیٰ کہ انہوں نے یہ کہا کہ اہل مکاشفہ کی معرفت کی انتہا یہ ہے کہ وہ خود اس معرفت سے عاجز ہیں۔

مصباح

هذه الحقيقة الغيبية لا تنظر نظر لطف أو قهر و لا تتوجه توجه رحمة أو غضب الىٰ العوالم الغيبية و الشهادتية من الروحانيين القاطنين فی الحضرة الملكوت و الملائكة المقربين الساكنين فی عالم الجبروت بل هی بذاتها بلا توسط شیء لا تنظر الىٰ الأسماء و الصفات ولا تتجلی فی صورة أو مرآة' غيب مصون من الظهور' مستور غير مكشوف عن وجهه حجاب النور فهو الباطن المطلق والغيب الغير المبدأ للمشتق۔

غیب مطلق کی معرفت کا عدم امکان

مصباح

اس حقیقت غیبیہ کے لیے نہ نگاہ لطف ہے نہ نگاہ قہر اور نہ ہی یہ عوالم غیبیہ وشہودیہ کی طرف رحمت یا غضب سے متوجہ ہوتی ہے یعنی ان روحانیین کے عوالم جو کہ حضرت ملکوت میں سکونت پذیر ہیں اور وہ ملائکہ مقربین جو کہ عالم جبروت میں مقیم ہیں بلکہ یہ حقیقت بالذات بلا توسط اسماء وصفات کی جانب نگاہ نہیں کرتی اور نہ کسی صورت وآئینہ

Presented by Ziaraat.Com

میں جلوہ گر ہوتی ہے بلکہ وہ اس طرح غیب ہے جو کہ ظہور سے محفوظ و مصون ہے اور ایسی پردہ نشین ہے کہ جس کے چہرے سے حجاب نور نہیں ہٹتا جو کہ کسی مشتق کا مبدأ اشتقاق قرار نہیں پاتا۔

مصباح

البطون و الغيب اللذان نسبناهما الى هذه الحقيقة الغيبية ليسا متقابلين للظهور الذى من الصفات فى مقام الواحدية و الحضرة الجمعية و لا الباطن الذى كان من الأسماء الألٰهية و الذى هو من أمهات الأسماء الحقيقية فأن البطون الذى من الأوصاف القدسية و الباطن الذى من الأسماء الربوبية كل واحد منها التجلى بذلك المقام و هما متأخران عن تلك الحضرة بل التعبير بمثل هذه الأوصاف و الأسماء لضيق المجال فى المقال فالحقيقة التى قلب الأولياء عن التوجه أليها محروم كيف يمكن أن يعتبر عنها بما كان من المقولة المفهوم نعم ما قيل:(١)

---

(١) ألا ان ثوبا خيط من نسج تسعة
و عشرين حرفا من معاليه قاصر

فاللفظ قاصر و المتكلم أبكم و السامع أصم كما قيل بالفارسية.

من گنگ خواب دیده و عالم تمام کر
من عاجزم ز گفتن و خلق از شنیدنش

Presented by Ziaraat.Com

بطون وغیب جس کو ہم نے اس حقیقت غیبی سے نسبت دی ہے یہ وہ بطون وغیب نہیں جو اس ظہور کے مقابلہ میں مستعمل ہے جو کہ واحدیت وحضرت جمعیت کے مقام میں اس کی صفات میں شمار ہے اور نہ وہ باطن جو کہ اسماء الہیہ میں سے ہے وہ باطن جو کہ اسماء ربوبیت میں سے ہے یہ سب اس مقام میں تجلی سے عبارت ہیں اور یہ دونوں اس حضرت غیبیہ سے متاخر ہیں بلکہ ان کو اسماء واوصاف سے تعبیر کرنا بھی تنگی قافیہ اور الفاظ کی نارسائی کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ حقیقت جس کی طرف توجہ کرنے سے قلوب اولیاء بھی محروم ہیں اس کو ان الفاظ سے کیونکر تعبیر کیا جا سکتا ہے جو کہ مقولہ مفہوم میں سے ہیں اور عربی شعر میں کیا خوب کہا گیا ہے۔(۱) وہ جامہ جو کہ انتیس حروف کے تار و پود سے بنایا گیا وہ اس محبوب کی بلندیوں سے کوتاہ ہے۔

پس یہاں پر الفاظ کوتاہ و نارسا ہیں اور بولنے والا گونگا ہے اور سننے والا بہرہ ہے جیسا کہ فارسی میں کہا گیا ہے: میں خواب دیکھ کر گونگا ہوں اور پورا عالم بہرہ ہے میں کچھ کہنے سے عاجز ہوں اور مخلوق اس کے سننے سے عاجز ہے۔

اس کو فارسی شاعر نے اس طرح نظم کیا ہے

آں جامہ کز حروف بود تار و پود او
کے بر قد بلند نگارم رسا بود

نیز ایک اور شاعر نے یوں کہا ہے

جامہ ای کش تار و پود از بیست و نہ حرف آید آخر
کے رسد بر قامت بالا بلند سرو نازش

(شارح)

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

وهذه الحقيقة الغيبية غير مربوطة بالخلق متباين الحقيقة عنهم ولا سنخية بينها وبينهم أصلًا ولا اشتراك أبدًا فاذا قرع سمعك فى مطاوى كلمات الأولياء الكاملين نفى الارتباط وعدم الاشتراك والتباين بالذات فكلامهم محمول علىٰ ذلك واذا سمعت الحكم بالاشتراك والارتباط بل رفع التغاير والغيرية من العرفاء المكاشفين فمحمول علىٰ غير تلك المرتبة الأحدية الغيبية وسيأتيك ان شاء الله زيادة تحقيق فى مصباحه۔

حقیقت غیبی اور خلق کے درمیان سنخیت نہیں

مصباح

یہ حقیقت غیبی مخلوقات کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھتی اور اس کی حقیقت مخلوقات کی حقیقت سے جداگانہ ہے اور اس کے اور ان کے مابین کسی قسم کی کوئی مناسبت نہیں ہے اور ان کے مابین لہٰذا کوئی اشتراک نہیں اگر تمہارے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ اولیاء کاملین کے ملفوضات کے ضمن میں یہ بات آئی ہے کہ اللہ اور مخلوق کے مابین کسی قسم کا کوئی ارتباط و اشتراک نہیں اور بالذات تباین موجود ہے تو ان کے کلام کی بھی یہی توجیہ کی جائے گی کہ ذاتی لحاظ سے خلق و حقیقت غیبیہ کے مابین تباین و عدم ارتباط ہے اور اسی طرح اگر تم عارفین اہل کشف سے یہ بھی سنو کہ وہ ان دونوں میں اشتراک و ارتباط کا حکم لگاتے ہیں یا تغایر و غیریت کی نفی کرتے ہیں تو ان کے اس مطلب

Presented by Ziaraat.Com

کو اس مرتبہء احدیہ غیبیہ کے غیر پر حمل کیا جائے گا اور ان شاء اللہ اس موضوع کے ساتھ مخصوص ایک مصباح میں ہم اس کا ذکر کریں گے۔

مصباح

أيـاك و أن تـزلّ قـدمك مـن شبهـات اصـحـاب التكلم و أغـاليطهـم الـفـاسـدة و وهـميات ارباب الـفلسفة الرسمية من المتفلسفين و أكاذيبهم الكاسدة فان تجارتهم غير رابحة في سوق اليقين و بضاعتهم مزجاة في ميدان السابقين (ذرهم في خوضهم يلعبون) و بآيات الله و أسمائه يجحدون و لهم عذاب البعد عن حق اليقين و نار الحرمان عن جوار المقربين .

و لهـذا تراهـم قـد ينفون الارتباط و يحكمون بالاختلاف بين الـحـقـائق الوجودية و يعزلون الحق عن الخلق و ما عرفوا أن ذلك يـؤدى الـىٰ التـعـليـل ومغلولية يد الجليل (غلت أيديهم و لعنوا بما قـالوا) و قد يذهبون الىٰ الاختلاط المؤدى الىٰ التشبيه غافلون عن حـقيقة التـنـزيـه و الـعـارف الـكـاشف و المتألـه السالك لسبيل المعارف يكون ذا العينين بيمنتهما ينظر الىٰ الارتباط و الاستهلاك بل نفى الغيرية والكثرة وبالاخرىٰ الى نفيه و حصول احكام الكثرة و اعطـاء حـق كـل ذى حـق حـقـه حتـىٰ لا تزل قدمه فى التوحيد و يدخل فى زمرة أهل التجريد .

Presented by Ziaraat.Com

کثرت و وحدت کے درمیان وجہ جمع

مصباح

خبردار! ایسا نہ ہو کہ تمہارا قدم سخن سرا لوگوں کے شبہات اور ان کے فاسد اغلاط اور فلسفہ بافی کرنے والوں کے موہومات اور ان کے اکاذیب بے رونق کی وجہ سے لغزش کھا جائے کیونکہ یقین کے بازار میں ان کی تجارت کامیاب نہیں ہے اور سبقت لینے والوں کے میدان میں ان کا مال تجارت ناپسندیدہ ہے ان کو چھوڑ دو وہ اپنے اندیشوں میں بازی کرتے رہیں وہ اللہ کے اسماء اور آیات کا انکار کرتے رہیں اور ان کے لیے یہ عذاب ہے کہ وہ حق الیقین سے دور رہیں اور جوار مقربین سے محرومی کی آتش میں جلتے رہیں اسی وجہ سے تم دیکھو گے کہ وہ کبھی ارتباط کی نفی کرتے ہیں اور پھر حقائق وجودیہ کے مابین اختلاف کا حکم لگاتے ہیں اور حق کو خلق سے معزول کر دیتے ہیں اور ان کو یہ علم نہیں کہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اللہ معطل ہو اور اس کا دست قدرت بستہ ہو ان پر اس قول کی وجہ سے لعنت ہے اور کبھی وہ لوگ اختلاط کی طرف جاتے ہیں جس سے لازم آتا ہے کہ اللہ کسی کے مشابہ ہو حالانکہ وہ حقیقت تنزیہ سے غافل ہیں لیکن عارف کاشف جو معرفت خدا رکھتا ہے دائیں آنکھ سے ارتباط مابین خالق و مخلوق اور استہلاک خلق و خالق بلکہ نفی غیریت و کثرت کی طرف نگاہ کرتا ہے اور دوسری آنکھ سے نفی ارتباط و حصول احکام کثرت کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کو اس کا حق عطاء کرتا ہے تاکہ اس کا قدم توحید میں لغزش نہ کھائے اور وہ اہل تجرید کے زمرہ میں داخل ہو جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

قد ورد أخبار كثيرة من طرق أهل بيت العصمة تشير الى ما ذكرنا منها : ما فى الكافى الشريف فى كتابه عن عبد الرحيم بن عتيق القصير على يدى عبد الملك بن أعين الى أبى عبد الله ع و فيما أجاب: فأعلم رحمك الله أن المذهب الصحيح فى التوحيد ما نزل به القرآن من صفات الله تعالىٰ فانف عن الله تعالىٰ البطلان و التشبيه و فلا نفى و لا تشبيه هو الله الثابت الموجود...... الىٰ آخره۔

و فيه أيضا عن الحسن بن سعيد قال: سئل أبو جعفر الثانى عليه السلام يجوز أن يقال لله أنه شيء؟ قال نعم يخرجه عن الحدين حد التعطيل و حد التشبيه۔

صحیح توحید تعطیل وتشبیہ سے مبرا ہے

مصباح

اہل البیت عصمت علیہم السلام کے طریق سے بہت سی احادیث اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے جن میں بعض یہ ہیں۔

کافی شریف میں منقول ہے کہ عبدالرحیم بن عتیق قصیر نے بواسطہ عبدالملک بن اعین امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا جس کے جواب میں امامؑ

Presented by Ziaraat.Com

نے ارشاد فرمایا: تم پر اللہ رحم کرے یہ جان لو کہ توحید میں صحیح مذہب وہی ہے جس کو قرآن نے اللہ کی صفات کے بارے میں بیان کیا ہے پس تم تشبیہ اور باطل صفات کی اللہ سے نفی کرو اور نفی تشبیہ کے لیے اللہ کی جانب کوئی راہ نہیں پس وہی اللہ ہے جو ثابت اور موجود ہے (الی آخر الحدیث) نیز اسی کافی میں حسن بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ یہ جائز ہے کہ اللہ کے لیے لفظ شیء استعمال کیا جائے؟ امامؑ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ اس کو دو حدوں سے جدا رکھو حد تعطیل اور حد تشبیہ۔

مصباح

ان الأسماء و الصفات الألٰهية أيضا غير مرتبطة بهذا المقام الغيبي بحسب كثراتها العلمية غير قادرة علىٰ أخذ الفيض من حضرته بلا توسط شيء حتىٰ اسم الله الأعظم بحسب أحد المقامين الذي كان استجماعه للأسماء استجماع الكل للأجزاء و بالأخص مقام ظهوره في مرائي الصفات والأسماء فأن بينها و بينه حجاب نوري مقهور الذات مندكة الانيّة في الهوية الغيبية معدوم التعين غير موصوف بصفة وهذا مقام آخر للاسم الأعظم و الحجاب الأكبر و هذا هو الفيض الأقدس من شوائب الكثرة و الظهور و ان كان ظاهراً بحسب مقامه الأول كما يأتي بيانه ان شاء الله۔

Presented by Ziaraat.Com

فیض اقدس واسطۂ فیض ہے

مصباح

اسماء وصفات الٰہیہ بھی بر حسب کثرات علمیہ اس مقام سے مرتبط نہیں ہیں اور نہ بلا واسطہ اس حضرت سے کوئی فیض حاصل کرنے پر قادر ہیں حتیٰ کہ اسم اعظم الٰہی بھی باوجودیکہ مقام تعین کے طور پر اس کے دو مقام میں سے ایک ہے اور تمام اسماء کے لیے اس طرح جامعیت رکھتا ہے جس طرح کُل جز کے لئے اور بالخصوص اسم اعظم کے ظہور کا مقام صفات واسماء کے آئینوں میں ہے مگر ان کے اور اس کے مابین بھی ایک مقہور الذات حجاب نوری ہے جو اس ھویت غیبی میں کوئی تعین نہیں رکھتا اور کسی صفت کے ساتھ موصوف نہیں ہے اور ان کی انیت ھویت غیبی میں مندک ہے اور یہ اسم اعظم اور حجاب اکبر کے لئے ایک اور مقام ہے اور یہ وہی فیض اقدس ہے جو اس بات سے پاک ہے کہ اس میں شائبہ کثرت وظہور راہ پائے ہر چند وہ اپنے مقام اوّلی کے بحسب ظاہر ہے جیسا کہ اس کا بیان آگے آئے گا ان شاء اللہ۔

مصباح

و اذا انکشف علی سرك على أن هذه الحقيقة الغيبية أجلّ من أن ينال بحضرتها أيدى الخائضين و يستفيض من جناب قدسها أحد من المستفيضين و لم يكن واحد من الأسماء و الصفات بما لها من التعينات محرم سرها و لم يؤذن لأحد من المذكورات دخول خدرها فلا بد لظهور الأسماء و بروزها و كشف

Presented by Ziaraat.Com

اسرار كنوزها من خليفة الٰهية غيبية يستخلف عنها فى الظهور فى الأسماء و ينعكس نورها فى تلك المرايا حتىٰ تنفتح أبواب البركات و تنشق عيون الخيرات و ينفلق الصبح الأزل و يتصل الآخر بالأول فصدر الأمر باللسان الغيبى من مصدر الغيب علىٰ الحجاب الأكبر و الفيض الأقدس الأنور بالظهور فى ملابس الأسماء و الصفات و لبس كسوة التعينات فأطاع أمره و أنفذ رأيه.

ظہور دراسماء میں وجود خلیفہ کا لزوم

مصباح

جب تم پر یہ ظاہر ہوگیا کہ یہ حقیقت غیبی اس سے برتر ہے کہ غور وخوض کرنے والوں کے ہاتھ اس تک رسائی حاصل کر سکیں اور کوئی فیض حاصل کرنے والا اس کے آستان قدس سے فیض حاصل کرے اور اسماء وصفات میں سے کوئی بھی اپنے تعین کے باوجود اس کا محرم راز قرار نہیں پا سکتا اور مذکورہ اشیاء میں سے کسی کو بھی اس کے پردہ سرا میں داخل ہونے کی اجازت نہیں پس ان اسماء کے ظہور بروز اور کشف اسرار خزائن وکنوز کے لیے ضروری ہے کہ ایک خلیفۂ غیبیہ ہو تا کہ اسماء میں ظہور کے لیے اس حقیقت غیبی کا جانشین ہو اور اس کا نور ان آئینوں میں منعکس ہو تا کہ اس وسیلہ سے برکات کے دروازے کھلیں اور خیرات کے چشمے پھوٹیں اور صبح ازل ظہور پذیر ہو اور آغاز انجام سے پیوستہ ہو پس زبان غیبی کے ساتھ مصدر غیب سے حجاب اکبر و فیض اقدس وانور کو حکم صادر

Presented by Ziaraat.Com

ہو کہ وہ اسماء وصفات کی پوشاک پہن کر ظاہر ہو اور تعینات کا لباس زیب تن کرے پس
اس نے اس حکم کی اطاعت کی اور اس کی رائے کو مرحلہ اجراء میں نافذ کیا۔

مصباح

هذه الخليفة الالٰهية و الحقيقة القدسية التى هى أصل
الظهور لا بد و أن يكون لها وجه غيبى اِلىٰ الهوية الغيبية و لا تظهر
بذلك الوجه ابداً و وجه اِلىٰ عالم الأسماء و الصفات بهذا الوجه
يتجلى فيها و يظهر فى مرایاها فى الحضرة الواحدية الجمعية۔

خلیفۂ الٰہی دو چہرے رکھتا ہے

مصباح

یہی وہ خلیفۂ الٰہیہ اور حقیقت قدسیہ ہے جو کہ پایہ و مایۂ ظہور ہے اس کے لیے
ضروری ہے کہ اس کا ایک رخ غیبی ہو جو ھویت غیبی کی جانب ہو اور یہ کبھی بھی ظاہر نہیں
ہوتا اور ایک رخ عالم اسماء وصفات کی طرف ہو اور اسی سے وہ وہاں جلوہ گر ہوتا ہے اور
حضور واحدیت جمعیت میں ان آئینہ ہائے اسماء وصفات میں ظاہر ہوتا ہے۔

مصباح

أول ما يستفيض من حضرة الفيض و الخليفة الكبرىٰ
حضرة الاسم الأعظم أى الاسم الله بحسب مقام تعينه
باستجماع جميع الأسماء و الصفات و ظهوره فى جميع المظاهر
و الآيات فان التعين الأول للحقيقة اللامتعينة هو كل التعينات و

Presented by Ziaraat.Com

الظهورات ولا يرتبط واحد من الأسماء و الصفات بهذا الفيض الأقدس الا بتوسط الاسم الأعظم علیٰ الترتيب المنسق كل حسب مقامه الخاص به۔

اول ظہور اول مستفیض

مصباح

سب سے پہلے جو چیز اس حضرت فیض و خلیفہ کبریٰ سے فیض حاصل کرتی ہے وہ حضرت اسم اعظم ہے بر حسب مقام تعین کہ جو اس مقام میں تمام اسماء وصفات کو جمع کرنے والا ہے اور تمام مظاہر و آیات میں ظہور فرما ہے کیونکہ اولین تعین حقیقت لا متعینہ عبارت ہے تمام تعینات وظہورات سے اور یہ کہ اسماء وصفات میں سے کوئی بھی اسم اعظم کے بغیر اس فیضِ رسول سے ربط نہ رکھتا ہو اور اسی ترتیب منظم کے تحت ہر ایک اپنے مقام خاص سے مختص ہے۔

مصباح

اول ماظهر من مظاهر الاسم الأعظم مقام الرحمٰنية و الرحيمية الذاتيتين و هما من الأسماء الجمالية الشاملة علیٰ كل الأسماء و لهذا سبقت رحمته غضبه و بعدهما الأسماء الأخر من الأسماء الجلالية علیٰ حسب مقاماتها۔

Presented by Ziaraat.Com

مقام رحمانیت ورحیمیت

مصباح

سب سے پہلا ظہور جو اسم اعظم کے مظاہر میں سے ظاہر ہوا مقام رحمانیت و رحیمیت ذاتی ہے اور یہ دونوں اسماء جمالیہ میں سے ہیں جو کہ تمام اسماء پر مشتمل ہیں اور اس کی بدولت اس کی رحمت اس کے غضب سے سبقت رکھتی ہے اور اس کے بعد بحسب مقامات مخصوصہ دوسرے اسماء جمالیہ آتے ہیں۔

مصباح

هذه الخلافة هي الخلافة في الظهور و الافاضة و التعين بالأسماء و الاتصاف بالصفات من الجلال و الجمال لاستهلاك التعينات الصفاتية والأسمائية في الحضرة المستخلف عنه و أندكاك كل الانّيات في مقام غيبه و عدم الحكم لواحد منها و عدم الظهور لها۔

مصباح

یہ خلافت وہ خلافت ہے جو کہ ظہور و فیض رسانی اور تعین بالأ سماء اور صفات جمال وجلال سے متصف ہونے سے عبارت ہے کیونکہ تمام تعینات صفاتیہ و اسمائیہ حضرت خلیفہ ساز میں مستہلک ہیں اور تمام انیات اس کے مقام غیب میں مندک و میان رفتہ ہیں اوران میں سے کسی کے لیے نہ حکم ہے اور نہ ظہور۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

فهذه الخليفة الالٰهية ظاهرة فی جميع المرائی الأسمائية منعكسة نورها فيها حسب قبول المرآة و استعدادها سارية فيها سريان النفس فی قواها متعينة بتعيناتها تعين الحقيقة اللابشرطية مع المخلوطة و لا يعلم كيفية هذه السريان و النفوذ ولا حقيقة هذا التحقق و النزول الا خلص من الأولياء الكاملين و العرفاء الشامخين الذين يشهدون نفوذ الفيض المقدس الاطلاقی و انبساطه علیٰ هياكل الماهيات بالشهود الايمانی و الذوق العرفانی و المرقاة لأمثال هذه المعارف بل كل الحقائق لسالك العارف معرفة النفس فعليك بتحصيل هذه المعرفة فانها مفتاح المفاتيح و مصباح المصابيح من عرفها فقد عرف ربه۔

خلافت در ظہور اور سرایت ظہور کی کیفیت

مصباح

یہ خلیفۂ الٰہی تمام آئینہ ہائے اسماء میں ظہور رکھتا ہے اور اس کا ظہور ان تمام آئینوں میں منعکس ہے جس قدر کہ آئینہ اس کو قبول کرے اور استعداد رکھے اور وہ ان میں اس طرح جاری و سرایت کن ہے جس طرح کہ نفس اپنے قویٰ میں سرایت کرتا ہے اور جس طرح حقیقت لابشرط حقیقت مخلوطہ کے ساتھ متعین ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنے تعینات کے ساتھ متعین ہیں اور اس سریان ونفوذ اور اس تحقق ونزول کی حقیقت کو

Presented by Ziaraat.Com

سوائے ان اولیائے کاملین وعرفاء بلند مرتبہ کے کوئی نہیں پہچانتا جو اس بات کے شاہد ہیں کہ فیض مقدس اطلاقی کا نفوذ وانبساط تمام ہیا کل ماہیات پر حاوی ہے اور انہوں نے اپنے شہود ایمانی اور ذوق عرفانی سے اس کا ادراک حاصل کیا ہے اور عارف سالک کے لیے تمام حقائق ومعارف کا ادراک حاصل کرنے کا ذریعہ معرفت نفس ہے پس تم پر لازم ہے کی اس معرفت کو حاصل کرو کیونکہ یہ تمام کلیدوں کی کلید اور تمام چراغوں کا چراغ ہے جس نے اس نفس کی معرفت حاصل کی اس نے اپنے رب کی معرفت حاصل کر لی۔

مصباح

أول تكثر وقع فى دار الوجود هى هذه الكثرة الأسمائية و الصفاتية فى الحضرة العلمية ومقام الواحدية الجمعية بظهور الخليفة الألٰهية فى صور التعينات الأسمائية و تلبسه بلباس الكثرات و أكتسائه بكسوة الصفات و هذه الكثرة هى مبدأ مبادى كل كثرة وقعت فى العين و أصل أصول الأختلاف لمراتب الوجود فى الدارين۔

عالم وجود میں سب سے پہلے کثرت

مصباح

عالم وجود میں پہلی پہلی کثرت جو واقع ہوئی وہ یہی کثرت اسمائیہ وصفاتیہ ہے جو کہ حضرت علمی اور مقام واحدیت جمعیہ میں واقع ہوئی اور اس خلیفہ الٰہی نے تعینات اسماء کی صورتوں میں ظہور کیا اور لباس کثرات کو زیب تن کیا اور پوشاک صفات کو اپنے

Presented by Ziaraat.Com

بدن پر سجایا اور یہ کثرت عین حقیقت میں واقع ہونے والی ہر کثرت کی مبادی کے لئے مبدأ ہے اور دنیا وآخرت میں مراتب وجود کے اختلاف کے لیے اصل الاصول ہے

مصباح

كل أسم كان أفقه أقرب من أفق الفيض الأقدس كانت وحدته أتم وجهة غيبه أشد و أقوم و جهات الكثرة و الظهور فيه أنقص و عن أفقها أبعد و على سبيل التعاكس كلما بعد عن حضرته و رفض عن مقام قربه كانت الكثرة فيه أظهر وجهات الظهور أكثر و من ذلك يستكشف علىٰ قلب كل عارف مكاشف و يعرف كل سالك عارف أن الأسم الأعظم المستجمع لجميع الأسماء و الصفات مع اشتماله للكثرات و استجماعه للرسوم و التعينات كان من أفق الوحدة أقرب و كان ذلك الأشتمال بوجه منزه عن الكثرة الحقيقية بل حقيقته متحدة مع الفيض الأقدس و مقام الغيب المشوب و أختلافهما بمحض الأعتبار كأختلاف المشيئة و الفيض المقدس مع التعين الأول المعبر عنه في لسان الحكماء بالعقل الأول۔

ملاک وحدت و کثرت کا تعین

مصباح

ہر اسم جس کا افق فیض اقدس سے نزدیک تر ہوگا اس کی وحدت بھی تمام تر اور جہت غیبی شدید تر و محکم تر ہوگی اور جہات کثرت وظہور اس اسم میں ناقص تر ہوں گی اور

Presented by Ziaraat.Com

عکس مطلب اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ جو اسم حضرت فیض اقدس سے دورتر اور مقام قرب سے جدا رہے گا اس میں کثرت ظاہرتر اور جہات ظہور اس میں بیشتر ہوں گی اور اسی کے سبب روشن ضمیر عارف کے دل پر یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے اور ہر عارف سالک یہ سمجھتا ہے کہ جو اسم اعظم تمام اسماء وصفات کا جامع ہے باوجودیکہ اس میں تمام کثرات شامل اور تمام رسوم وتعینات جامع ہیں وہ افق وحدت سے نزدیک تر ہے اور کثرات پر یہ اشتمال ایک لحاظ سے کثرت حقیقی سے منزہ ہے بلکہ اس کی حقیقت فیض اقدس اور مقام غیب آمیختہ سے متحد ہے اور ان کا اختلاف اعتباری ہے جس طرح کہ تعین اول میں مشیت اور فیض مقدس میں اختلاف ہے جس تعین اول کو حکماء کی اصطلاح میں عقل اول سے تعبیر کرتے ہیں۔

مصباح

أياك و أن تظن من قولنا أن مرتبة أسم الله الأعظم أقرب الأسماء ألىٰ عالم القدس و أول مظاهر الفيض الأقدس باعتبار اشتماله كل الأسماء و الصفات أن سائر الأسماء الألٰهية غير جامعاً لحقائق الأسماء ناقصة في تجوهر ذاتها فأن هذا ظن الذين كفروا بأسماء الله و يلحدون فيها فحجبوا عن انوار وجهه الكريم۔

بل الأيمان بها أن تعتقد أن كل أسم من الأسماء الألٰهية جامع لجميع الأسماء مشتمل علىٰ كل الحقائق كيف و هي متحدة الذات مع الذات المقدسة و الكل متحد مع الكل و لازم عينية

Presented by Ziaraat.Com

الذات مع الصفات و الصفات بعضها مع بعض ذلك۔

و أما قولنا أن أسم الكذائی من أسماء الجلال و ذاك من أسماء الجمال و هذا الرحيم الرحمٰن و ذلك القهار الجبار باعتبار ظهور كل فيما اختص به و أن ما يقابله باطن فيه فالرحيم تكون الرحمة فيه ظاهرة و السخط باطناً فيه والجمال ظهور الجمال و بطون الجلال والجلال بالعكس و الظاهر مختف فی الباطن و الباطن مستكن فی الظاهر و كذا الأول فی الآخر و الآخر فی الأول۔

وأما اسم اللـه الأعظم رب الأسماء و الأرباب فهو فی حد الأعتدال و الأستقامة و له البرزخية الكبریٰ لا الجمال يغلب جلاله و لا الجلال جماله لا الظاهر حاكم علیٰ باطنه و لا الباطن علیٰ ظاهره فهو الظاهر فی عين البطون و الباطن فی عين الظهور و الأول بعين الآخرية و الآخر بعين الأولية فأعرف ذلك فأنه باب واسع للمعرفة۔

ہر اسم الٰہی کا جامع حقائق ہونا

مصباح

خبردار کہ تم ہمارے قول سے یہ گمان کرنا کہ ہم نے جو یہ کہا ہے کہ مرتبۂ اسم اعظم مراتب اسماء سے نزدیک ترین ہے اور فیض اقدس کے مظاہر میں سے پہلا مظہر ہے کیونکہ وہ تمام اسماء وصفات پر مشتمل ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام اسماء الٰہیہ حقائق اسماء

Presented by Ziaraat.Com

کو جامع نہیں اور اپنے تجوہر ذاتی میں ناقص ہیں یہ ان لوگوں کا گمان ہے جو اسماء الٰہی کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور دین خدا میں الحاد کرتے ہیں یہ لوگ اللہ کے وجہ کریم کے انوار سے محجوب ہیں بلکہ اس بات پر درست ایمان یہ ہے کہ تم یہ اعتقاد رکھو کہ اسماء الٰہیہ میں سے ہر اسم تمام اسماء کو شامل ہے اور تمام حقائق کی جامعیت رکھتا ہے اور یہ کیونکر نہ ہو جبکہ یہ اسماء ذات مقدسہ کے ساتھ متحد ہیں اور کل متحد بالکل ہے اور اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں صفات حضرت حق اس کے لئے عین ذات ہیں اور ہر صفت دوسری صفت کے لئے عین ہے اس کا بھی یہی لازمہ ہے لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں اسم اسماء جلال سے ہے اور فلاں اسماء جمال سے اور یہ اسم رحیم و رحمٰن ہے اور وہ اسم قہار و جبار ہے وہ اس اعتبار سے ہے کہ ہر اسم اپنے مخصوص اسم میں ظہور کیے ہوئے ہے اور اس کا اسم مقابل اس اسم ظاہر کا باطن ہے پس اسم رحیم میں رحمت ظاہر ہے اور غضب باطن اور اسم جمال میں جمال ظاہر ہے اور جلال باطن اور اسم جلال میں اس کا عکس ہے پس ہر اسم کا ظاہر اس کے باطن میں پوشیدہ ہے اور اس کا باطن ظاہر میں پنہاں ہے اور اول آخر میں مخفی ہے اور آخر اول میں نہاں ہے لیکن اسم اعظم الٰہی رب الاسماء والارباب پس وہ حد اعتدال و استقامت میں ہے اور مقام برزخیت کبریٰ رکھتا ہے نہ جمال اس کے جلال پر غالب ہے اور نہ جلال اس کے جمال پر نہ ظاہر باطن پر حکمران ہے نہ باطن ظاہر پر وہ عین بطون میں ظاہر ہے اور عین ظہور میں باطن ہے عین آخریت کے ساتھ اول ہے اور عین اولیت کے ساتھ آخر ہے اس مطلب کو اچھی طرح سمجھ لو کیونکہ یہ معرفت کا ایک وسیع باب ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

فالآن قد طلعت شمس الحق من مشرقها و عن الحقيقة من أفقها من أن التعبير بالتعين و المشمولية والمحيطية و المحاطية لضيق العبارة و قصور الأشارة وأياك أيها الأخ الروحانى و أن تفهم من تلك العبارات و هذه التعبيرات معانيها العرفية و مصطلحاتها الرسمية فتقع فى الكفر بأسماء الله و البعد عن ساحة قدسه و مقام أنسه فأن الألفاظ و العبارات حجب الحقائق و المعانى و العارف الربانى لا بد و أن يخرقها و يلقيها و ينظر بنور القلب ألىٰ الحقائق الغيبية و أن كانت فى بدو الأمر للجمهور محتاجا أليها كما أن الحواس الظاهرة مرقاة للمعانى العقلية و الحقائق الكلية النورية حتىٰ صح من أصحاب الحكمة أن من فقد حسا فقد فقد علما۔

عبارات واصطلاحات حجاب حقائق ہیں

مصباح

اب آفتاب حق مشرق سے سرزد ہوا ہے اور خورشید حقیقت کا سرچشمہ اپنے افق سے روشن ہو گیا کہ مندرجہ الفاظ کے ساتھ تعبیر کرنا مثلاً تعین، مشمولیت، محیط ہونا، محاط ہونا تنگی عبارات اور کوتاہی اشارات کی وجہ سے ہے اور اے برادر روحانی ان تعبیرات و عبارات سے ان کے معانی عرفیہ و مصطلحات رسمیہ نہ سمجھنا ورنہ اللہ کے اسماء کے ساتھ کفر

Presented by Ziaraat.Com

کا ارتکاب کرو گے اور اس کے ساحت قدس اور مقام انس سے دور ہو جاؤ گے کیونکہ یہ الفاظ وعبارات حقائق ومعانی کے حجاب ہیں اور عارف ربانی کے لیے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ ان الفاظ وعبارات کو پارہ پارہ کر کے دور پھینک دے اور نور دل کے ساتھ حقائق غیبی کی طرف نگاہ کرے اگر چہ یہ الفاظ وعبارات ابتدائی مرحلہ میں عوام کے لئے ضروری ہیں جس طرح کہ حواس ظاہری معانی عقلیہ اور حقائق کلیہ کے لیے نردبان ہیں اسی وجہ سے اہل حکمت نے کہا ہے کہ جو شخص حس نہیں رکھتا وہ علم سے محروم رہتا ہے۔

مصباح

فانظر أيها السالك سبيل الحق ألى الآيات الشريفة فى اواخر الحشر و تدبر فيها بعين البصيرة و هى قوله تبارك و تعالىٰ [هو الله الذى لا الٰه ألا هو عالم الغيب و الشهادة هوالرحمٰن الرحيم هوالله الذى لا ألٰه ألا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ المصورله الأسماء الحسنىٰ يسبح له ما فى السمٰوٰت والأرض وهو العزيز الحكيم]۔ صدق الله العلى العظيم فانظر كيف حكم تعالىٰ شأنه فى الآيات الثلاثة الشريفة بأتحاد الحضرة الألٰهية مع غيب الهوية بأعتبار أندكاكها فى ذاته و استهلاكها فى أنيته ثم حكم تعالىٰ شأنه بأتحاد الصفات الجمالية و الجلالية و الأسماء الذاتية و الصفاتية و الأفعالية علىٰ الترتيب

Presented by Ziaraat.Com

المنظم مع الذات الأحدية ففيها أشارة لطيفة الیٰ ما قدمنا لمن [ألقی السمع و هو الشهيد]۔

اتحاد مقام الوہیت باسماء وصفات

مصباح

پس اے راہ حق کے راہرو سورۂ حشر کی آخری آیات میں تدبر کرو اور عین بصیرت کے ساتھ ان میں غور کرو اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ”وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ غیب وظاہر کو جاننے والا اور رحمٰن ورحیم ہے یہ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ بادشاہ قدوس سلام مؤمن مہیمن جبار وصاحب بزرگی ہے خدا ان سے منزہ ہے جن کو وہ اس کے ساتھ شریک قرار دیتے ہیں وہی اللہ ہے جو کہ خالق باریٔ مصور ہے اس کے لئے خوبصورت اسماء ہیں اور آسمان وزمین میں ہر چیز اس کی تسبیح وتقدیس کرتی ہے اور وہی صاحب عزت وحکمت ہے خداوند عظیم نے سچ فرمایا“ پس تم غور وخوض کرو کہ کس طرح خداوند نے ان تین آیات میں حکم فرمایا ہے کہ حضرت الٰہی غیب ہویت کے ساتھ متحد ہے اس اعتبار سے کہ یہ ہویت اس کی ذات میں ازخود رفتہ اور اس کی انیت میں مستہلک ونابود ہے پھر خداوند عالم نے صفات جمال وجلال اور اسماء ذات وصفات و اسماء افعال کو ذات احدیت کے ساتھ ایک منظم ترتیب کے ساتھ متحد ہونے کا حکم فرمایا ہے ان آیات کو جو غور سے سنے اور حاضر ہو اس کے لئے ہمارے بیان کردہ مطلب کی طرف لطیف اشارہ موجود ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

قال الشيخ العارف الكامل القاضى السعيد الشريف القمى رضوان الله عليه فى البوارق الملكوتية من المتضح عند أهل الذوق الأكمل و المشرب الأسهل أن الله اسم جامع لحقائق جميع الأسماء الألٰهية لست أعنى أن غيره لا يتضمن سائر الأسماء أذ لا ريب عند أهل الذوق أن كل اسم ألٰهى يتضمن جميع الأسماء الألٰهية فأن كل أسم ينعت بجميع النعوت ألا أن ههنا مراتب أحدها مرتبة السدنة و الرعايا و الثانية الأرباب و الرؤساء و الثالثة الملك و السلطان فللأسم الله هذه المرتبة الاخيرة فلهذا أختص بالجامعية انتهىٰ الكلامه۔

مراتب اسماء قاضی سعید قمی کی نظر میں

مصباح

شیخ عارف کامل قاضی سعید شریف قمی رضوان اللہ علیہ البوارق الملکوتیہ میں فرماتے ہیں "جو لوگ اہل ذوق اکمل اور مشرب اسہل میں ہیں ان کے نزدیک یہ حقیقت واضح ہے کہ اللہ تمام اسماء الٰہیہ کے حقائق کی جامعیت رکھتا ہے اور اس سے میری مراد یہ نہیں کہ دیگر اسماء الٰہیہ ان حقائق پر متضمن نہیں کیونکہ اہل ذوق کے نزدیک یہ بات بلاشک ثابت ہے کہ اللہ کا ہر اسم ان تمام اوصاف سے متصف ہے لیکن یہاں چند مراتب ہیں ان میں سے کچھ خدمت گزار رعایا ہیں اور کچھ ارباب و روٴساء اور تیسرا مرتبہ

Presented by Ziaraat.Com

بادشاہ کا ہے اور اللہ کا اسم اس تیسرے مرتبے سے متصف ہے اسی وجہ سے وہ جامعیت کے ساتھ مخصوص ہے

مصباح

لا تتوهمن التهافت بينما ذكره ذلك العارف الجليل والذى سبق منا فى بعض المصابيح السالفة فأنا قدمنا بأن بعض الأسماء حاكم علىٰ بعض بتوسط أو بلا وسط كما مرت الأشارة أليها كما أن بعض الأسماء رب الحقائق الروحانية و بعضها رب الحقائق المكوتية و بعضها رب الصور الملكية الكائنة و هو قدس الله سره أيضا مؤمن بما أوضحنا سبيله من أن أسماء الجمال مستتر فيها الجلال و اسماء الجلال مستكن فيها الجمال و الأختصاص بالأسم بأعتبار الظهور كما صنع الشيخ محى الدين فى الأسماء الذاتية و الصفتية و الأفعالية و أشير أليه فى النبوى "أن الجنة حفت بالمكاره و النار حفت بالشهوات" و قد أشار مولينا و مولىٰ الكونين أمير المؤمنين صلواة الله و سلامه عليه أشارة لطيفة خفية ألىٰ ذلك بقوله ما رأيت شيئا ألا و رأيت الله قبله و بعده و معه أو فيه فأن مظهرية كل شيء للاسم الله الأعظم مع أختصاص كل مربوب باسم ليس ألا من جهة أن كل اسم يستكن فيه كل الأسماء و الحقائق۔

Presented by Ziaraat.Com

اسماء باعتبار ظہور کثرت ہیں

مصباح

یہ وہم ہرگز نہ کرنا کہ اس عارف جلیل نے جو کچھ بیان کیا ہے ان بیانات میں تضاد و منافات ہے کیونکہ ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں کہ بعض اسماء ایک دوسرے کے لئے حاکم ہیں اور یہ حکومت یا بالواسطہ ہے یا بلا واسطہ جس طرح کہ بعض اسماء حقائق روحانی کے مربی ہیں اور بعض حقائق ملکوتی کے اور بعض موجود ہونے والی ملکوتی صورتوں کے مربی ہیں اور یہ بزرگوار قدس اللہ سرہ بھی اسی پر ایمان رکھتے ہیں جس کے راستہ کی ہم نے توضیح کی ہے کہ اسماء جمال میں جلال پنہاں ہے اور اسماء جلال میں جمال پوشیدہ ہے مگر چونکہ ہر اسم میں ایک مخصوص ظہور ہوتا ہے اسی وجہ سے وہ اس معنی کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ شیخ محی الدین نے اسماء ذاتیہ وصفاتیہ وافعالیہ میں اسی کو مدنظر رکھا ہے اور آنحضرتؐ سے نقل شدہ ایک حدیث میں بھی اسی کی جانب اشارہ فرمایا ہے کہ حضور نے فرمایا بہشت تکلیفات میں گھری ہوئی ہے اور جہنم خواہشات وشہوات میں' نیز مولائے کائنات اور ہمارے مولاؑ نے بھی اسی مطلب کی جانب لطیف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا میں نے جس چیز کو بھی دیکھا تو اس سے پہلے اور اس کے بعد اور اس کے اندر مجھے اللہ کا وجود نظر آیا کیونکہ ہر چیز کی مظہریت اللہ کا اسم اعظم ہے کیونکہ ہر تربیت یافتہ چیز کسی نہ کسی نام کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ بھی اس وجہ سے ہے کہ اللہ کے ہر اسم میں تمام اسماء و حقائق پوشیدہ ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

أذا علمت بالعلم اليقين الخالى عن الشبهات و المعرفة الكاملة المقدسة عن الجهالات أن التكثر الواقع فى الحضرة الواحدية و مرتبة الألوهية هو من تجلى الفيض الأقدس فى صور الأسماء و الصفات و انعكاس نوره فى مرائيها فأعلم أن لهذه الأسماء الألٰهية وجهين وجها ألىٰ أنفسها و تعيناتها و به يظهر أحكام الكثرة والغيرية و لها لوازم فى الحضرة العلمية و تأثير فى الأمر و الخلق كما سيأتى تفصيله أن شاء الله و وجها ألىٰ الحضرة الغيب المشوب و مقام الفيض الأقدس الفانى فى الذات الأحدية و المستهلك فى غيب الهوية و بهذا الوجه كلها فانية الذات مقهورة الأنية تحت كبرياء الأحدية غير متكثرة الهوية والماهية۔

اسماء الٰہی کے دو جلوے

مصباح

جب تم نے شبہات سے خالی علم یقین اور جہالات سے پاک معرفت کاملہ مقدسہ سے جان لیا کہ حضرت احدیت والوہیت میں واقع ہونے والا تکثر اس بات سے عبارت ہے کہ فیض مقدس صور اسماء وصفات میں تجلی نما ہوا اور اس کا نور ان آئینوں میں منعکس ہو تو یہ جان لو کہ ان اسماء الٰہیہ کے دو رخ ہیں ایک رخ ان کی طرف اور ان کے

Presented by Ziaraat.Com

تعینات کی طرف ہے اور اسی کے ساتھ احکام کثرت و غیریت ظاہر ہوتے ہیں اور حضرت علمیہ میں ان کے لوازم موجود ہیں اور "امر و خلق" میں ان کی تاثیر ہے جس کی تفصیل ان شاء اللہ آگے بیان ہوگی اور اس کا ایک رخ اس حضرت غیب میں جس میں ظہور کا شائبہ ہے اور ایک مقام فیض قدسی ہے جو ذات احدیہ میں فانی ہے اور غیب ہویت میں مستہلک ہے اور اس رو سے تمام اسماء وصفات ذات کی حیثیت سے فانی ہیں اور ان کی انیت کبریاء احدیت کے زیر مقہور ہے اور ان کی ہویت و ماہیت میں تکثر وجود نہیں رکھتا۔

مصباح

أذا عثرت علىٰ آثار من معادن الحكمة ومحال المعرفة تنفى الصفات عن حضرت الذات و الواحد من جميع الجهات فأعلم أن المقصود نفيها عن تلك الهوية الغيبية الأحدية المقهورة عندها الأسماء و الصفات و أذا رأيت ايقاعها عليها فى التنزيل العزيز الحكيم من لدن على عظيم و فى الأحاديث الأئمة المعصومين صلوات الله عليهم أجمعين فأعرف أنها بحسب الظهور بفيضه الأقدس فى الحضرية الواحدية و مقام الجمعية الألٰهية۔

آیات مثبتہ واحادیث منفیہ کے مابین وجہ اتحاد

مصباح

اگر تم معادن حکمت و مراکز معرفت آئمہ اطہار علیہم السلام کی احادیث میں کہیں

Presented by Ziaraat.Com

یہ بات پاؤ کہ وہاں حضرت ذات من جمیع الجہات واحد ہے اور اس سے صفات کی نفی کی گئی ہے تو یہ جان لو کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ اس ھویت غیبی احدی سے صفات کی نفی کی گئی ہے جس کے نزدیک تمام اسماء وصفات مقہور ہیں اور اگر تم یہ دیکھو کہ تنزیل عزیز حکیم قرآن مجید میں اور احادیث آئمہ معصومین علیہم السلام میں یہ صفات ذات احدیت پر واقع کی گئی ہیں تو جان لو کہ وہ اس لحاظ سے ہیں کہ وہ حضرت احدیت ومقام جمعیت الٰہیہ میں فیض اقدس کے ساتھ ظاہر ہیں۔

مصباح

أنـی لأتـعجب من العارف المتقدم ذكره مع علو شأنه و قوة سلوكه كيف ذهل عن ذلك المقام الذی هو مقام نظر العرفاء العظام حتیٰ حكم بنفی الصفات الثبوتية عن الحق جلّ شأنه و حكم بأن الصفات كلها ترجع ألی معان سلبية و تحاشی كل التحاشی عن عينية الصفات للذات و أعجب منه الحكم بالأشتراك اللفظی بين الأسماء الألٰهية و الخلقية و الصفات الواقع عن الحق والخلق و أعجب من الأعجب ما سلك فی الطليعة الأولیٰ من البوارق الملكوتية من أن ما يوصف بوصف فله صورة لأن الوصف أعظم الحدود للشیء فی المعانی و لا أحاطة أوضح من أحاطة الصفة فی العوالی و جعل ذلك سر ما ورد فی الخبر أن الله لا يوصف مع ذهابه قدس الله سره فی تلك الرسالة علیٰ ما

Presented by Ziaraat.Com

سمعت فی المصابیح السابقة ألیٰ أن کل الأسماء مشتملة علیٰ جمیع مراتب الأسماء فأذا کانت الأسماء کل الحقائق فلها مقام الأطلاق کما للأسم الله فکانت لمبادیها التی هی الصفات مقام الأطلاق و ظنی أن ذهابه ألیٰ ذلك لعدم استطاعته علیٰ جمیع الأخبار فوقع فیما وقع و لیس هذا المختصر الموضوع لغیر تلك الأبحاث محل تفصیل تلك المباحث العظام فالواجب أن نکتفی بنقل کلام منه فی عینیة الصفات للذات فأنی لا أتملك ألا من ذکره و الکلام فیه۔

قاضی سعید قمی کے کلام پر تنقید

مصباح

میں مذکور الصدر عارف جناب قاضی سعید قمی سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ باوجودیکہ عظیم الشان ہیں اور راہ سلوک میں قدم استوار رکھتے ہیں کس طرح اس مقام سے غافل ہو گئے جو کہ عرفاء عظام کے لیے مورد توجہ ہے حتیٰ کہ انہوں نے حق تعالیٰ جل شانہ سے صفات ثبوتیہ کی نفی کر دی اور یہ حکم لگا دیا کہ تمام صفات معانیٔ سلبیہ کی طرف بازگشت رکھتی ہیں اور اس حقیقت سے کلی طور پر کتر بونیت کی ہے کہ اللہ کی صفات اس کے لئے عین ذات ہیں اور اس سے بھی زیادہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ انہوں نے اسماء الٰہیہ و خلقیہ و خلق و حق پر واقع ہونے والی صفات میں اشتراک لفظی ہونے کا حکم لگایا ہے۔

اور اس سے بھی عجیب ترین بات یہ ہے کہ آپ نے بوارق ملکوتیہ کے طلیعہ اولیٰ

Presented by Ziaraat.Com

میں یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ جس چیز کی بھی وصف ہو وہ صورت رکھتی ہے کیونکہ معانی میں وصف کسی شے کے لیے عظیم ترین حد ہے جو کہ اشیاء کو عالم معانی میں محدود کرتی ہے اور عوالم عالیہ میں وصف سے روشن تر کوئی احاطہ نہیں ہے اور اسی نقطہ کو اس روایت کا اصل راز قرار دیا ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ اللہ کی وصف نہیں ہو سکتی حالانکہ مرحوم قدس اللہ سرہ اسی رسالہ میں خود اس مسلک کی طرف گئے ہیں جیسا کہ آپ مصابیح سابقہ میں سماعت فرما چکے ہیں کہ تمام اسماء تمام مراتب اسماء پر مشتمل ہیں جب تمام اسماء کل حقائق ہوں گے تو لازم ہوگا کہ وہ مقام اطلاق رکھتے ہوں جیسا کہ اسم اللہ ہے تو ان کے مبادی کے لیے بھی اطلاق ہوگا جو کہ صفات ہیں اور میرا گمان یہ ہے کہ وہ اس مسلک کی طرف اس وجہ سے گئے ہیں کہ جمع بین الاحادیث نہ کر سکے اور اس مخمصہ میں پڑ گئے ہیں اور یہ مختصر رسالہ اس قسم کی بزرگ بحثوں کے موضوع پر نہیں لکھا گیا اور اس کے موضوع اور ہیں لہذا واجب ہے کہ ہم صفات کے عین ذات ہونے کے متعلق ان کا کلام نقل کرنے پر اکتفاء کریں کیونکہ ہم ان کے ذکر و تحلیل کے بغیر کوئی چارہ نہیں رکھتے۔

مصباح

قال رضي الله عنه في المجلد الثالث من شرح كتاب التوحيد لشيخنا الصدوق القمي رضي الله تعالیٰ عنه و هو كتاب عزيز كريم متفرد في بابه في باب اسماء الله تعالیٰ و الفرق بين معانيها و بين معاني أسماء المخلوقين بهذه العبارة : المقام الثاني في رجوع تلك الصفات أي الذاتية منها ألیٰ سلب نقايضها ولنذكر في هذه الغاية لقصوى برهانين۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

جناب قاضی سعید رضی اللہ عنہ نے ہمارے شیخ صدوق رضی اللہ عنہ کی کتاب التوحید کی شرح کی تیسری جلد میں فرمایا ہے اور یہ کتاب اپنے موضوع میں نفیس اور بے نظیر ہے اور یہ اسماء اللہ اور معانی اسماء اللہ اور اسماء مخلوقین کا فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مقام دوم اس بارے میں کہ یہ صفات یعنی صفات ذاتیہ اپنے سلب نقائص کی طرف راجع ہیں یعنی وہ صفات جن کو ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی ثابت کریں یہ ان صفات کی نقیض ہیں جن کو ہم خدا سے نفی کرتے ہیں اور جن کا اثبات اس کی ذات کے لئے نقص و عیب ہے اور ہم اس دوسرے مقصد کے لیے دو دلیلیں قائم کرتے ہیں۔

البرهان الأول

قد بينّا أن تلك المفهومات التی عندنا أمور وجودية و أنها لا سبيل لها ألىٰ حضرة الأحدية تعالىٰ شأنه فالذی عند الله جلّ جلاله منها لو كانت علىٰ المعنى الذی يليق بعز جلاله امور وجودية و لا ريب أنها صفات فأن الصفة ما يكون معه الشیء بحال و كل ما يكون معه الشیء بحال يكون لا محالة غير ذلك الشیء بالضرورة و كل ما يكون غير المبدأ الأول و كان أمرا ثبوتيا فهو معلول الله ثم ساق ألىٰ آخر البرهان بذكر توالی فاسدة كلها مبتنية علىٰ تلك المقدمات ـ

ثم أقام قدس سره برهانا آخر مبتنياً علىٰ بعض مقدمات

Presented by Ziaraat.Com

هـذا البـرهان ثم قال هذا الذی ذکرنا ألیٰ الآن هی البراهین العقلیة علـی الـمـطـلبیـن المذکورین أی اشتراك الصفات بین الخالق و الـمـخـلوق اشتـراکـا لـفـظیا و رجوع الصفات الذاتیة ألیٰ سلب النقائص۔

فـأمـا الـنقل فمتضافر بل یکاد أن یکون من التواتر انتهیٰ' و قـد ذکـر فـی الـمـقـام الأول أی مـقام اثبات الأشتراك اللفظی بین صـفـات الخالق و المخلوق برهانا وصفه بأجود البراهین و عمدة مـقـدمـاتـه أن الـذات یقال لما له الشئی هو هو و الصفة لما یکون معه الشئ بحال۔

برہان اول

ہم نے واضح کیا ہے کہ اس قسم کے مفہوم جو کہ ہمارے پاس ہیں یہ سب امور وجودی ہیں جن کا حضرت احدیت جل شانہ کے لیے کوئی راہ ثابت نہیں پس وہ صفات جو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اگر یہ اس معنی میں ہیں جو کہ خداوند عالم کے لائق ہے تو یہ تمام کے تمام امور وجودی ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امور وجودی سب صفات ہی ہیں اور صفت اس بات سے عبارت ہے کہ اس کے ساتھ ہونے والی چیز کوئی حالت رکھتی ہو اور ہر وہ چیز جس کے ساتھ کوئی شے کسی حال میں ہو وہ بالبداهت اس چیز کے لئے غیر ہے اور وہ چیز جو مبدأ اول کا غیر ہو وہ اللہ تعالیٰ کی معلول ہے پھر قاضی سعید نے اس دلیل کو آخر تک بیان کیا جس میں ان فاسد نتائج کا بھی تذکرہ کیا جو ان مقدمات کے پایہ پر

Presented by Ziaraat.Com

استوار ہیں پھر انہوں نے اس برہان کے بعض مقدمات پر مبنی ایک اور برہان کا بھی ذکر کیا ہے اور آخر میں کہا ہے یہ جو ہم نے اب تک بیان کیا یہ ان مطالب پر قائم ہونے والے عقلی براہین ہیں یعنی یہ کہ خالق ومخلوق کے صفات میں اشتراک لفظی پایا جاتا ہے اور یہ صفات ذاتیہ سلب نقائص کی طرف بازگشت رکھتی ہیں (مثلاً اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا عالم ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ جہل سے عاری ہے چونکہ جہل نقیض علم ہے) ان دو مطالب پر عقلی کے علاوہ نقلی دلائل بھی کافی موجود ہیں جو کہ حد تواتر کے قریب پہنچے ہوئے ہیں عارف مذکور کا کلام یہاں تمام ہوا اور مقام قول کے بیان میں یعنی اس مطلب کے بیان کے ضمن میں کہ خالق ومخلوق کی صفات کے درمیان اشتراک لفظی پایا جاتا ہے انہوں نے ایک اور برہان کا بھی ذکر کیا جس کو عمدہ ترین برہان قرار دیا ہے اور اس کے مقدمات میں سے عمدہ مقدمہ یہ باندھا ہے کہ ذات اس چیز کو کہا جاتا ہے کہ وہ چیز خود بخود وہی چیز ہو اور صفت اس چیز کو کہا جاتا ہے کہ اگر وہ چیز اس کے ہمراہ ہو تو کسی حال کے ساتھ ہو۔

مصباح

أن المصابيح السالفة رفعت الظلام عن وجه قلبك و علمتك ما لم تكن تعلم من كيفية عينية الذات و الصفات و الأسماء و علمت أن الصفات لم تكن من قبيل الحالات و العوارض الزائدة عليها بل هي عبارة عن تجليها بفيضها الأقدس في الحضرة الواحدية و ظهورها في كسوة الأسمائية و الصفاتية و حقيقة الأسماء بباطن ذاتها هي الحقيقة المطلقة الغيبية فبالمراجعة أليها

Presented by Ziaraat.Com

تـعـرف مـا فـى كـلام هذا العارف الجليل رضوان الله عليه من أن برهانه يرجع ألئ المناقشة اللفظية و المباحثة اللغوية التى هى من وظيفة علماء اللغة و الأشتقاق و ليس للعارف الكامل شأن معها و لا مـن جبلته أن يـحـوم حـولهـا فـأنهـا الحجاب عن معرفة الله و الـقاطع طريق السلوك أليه مع أن هذا العارف السالك كر علئ ما فر منه فلقائل أن يقول:

أيهـا الشيخ العارف جعلك الله في اعلئ درجات النعيم أنت الـذى فـررت مـن الأشتـراك المعنوى بين الحق و الخلق و جعلت التنزيه ملاذا للتشبيه ما الذى دعاك ألئ الذهاب ألئ أن الصفة ما مـعـه الشـىء بـحـال فـى أى مـوطـن من المواطن حصل و فى أى مـوجـود مـن الـمـوجـودات وجـد ؟ بمجرد أن الصفة في الخلق لا مطلقا بل فى عالم المادة و الهيولئ كذلك هل هذا ألا التشبيه الذى وردت الأخبـار الـصـحيحة مـن أهـل بيـت الـعـصمة و الطهـارة صـلوات الله عليهم بل الكتاب العزيز على نفيه ؟و فررت منه حتئ وقـعت من نفى الصفات التى قال الله تعالئ شأنه فى حقها [و لله الأسـمـاء الـحسـنـئ فـادعوه بها و ذروا الذين يلحدون فى أسمائه سيـجـزون مـا كـانوا يعملون] و قال تعالئ شأنه[قل ادعوا الله او ادعـوا الـرحمٰن أيا مـا تدعوا فله الأسماء الحسنئ] وهل زعمت أن مـن قـال من الحكماء العظام و الأولياء الكرام رضوان الله عليهم

Presented by Ziaraat.Com

بعينية الصفات للذات المقدسة أنها ما ذكرت بعينها و هل المراد ألا أن وجود الحقيقى بأحدية جمعه يصلح فيه المتغايرات و يجتمع فيه الكثرات بالهوية الوحدانية الجمعية المنزهة عن شائبة الكثرة فنطق لسان الحكماء المتألهين لأفادة ذلك الأمر العظيم الذى كان العلم به من أجلّ المعارف الألٰهية بأن بسيط الحقيقة كل الأشياء بالوحدة الجمعية الألٰهية۔

و قال العرفاء الكاملون أن الذات الأحدية تجلى بالفيض الأقدس أى الخليفة الكبرىٰ فى الحضرة الواحدية و ظهر فى كسوة الصفات و الأسماء و ليس بين الظاهر و المظهر أختلاف ألا بالأعتبار' هذا' و ليس هٰهنا موضع البحث عن هذه الحقائق فأن هزه الرسالة موضوعة لبيان غيرها فلنرجع ألىٰ المقصود۔

مصباح برہان قاضی سعید پر نقد ونظر

مسلم طور پر سابقہ مصابح نے تمہارے دل کے چہرے سے تاریکی کو دور کر دیا اور تمہیں وہ سکھایا جو تم نہ جانتے تھے کہ ذات وصفات واسماء کی عینیت کی کیفیت کیا ہے اور تم نے جان لیا کہ صفات حالات وعوارض کے قبیل سے نہیں جو زائد بر ذات ہوں بلکہ وہ اس بات سے عبارت ہیں کہ وہ حضرت احدیت میں اپنے فیض اقدس سے متجلی ہیں اور خلعت اسماء وصفات میں ہویدا ہیں اور اسماء کی حقیقت اپنی ذات کے باطن کے ساتھ وہی حقیقت غیبیہ مطلقہ ہے اور اگر گذشتہ مصابح کی طرف مراجعت کی جائے تو معلوم ہو

Presented by Ziaraat.Com

جائے گا کہ اس عارف جلیل رضوان اللہ علیہ کی عبارت میں جو اشکال وارد ہوتا ہے اس کی دلیل کی بازگشت بھی لفظی گفتگو اور لغوی مباحثہ ہی ہے جو کہ دانشمندان علم لغت واشتقاق کا وظیفہ ہے اور عالم کامل کو اس قسم کی بحثوں سے کوئی سروکار نہیں اور نہ ہی اس کی یہ جبلت و خصلت ہے کہ وہ ان کے اردگرد گردش کرے کیونکہ یہ معرفت خدا سے حجاب ہے اور اس کی طرف جانے والے سالک کے راستے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے حالانکہ یہ عارف سالک جس مطلب سے گریزاں ہوئے ہیں اس سے دوچار ہوگئے کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی ان کو کہہ دے کہ اے عارف سالک خداوند عالم تجھے نعمت بہشت کے اعلیٰ درجات پر فائز کرے تو اس نظریہ سے گریزاں ہوا کہ حق وخلق کے درمیان اشتراک معنوی ہے اور تو نے تنزیہ کی طرف پناہ لی تو پھر تجھے کس نے دعوت دی کہ اس نظریہ کی طرف جائے کہ صفت اس کو کہتے ہیں کہ جس کے ساتھ کوئی چیز کسی حال میں ہو چاہے وہ کہیں بھی حاصل ہو اور کسی بھی وجود میں پائی جائے محض اس لئے کہ صفت خلق میں مطلقاً نہیں بلکہ عالم مادہ و ہیولیٰ میں اس طرح ہے یہ تو وہی تشبیہ ہے کہ اہل البیتؑ طہارت سے منقول شدہ احادیث صحیحہ بلکہ قرآن مجید اس کی نفی پر دلالت کرتا ہے تم نے اس سے گریز کیا اور نفی صفات کے اس مخمصے میں پڑ گئے جس کے متعلق ارشاد ربانی ہے کہ اسماء حسنیٰ اللہ کے لئے ہیں اس کو ان سے ہی پکارو اور وہ لوگ جو اللہ کے اسماء کے بارے میں انکاری ہیں وہ عنقریب اپنے عمل کے کیفر کردار تک پہنچیں گے' اور اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو تم جس طرح سے بھی اس کو پکارو اسماء حسنیٰ اسی کے لئے ہیں' کیا تو نے گمان کیا ہے کہ جو حکماء عظام اور اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم صفات کو عین ذات مانتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں اور صفت عین کے طور پر مذکور ہوئی ہے ان سے مراد اس سے سوا کیا ہے کہ وجود حقیقی مقام احدیت جمعی کے ساتھ ہو اس میں متغایرات کا امکان ہو سکتا ہے اور اس میں کثرات اس ھویت واحدانیت جمعیہ کے ساتھ جمع ہو جاتی ہیں جو کہ شائبہ کثرت سے منزہ ہیں، پس خدا پرست حکماء کی زبان نے اس امر عظیم کے افادہ کے لئے کہا ہے جس کا علم جلیل ترین معارف الٰہیہ میں سے ہے کہ حقیقت بسیط وحدت جمعی الٰہی کے ساتھ تمام اشیاء ہیں اور عارفین کاملین نے کہا ہے کہ ذات احدیت نے فیض اقدس کے ساتھ تجلی فرمائی یعنی حضرت وحدیت میں خلیفۂ کبریٰ تجلی نما ہے اور پوشش صفات واسم میں جلوہ گر ہے اور ظاہر و مظہر میں کوئی اختلاف نہیں اگر ہے تو محض اعتباری ہے اور یہ رسالہ اس قسم کے حقائق پر بحث کرنے کے لئے نہیں ہم نے اس کو دوسرے موضوع کے لیے مخصوص کیا ہے پس چاہیے کہ ہم اصل موضوع کی طرف رجوع کریں۔

مصباح

أعلم أيها الخليل الروحاني وفقك الله لمرضاته و جعلك و أيانا من أصحاب شهود أسمائه و صفاته أن هذه الخلافة من أعظم شؤونات الألهية و أكرم مقامات الربوبية و باب أبواب الظهور و الوجود و مفتاح مفاتيح الغيب و الشهود و هي مقام العندية التي فيها مفاتيح الغيب التي لا يعلمها ألا هو بها ظهرت الأسماء بعد بطونها و برزت الصفات غب كمونها و هذه هي

Presented by Ziaraat.Com

الحجاب الأعظم الذی يعدم عنده كل صغير و كبير و يستهلك لدى حضرته كل غني و فقير و هذه الفضاء اللايتناهی الذی فوق العرش الذی لا خلأ فيه و لا ملأ و هذه سبحات وجهه التی لو كشفت الحجب النورانية و الظلمانية لأحرقت ما انتهى أليه بصره فسبحان ما اعظم قدره و أجلّ شأنه و أكرم وجهه و أرفع سلطانه سبوح قدوس رب السمٰوٰت الأسمائية و الأراضی الخلقية فيا عجبا من خفاش يريد أن يمدح شمس الشموس الطالعة و حرباء يصف البيضاء القاهرة الساطعة فما أعجز القلم و البيان و أكل القلب و اللسان [قل لو كان البحر مدادا لكلمات ربی لنفذ البحر قبل أن تنفذ كلمات ربی] فكيف بمبدأ الكلمات و مصدر الآيات فأن بحر الوجود و أقلام عالم الغيب و الشهود يعجز عن وصف تجلی من تجلياته بهر برهانه و عظم سلطانه۔

مصباح　　　عظمت مقام خلافت الٰہی

اے روحانی دوست خدا تمہیں اپنی رضا کے لیے موفق فرمائے اور ہمیں اور تمہیں اپنے اسماء وصفات کے اہل شہود سے قرار دے کہ یہ خلافت شؤونات الٰہی اور مقامات ربوبیت سے عظیم تر و جلیل تر ہے' یہ ابواب ظہور و وجود اور مفتاح مفاتح غیب وشہود ہے اور یہی وہ مقام عندیت ہے جس میں وہ غیب کی کنجیاں ہیں جن کو وہی جانتا ہے ان کے ساتھ ہی اسماء مخفی ہونے کے بعد ظاہر ہوئے اور صفات پوشیدہ ہونے کے بعد نمایاں

Presented by Ziaraat.Com

ہوئیں اور یہی وہ حجاب اعظم ہے جس کے نزدیک ہر کہ ومہ معدوم ہو جاتا ہے اور اس کے حضور ہر غنی وفقیر مستہلک ہو جاتا ہے اور یہی وہ فضاء لا متناہی ہے جو اس عرش کے مافوق ہے جس میں نہ خلا ہے نہ ملا اور یہی وہ سبحات وجہ الٰہی ہیں کہ اگر ان کے رخ سے نور وظلمات کے پردے ہٹا دیئے جائیں تو وہ ہر اس چیز کو جلا ڈالیں جس تک آنکھ کی رسائی ہوتی ہے پس وہ خدا پاک ذات ہے اور اس کی قدر کس قدر عظیم اور اس کی شان کتنی جلیل ہے اور اس کی سلطنت کتنی بلند ہے اور وہ پروردگار کتنا منزہ ومقدس ہے جو کہ سماوات اسمائیہ اور اراضی خلقیہ کا رب ہے اور اس چمگادڑ سے تعجب ہے جو خورشید ہائے تاباں کی مدح کرنا چاہتا ہے یا وہ گرگٹ جو آفتاب پر نور درخشاں کی توصیف کرنا چاہتا ہے پس قلم وبیان کتنا عاجز ہے اور دل وزبان کس قدر ناتواں' کہہ دو کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لیے سیاہیاں بن جائیں تو کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے گا' پس اس کا کیا کہنا جو مبدأ کلمات اور مصدر آیات ہے کیونکہ بحر وجود اور اقلام غیب وشہود اس کی تجلیات کی ایک تجلی کے وصف سے بھی قاصر ہیں اس کا برہان غالب اور اس کی سلطنت عظیم ہے۔

مصباح

هذه الخلافة هي روح الخلافة المحمدية و ربها و اصلها و مبدئها منها بدأ أصل الخلافة في العوالم كلها بل أصل الخلافة و الخليفة و المستخلف أليه و هذه ظهرت تمام الظهور في حضرة أسم الله الأعظم رب الحقيقة المطلقة المحمدية أصل الحقائق

Presented by Ziaraat.Com

الكلية الألٰهية فهی أصل الخلافة و الخلافة ظهورها بل هی الظاهرة فی هذه الحضرة لأتحاد الظاهر والمظهر کما أشار أليه فی الوحی الألٰهی أشارة لطيفة بقوله تعالیٰ [أنا أنزلناه فی ليلة القدر]۔

و قال شيخنا و أستاذنا فی المعارف الألٰهية العارف الکامل الميرزا محمد علی الشاه آبادی أدام الله أيام برکاته فی أول مجلس تشرفت بحضوره و سألت عن کيفية الوحی الألٰهی فی ضمن بياناته أن [ها] فی قوله تبارک و تعالیٰ أنا أنزلناه فی ليلة القدر أشارة ألیٰ الحقيقة الغيبية النازلة فی بنية المحمدية التی هی حقيقة ليلة القدر۔

خلافت محمدیہؐ کی حقیقت

مصباح

یہ خلافت روح خلافت محمدیہ اوراس کی سرپرست اوراس کے لیے بمنزلہء اصل و سرآغاز ہے اسی سے تمام عوالم میں اصل خلافت کا آغاز ہوا بلکہ یہی اصل خلافت وخلیفہ اور وہ ذات ہے جس کی طرف استخلاف ہوا اور یہ خلافت حضرت اسم اللہ میں تمام ظہور کے ساتھ نمایاں ہوئی جو کہ حقیقت مطلقہ محمدیہ کے لئے رب اور حقائق کلیہ الٰہیہ کے لیے اصل ہے پس حضرت اسم اللہ الاعظم اصل خلافت ہے اور خلافت اس کا ظہور ہے بلکہ حضرت اسم اللہ میں جو کچھ ظاہر ہے وہ خلافت ہی ہے کیونکہ ظاہر ومظہر ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہیں جیسا کہ وحی الٰہی میں اس کی طرف لطیف اشارہ ہوا ہے ”ہم نے اس کو

Presented by Ziaraat.Com

شب قدر میں نازل کیا'' اور ہمارے شیخ اور معارف الٰہیہ میں ہمارے استاد عارف کامل میرزا محمد علی شاہ آبادی اصفہانی ادام اللہ ایام برکاتہ نے سب سے پہلی مجلس میں ارشاد فرمایا جس مجلس میں مجھے پہلی مرتبہ شرف حضور حاصل ہوا تھا اور میں نے ان سے وحی الٰہی کی کیفیت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اپنے بیانات کے ضمن میں اشارہ فرمایا کہ ''انزلناہ'' میں ھا کے ساتھ اس حقیقت غیبیہ کی طرف اشارہ ہے جو کہ وجود محمدیؐ میں ظاہر ہوئی اور لیلۃ القدر کی حقیقت ہی وجود محمدیؐ کی حقیقت ہے۔

مصباح

و لعلك بعد المصابيح الماضية المستنيرة بالأنوار الألٰهية المنورة لقلبك و النفثة الروحية النافخة فی روعك عرفت كيفية ارتباط هذه الخليفة الكبریٰ بالأسماء الحسنیٰ و الصفات العلياء و أن أرتباطها بها أرتباط أفتقار و وجود كما أن أرتباط هذه بها أرتباط تجلی و ظهور فأن الحقيقة الغيبية الأطلاقية لا ظهور لها بحسب حقيقتها فلا بد لظهورها من مرآة يتجلی فيها عكسها فالتعينات الصفاتية والأسمائية مرائی أنعكاس ذلك النور العظيم و محل ظهوره۔

آئینوں میں وجہ غیبی کا انعکاس

مصباح

جب ہم نے گذشتہ مصابیح میں جو کہ انوار الٰہیہ کے ساتھ فروزاں ہو کر تمہارے دل کو روشن کرتے ہیں تمہارے دل میں یہ روحانی روح پھونک دی تو شاید تم پر واضح ہو گیا

Presented by Ziaraat.Com

ہوگا کہ اس خلیفۂ کبریٰ کا اسماء حسنیٰ و صفات علیاء کے ساتھ رابطہ کس طرح ہوا کیونکہ حقیقت غیبیہ اطلاقیہ کا بحسب حقیقت بذات خود کوئی ظہور نہیں ہوتا لہٰذا اس کے ظہور کے لئے ایک آئینہ کی ضرورت ہے جس میں اس کے عکس کی تجلی ہو پس تعینات صفاتیہ و اسمائیہ ایک قسم کے آئینے ہیں جن میں یہ نور عظیم منعکس ہوتا ہے اور یہ آئینے اس کے محل ظہور ہیں۔

مصباح

كما ان الصور المنعكسة فى المرائى الحسية متشكل بشكلها من الأستدارة و الأستقامة و تتلون بلونها من الحمرة و الصفرة و غيرها و بحسب كدورتها و صفائها تختلف الصورة أختلافاً بيناً مع أن تلك الأختلافات لم تكن في ذى الصورة و تكون بحسب الأستعدادات للمرائي كذلك وجه الحضرة الغيبية و الهوية العمائية المنعكسة فى المرائى الأسمائية و الصفاتية مع عدم تعينها بنفس ذاتها لعدم ظهورها بذاتها تتعين بتعينات الأسماء و الصفات و تتلون بلونها و تتجلى فيها بمقدار صفائها و تظهر فيها حسب أستعداداتها و تكون مع الرحيم رحيما ومع رحمٰن رحمانا و مع القهار قهارا و مع اللطيف لطيفا ألىٰ غير ذلك من الجلال و الجمال۔

Presented by Ziaraat.Com

آئینۂ اسماء وصفات میں وجہِ غیب کا ظہور

مصباح

جس طرح کہ صورتیں محسوس اور حقیقی آئینوں میں منعکس ہو جاتی ہیں اور جس طرح آئینہ راستی کجی سرخی زردی صفائی میلے پن کی شکلوں رنگوں میں نمایاں ہوگا اسی کے مطابق صورتیں بھی مختلف ہوں گی حالانکہ وہ اختلاف صاحب صورت کی اصل صورت میں نہیں ہوتے بلکہ آئینہ کی استعداد سے تعلق رکھتے ہیں اسی طرح حضرت غیبی وھویتی کا رخ مقام عماء میں ہے جو کہ بذات خود اسماء صفات کے آئینوں میں منعکس ہے باوجودیکہ حضرت غیبی وھویت عمائی خود کوئی تعین نہیں رکھتے کیونکہ بذات خود ان کا کوئی ظہور نہیں ہے بلکہ وہ اسماء وصفات کے تعینات کے ساتھ متعین ہوتے ہیں اور ان کا رنگ اختیار کرتے ہیں اور ان میں بمقدار صفات تجلی نما ہوتے ہیں اور بحسب استعدادات نمایاں ہوتے ہیں۔ پس رحیم کے ساتھ رحیم رحمٰن کے ساتھ رحمٰن قہار کے ساتھ قہار لطیف کے ساتھ لطیف اور اسی طرح باقی اسماء جلال وجمال کے ساتھ نمایاں ہوتے ہیں۔

مصباح

أن الأسماء و الصفات الألٰهية فى الحضرة الواحدية مع كونها مظهر لهٰذه الحقيقة الغيبية و الخليفة الألٰهية و مظهرة أياها حجب نورية عن حقيقتها كل حسب درجتها فهى دائما محتجبة فى الأسماء والصفات مختفية تحت أستارها فهى مشهودة بعين شهودها ظاهرة بعين ظهورها مع أختفائها فيهما و بهما لكون

Presented by Ziaraat.Com

المطلق باطن المقيد و محجوباً به كما أن النور الحسى مع كونه مظهرا للسطوح غير مشاهد بحقيقتها و نفسها و كما أن المرآة مع كونها مظهرة للصورة المنعكسة فيها محجوبة بها فالصورة المرآتية مع كونها ظهور المرآة مختفية فيها المرآة و هى غير ظاهرة فى موضع أنعكاسها مع كون الصورة هى المرآة الظاهرة بتلك الصورة فالحقيقة الغيبية ايضا مع كونها ظاهرة بنفس ظهور الأسماء مختفية فيها و بها أختفاء المرآة فى الصورة فالأسماء و الصفات من الحجب النورية التى وردت أن لله سبعين ألف حجاب من نور و ظلمة و هيهنا أسرار لا رخصة فى أظهارها۔

اسماء وصفات حقیقتِ ذات کے لئے نوری حجاب ہیں

مصباح

اسماء و صفات الٰہیہ حضرت واحدیت میں باوجودیکہ وہ اس حقیقت غیبیہ کے مظاہر ہیں اور ان کو مرحلۂ ظہور تک پہنچانے والے ہیں وہ ان کی حقیقت سے نوری حجابات ہیں اور سب کے سب اپنے درجہ کے مطابق حجاب اسماء وصفات میں پوشیدہ ہیں اور ان کے پردوں میں پنہاں ہیں اور اپنے عین شہود کے ساتھ مشہود اور عین ظہور کے ساتھ ظاہر ہیں حالانکہ وہ ان کے ساتھ اور ان میں مخفی بھی ہیں کیونکہ مطلق مقید کا باطن ہے اور اس کے ساتھ پوشیدہ ہے کہ جس طرح نور حسی سطوح کو ظاہر کرتا ہے مگر وہ خود نادیدہ ہے اور جس طرح کہ آئینہ اپنے اندر منعکس ہونے والی صورتوں کو ظاہر کرتا ہے مگر

Presented by Ziaraat.Com

خود وہ ان میں پوشیدہ ہوتا ہے پس آئینہ کی صورت اس کے ظاہر کے باوجود بھی اس میں پنہاں ہوتی ہے حالانکہ وہ اپنے انعکاس کی جگہ پر ظاہر نہیں ہوتی باوجودیکہ صورت بذات خود آئینہ ہے جو اس صورت کی وجہ سے ظاہر ہے پس حقیقت غیبیہ بھی باوجودیکہ ان اسماء کے ظہور کی بدولت ظاہر ہے جو اس کے اندر مخفی ہیں جیسا کہ آئینہ صورت میں مخفی ہوتا ہے پس اسماء وصفات ان حجب نوریہ میں سے ہیں جن کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نور وظلمت کے ستر ہزار حجابات ہیں اور یہاں کچھ راز بھی ہیں جن کو ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبری نیست کہ نیست
مصباح

ومما تلونا عليك في المصابيح السالفة تقدر على الحكومة بين العرفاء الكاملين في تحقيق حقيقة العماء الواردة فيها الحديث النبوي حين سئل عنه: أين كان ربنا قبل أن يخلق الخلق؟ قال صلى الله عليه و آله وسلم على ما كان في عماء حكي عنه:

وقد أختلفت كلمة الأصحاب فيها فقيل هي الحضرة الأحدية لعدم تعلق المعرفة بها فهي في حجاب الجلال وقيل هي الواحدية وحضرة الأسماء والصفات لأن العماء هي غيم الرقيق الحائل بين السماء والأرض وهذه الحضرة واسطة بين سماء الأحدية وأرض الكثرة.

Presented by Ziaraat.Com

و نحن نقول: يشبه أن يكون حقيقة العماء هى حضرة الفيض الأقدس و الخليفة الكبرىٰ فأنها هى الحقيقة التى لا يعرفها بمقامها الغيبى أحد و لها الواسطة بين الحضرة الأحدية الغيبية و الهوية الغير الظاهرة و حضرة الواحدية التى تقع فيها الكثرة كم شئت و أنما لم نحملها على الحقيقة الغيبية لأن السؤال عن الرب و هذه الحقيقة غير موصوفة بصفة كما عرفت فيما مر عليك و لا على الحضرة الواحدية لأنها مقام الأعتبار الكثرة العلمية ۔

قال المحقق القونوى فى مفتاح الغيب: العماء الذى ذكره النبى صلىٰ الله عليه و آله وسلم مقام التنزل الربانى و منبعث الجود الذاتى الرحمٰنى من غيب الهوية و حجاب عزة الأنية و فى هذا العماء يتعين مرتبة النكاح الأول الغيبى الأزلى الفاتح لحضرات الأسماء الألٰهية بالتوجهات الذاتية انتهىٰ۔

و هو أن كان منظورا فيه من بعض الجهات ألا أنه لا يخلو من تأييد لما ذكرنا ۔

عماء کی تشریح

مصباح

جیسا کہ گذشتہ مصابیح میں ہم نے کہا تم ان بیانات کی روشنی میں حکماء عارفین کے درمیان اس حقیقت عماء کے متعلق فیصلہ کرنے کی استطاعت رکھتے ہو جو کہ احادیث

Presented by Ziaraat.Com

میں وارد ہے کہ آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ اللہ مخلوق کو خلق کرنے سے قبل کہاں تھا تو انہوں نے فرمایا وہ مقام عماء میں تھا اس عماء کی حقیقت میں علماء کے کلمات میں اختلاف ہوا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد حضرت احدیت ہے کیونکہ معرفت اس کے ساتھ متعلق نہیں ہو سکتی اس وجہ سے وہ حجاب جلال میں ہے اور ایک قول ہے کہ وہ حضرت واحدیت اور حضرت اسماء وصفات ہے کیونکہ عماء وہ باریک بادل ہے جو آسمان وزمین کے مابین حائل ہے اور یہ حضرت سماء احدیت اور ارض کثرت کے مابین واسطہ ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ حقیقت عماء وہ حضرت فیض اقدس اور خلیفہء کبریٰ ہو جو کہ ایسی حقیقت ہے کہ جس کے مقام غیبی کو کوئی نہیں جانتا اور حضرت احدیت غیبی وھویت غیر ظاہرہ کے درمیان وساطت اسی کو حاصل ہے اور ایک طرف سے ھویت غیر ظاہرہ اور دوسری طرف سے حضرت واحدیت جس طرح کہ تو چاہے اس میں کثرت واقع ہوتی ہے اور ہم نے اس کو حضرت غیبیہ پر اس لئے محمول نہیں کیا کیونکہ حدیث میں رب کے متعلق سوال کیا گیا ہے اور یہ حقیقت کسی صفت کے ساتھ موصوف نہیں ہے جیسا کہ پہلے یہ بات گزر چکی ہے نیز ہم نے مقام عماء کو فیض اقدس پر حمل کیا ہے نہ حضرت واحدیت پر کیونکہ مقام واحدیت کثرت علمیہ کے اعتبار کا نام ہے۔

محقق قونوی نے مفتاح الغیب میں فرمایا ہے

وہ عماء جس کا آنحضرتؐ نے ذکر فرمایا وہ مقام تنزل ربانی ہے اور اس جود ذاتی رحمانی کا منبع ہے جو غیب ھویت اور حجاب عزت انیت سے پھوٹتا ہے اس عماء میں وہ مرتبہء نکاح اول غیبی بھی ہے جو توجہات ذاتی کے ساتھ حضرت اسماء الٰہیہ کے فاتح کی

Presented by Ziaraat.Com

حیثیت سے تعین پاتا ہے" یہاں تک قونوی کا کلام ختم ہوا اور اس کلام میں اگرچہ بعض موارد اشکال واعتراض بھی ہیں تاہم یہ میرے بیان کردہ مضامین کی تائید سے خالی نہیں ہے۔

مصباح

أذا تم ظهور عالم الأسماء و الصفات و وقعت الكثرة الأسمائية كم شئت بظهور الفيض الأقدس في كسوتها فتحت أبواب صور الأسماء الألٰهية ألىٰ حضرة الأعيان الثابتة في النشأة العلمية و اللوازم الأسمائية في الحضرة الواحدية فتعين كل صفة بصورة و اقتضى كل أسم لازماً حسب مقام ذاته من اللطف و القهر و الجلال و الجمال و البساطة و التركيب و الأولية والآخرية و الظاهرية و الباطنية ـ

مصباح

جب عالم اسماء وصفات کا ظہور اتمام پذیر ہوا اور کثرت اسمائیہ جس قدر تم نے چاہا فیض اقدس کے توسط سے پوشاک اسماء وصفات میں وقوع پذیر ہوئی تو حضرت واحدیت میں نشأۃ علمیہ ولوازم اسمائیہ کے اندر اعیان ثابتہ کی طرف اسماء الہیہ کی صورتوں کے دروازے کھل گئے اور ہر صفت کسی نہ کسی صورت کے ساتھ متعین ہوئی اور لازمی طور پر ہر اسم نے اپنے ذات کے مقام کے مطابق لطف وقہر وجلال و جمال و بساطت وترکیب واولیت وآخریت وظاہریت وباطنیت کا تقاضا کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

أول اسم اقتضى ذلك هو اسم الله الأعظم رب العين الثابتة المحمدية فى النشأة العلمية فحصل الأرتباط أى أرتباط الظاهر و المظهر و الروح و القالب و البطون والظهور فالعين الثابت للأنسان الكامل أول ظهور فى نشأة الأعيان الثابتة و مفتاح مفاتيح سائر خزائن الألٰهية و الكنوز المخفية الربانية بواسطة الحب الذاتي فى الحضرة الألوهية۔

مصباح

سب سے پہلا اسم جس نے اس کا تقاضا کیا وہ اسم اللہ الاعظم ہے جو کہ عین ثابتہ محمد کے لیے نشأت علمیہ میں مربی تھا پس ارتباط حاصل ہوا یعنی ظاہر و مظہر و روح و قالب و بطون و ظہور کا باہمی ارتباط پس انسان کامل کے لئے عین ثابت یہ ہے جس کا پہلا پہلا ظہور نشأۃ اعیان ثابتہ میں ہوا جو کہ تمام خزائن الٰہیہ و کنوز مخفیہ الٰہیہ کے لئے حضرت الوہیت میں حب ذاتی کی وساطت سے سرسلسلۂ مفاتیح ہے۔

مصباح

ظهور سائر اللوازم الأسمائية فى حضرة الأعيان بتوسط العين الثابتة الأنسانية كما أن ظهور أربابها فى الحضرة الأسمائية بتوسط ربها أى أسم الله الأعظم فلهذه العين أيضا خلافة على جميع الأعيان و لها النفوذ على مراتبها و النزول فى مقاماتها فهى

Presented by Ziaraat.Com

الظاهرة فی صورها و السائرة فی حقائقها و النازلة فی منازلها و ظهور الأعیان بتبع ظهورها کل حسب مقامها بالمحیطیة و المحاطیة و الأولیة و الآخریة حسب ما یعرفه أرباب الشهود و المعارف و یعجز عن عدها الکتب والصحائف۔

مصباح

حضرت اعیان میں تمام لوازم اسمائیہ کا ظہور عین ثابتہ انسانیہ کے توسط سے ہے جس طرح کہ ارباب لوازم اسماء کا ظہور ان کے رب کے توسط سے ہے یعنی اسم اللہ الاعظم اس عین کے لیے بھی تمام اعیان پر خلافت ہے اور اس کے تمام مراتب پر ان کا نفوذ ہے یہ ان کے مقامات پر ہوا یہ ان کی صورتوں میں ظاہر اور ان کے حقائق میں رواں دواں اور ان مقامات پر ڈیرہ زن ہے اور ان میں سے ہر ایک اپنے مقام کے مطابق ہے مثلاً محیط ہونا، محاط ہونا، اول ہونا، ظاہر ہونا، جیسا کہ ارباب شہود و معارف کو معلوم ہے اور ان کو شمار کرنے سے کتب وصحائف درماندہ ہیں۔

مصباح

هذه الحضرة هی حضرة القضاء الألٰهی و القدر الربوبی و فیها یختص کل صاحب مقام بمقامه ویقدر کل استعداد و قبول بواسطة الوجهة الخاصة التی للفیض الأقدس مع حضرة الأعیان فظهور الأعیان فی الحضرة العلمیة تقدیر الظهور العینی فی النشأة الخارجیة و الظهور فی العین حسب حصول أوقاتها وشرائطها۔

Presented by Ziaraat.Com

حقیقت قضاء وقدر

مصباح

یہ حضرت وہی حضرت قضاء الٰہی وقدر ربوبی ہے جس میں ہر صاحب مقام ایک مخصوص مقام پر فائز ہے اور تمام استعدادات و پذیرائیاں اس مقام پر اس وجہ مخصوص کے واسطہ سے مقدر ہوتی ہیں جو فیض الٰہی کے لئے حضرت اعیان کے ساتھ حاصل ہے پس حضرت علمیہ میں اعیان کا ظہور نشاۃ خارجیہ میں ظہور عینی کی تقدیر ہے اور عین میں ظہور اپنے اوقات وشرائط کے مطابق ہوتا ہے۔

فالأن لك أن تعرف بأذن الله و حسن توفيقه حقيقة الحديث الوارد فی جامع الكافی من طريق شيخ المحدثين ثقة الأسلام محمد بن يعقوب كلينی رضوان الله عليه في باب البداء عن أبی بصير عن أبی عبد الله عليه السلام قال :

(أن لله علمين علم مكنون مخزون لا يعلمه ألا هو من ذلك يكون البداء و علم علّمه ملائكته و رسله و أنبيائه فنحن نعلمه) صدق ولی الله فأن منشأ البداء هی حضرة الأعيان التی لا يعلمها ألا هو و الأطلاع علی العين الثابتة الذی يتفق لبعض الأولياء كالانسان الكامل يعد من علم الربوبی دون علم الأنبياء و الرسل كما ورد فی العلم الغيبی أنه يعلم الغيب (من ارتضی من رسوله) و قال أبو جعفر عليه السلام و الله محمد ممن ارتضاه۔

Presented by Ziaraat.Com

و البداء بحسب النشأة العينية و أن كانت فی الملكوت كما هو المحقق لدی الحكماء المحققین ألا أن منشأه هی الحضرة العلمية فما وقع من بعض المحققین من شراح الكافی من أن البداء ليس منشأه من عنده بل و لا من عند الخلق الأول بل أنما ينشأ فی الخلق الثانی بزعم لزوم الجهل علی العالم علی الأطلاق من ضيق الخناق نعم لا مضائقة لكون ظهور البداء بالمعنی الذی ذكروا فی الخلق الثانی ولكن المنشأ الذی منه نشأ البداء هو ما عرفت۔

منشأ بداء کا بیان

مصباح

اب تمہارے لئے وقت ہے کہ تم باذن وحسن توفیق الٰہی اس حدیث کی حقیقت کو پہچانو جو کہ جامع الکافی میں شیخ المحدثین ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی رضوان اللہ علیہ کے طریق سند سے باب البداء میں ابو بصیر کے توسط سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے امامؑ نے فرمایا اللہ کے دو علم ہیں ایک وہ پوشیدہ و پنہاں علم جس کو وہی جانتا ہے اور اسی سے بدا ہوتی ہے اور دوسرا وہ علم جو اس نے اپنے ملائکہ وانبیاء ومرسلین کو سکھایا ہے اور اس کو ہم جانتے ہیں ولی اللہ نے سچ فرمایا کیونکہ منشأ بدا وہ حضرت اعیان ہیں جن کو وہی جانتا ہے اور عین ثابتہ پر اطلاع بعض اولیاء کو بھی حاصل ہوتی ہے مثلاً انسان کامل اور اس علم کو در حقیقت انبیاء ومرسلین کے علم کی بجائے علم ربوبی میں شمار کرنا چاہیے

Presented by Ziaraat.Com

جس طرح علم غیبی کے بارے میں قرآن مجید میں وارد ہوا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ رسول ہو وہ غیب جانتا ہے اور امام ابو جعفر یعنی علی نقی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا محمد وہ رسول ہیں جن کو اللہ نے برگزیدہ فرمایا۔

بناء براین جیسا کہ محققین حکماء کے نزدیک یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ بداء اگرچہ بحسب نشات غیبیہ ملکوت میں واقع ہوتی ہے لیکن اس کا منشا حضرت علیہ ہے جیسا کہ کافی کے بعض شارحین محققین نے بھی کہا ہے کہ منشأ بداء نہ خدا کی طرف سے ہے نہ خلق اول کی طرف سے بلکہ اس کا نحو خلق ثانی میں ہوتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ساحت مقدسہ عالم پر علی الاطلاق جہل لازم آئے گا اس قسم کی گفتار اس شارح محقق کو درپیش آنے والی تنگی ء قافیہ کی وجہ سے ہے ہاں البتہ اس میں کوئی مضا لقہ نہیں کیونکہ بداء کا ظہور ان کے بیان کردہ معانی کے مطابق خلق ثانی ہے اگرچہ بداء کا منشا وہی ہے جو تم پہچان چکے ہو۔

مصباح

و من تلك العلوم التي تنكشف علىٰ قلبك بالأطلاع على المصابيح الماضية يظهر سر من أسرار القدر فأن القوم قد يقولون فيه أقوالا لا ترضى و يذهب كل من مذهب لا يرتضى و قد ورد عن أهل بيت العصمة خلاف ما توهموا و نقضت أحاديث المعصومين عليهم السلام ما غزلوا كما في كتاب التوحيد لشيخنا صدوق الطائفة رضوان الله عليه عن الأصبغ ابن نباتة

Presented by Ziaraat.Com

قال قال أمير المؤمنين عليه السلام فى القدر (ألا أن القدر سر من سر الله و حرز من حرز الله مرفوع فى حجاب الله مطوى عن خلق الله مختوم بخاتم الله سابق فى علم الله وضع الله العباد من علمه و رفعه فوق شهاداتهم و مبلغ عقولهم لأنهم لا ينالون بحقيقة الربانية ولا بقدرة الصمدية و لا بعظم النورية و لا بعزة الواحدانية لأنه بحر زاخر خالص لله تعالىٰ عمقه ما بين السماء والأرض عرضه ما بين المشرق و المغرب أسود كالليل الدامس كثير الحيات و الحيتان يعلو مرة و يسفل أخرىٰ فى قعره شمس تضىء لا ينبغى أن يطلع اليها ألا الله الواحد الفرد فمن تطلع اليها فقد ضاد الله عزوجل فى حكمه و نازعه فى سلطانه و كشف عن ستره و سره و باء بغضب من الله و مأويه جهنم و بئس المصير)۔ صدق ولى الله ۔

و لعمر الحبيب أن في هذا الحديث صدر من مصدر العلم و المعرفة أسرار لا يبلغ عشرا من أعشارها عقول أصحاب العرفان فضلا عن أنظارنا القاصرة و أفكارنا الفاترة و مع ذلك شاهد صدق على صدق مقالتنا وكفىٰ به شهيدا و دليل متقن على كثير مما تلونا عليك و سنتلو من ذى قبل ان شاء الله و كفى به دليلا فاعتبر بعين البصيرة و لقد خرجنا عن طور الرسالة ليكن كلام الحبيب جر كلامنا فليعذرنى الأخوان فلنرجع ألى المقصود۔

Presented by Ziaraat.Com

قدر اللہ کا راز ہے

مصباح

گذشتہ مصابیح پر مطلع ہونے سے تمہارے دل پر جو علوم منکشف ہوئے ہیں ان سے تمہارے لئے قدر کے اسرار میں سے ایک راز بھی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ لوگ اس کے بارے میں ناپسندیدہ اقوال کے قائل ہیں اور ہر ایک کسی نہ کسی ناخوش آئند راستہ کو اختیار کرتا ہے حالانکہ اہل البیت عصمت علیہم السلام سے ان کے توہمات کے خلاف احادیث منقول ہیں اور معصومینؑ کی ان احادیث نے ان کے بنے ہوئے تار و پود کو بکھیر دیا ہے جیسا کی ہمارے شیخ صدوق رضوان اللہ علیہ کی کتاب التوحید میں اصبغ بن نباتہ سے منقول ہے کہ جناب امیر المؤمنینؑ نے قدر کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اللہ کے پوشیدہ رازوں میں سے ایک راز ہے اور اس کی پوشیدہ باتوں میں سے ایک پوشیدہ بات ہے جو کہ پردہء الٰہی میں مخفی ہے اور مخلوق خدا کی دسترس سے پیچیدہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی مہر ثبت ہے جو کہ ابتداء ہی سے اللہ کے علم میں ہے اور اس کو پہچاننے کی تکلیف کو اللہ نے بندوں سے اٹھا دیا ہے اور اس کے مقام کو ان کے دست شہود و شہادت سے بلند کر دیا ہے اس تک مخلوق کی عقل نہیں پہنچ سکتی کیونکہ لوگ حقیقت ربانیت اور قدرت صمدیت اور عظمت نورانیت اور عزت وحدانیت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ قدر اللہ کا خالص پوشیدہ راز ہے جس کی گہرائی آسمان و زمین کی پہنائی کی مانند ہے اور اس کا عرض مشرق و مغرب کی طرح ہے وہ تاریک شب کی طرح سیاہ ہے اور اس بیکراں سمندر کی طرح ہے جس میں بے شمار سانپ اور مچھلیاں ہوں جو کبھی بلند ہوتا ہے اور کبھی پست اس

Presented by Ziaraat.Com

کی گہرائی میں ایک روشن سورج ہے جس پر خدا یکتا ویگانہ کے سوا کوئی مطلع نہیں ہے جو اس کی طرف جھانکنے کی کوشش کرے گویا اس نے حکم خداوندی کی خلاف ورزی کی اور اس کی سلطنت کے متعلق اس سے نزاع کیا اور اس کے پوشیدہ راز کو کھول دیا اور اللہ کے غضب سے دوچار ہوا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو کہ بدترین ٹھکانہ ہے ولی خدا نے سچ فرمایا ہے۔

اور حبیب خدا کی زندگی کی قسم اس حدیث میں جو کہ سرچشمۂ علم ومعرفت سے صادر ہوئی ہے ایسے راز ہیں جن کے عشر عشیر تک اہل عرفان کی عقلوں کی رسائی ممکن نہیں چہ جائیکہ ہماری کوتاہ نگاہیں اور ہماری کند سوچیں وہاں تک پہنچ سکیں باوجود اس کے بھی یہ حدیث ہمارے قول کے صدق پر شاہد ہے اور یہی شاہد کافی ہے اور ہمارے بہت سے آراء ونظریات پر پختہ دلیل ہے جو ہم نے تمہارے لئے بیان کئے ہیں یا آگے بیان کریں گے اور کس قدر کافی دلیل ہے پس تم پر لازم ہے کہ اس کو دیدۂ عبرت سے پڑھو۔ ہم اصل موضوع سے باہر نکل آئے مگر کیا کریں حبیب کے کلام کی بدولت ایسا ہوا برادران گرامی مجھے معذور سمجھیں اب ہم اصل مقصد کی طرف آتے ہیں۔

مصباح

أعلم أن النسبة بين العين الثابتة للأنسان الكامل و بين سائر الأعيان في حضرة الأعيان كالنسبة بين الأسم الله الأعظم و مقام الألوهية و حضرة الواحدية و الجمع فكما أنه بجهة غيبية لا يظهر في مرآة و لا يتعين بتعين و بجهة اخرىٰ تظهر في جميع

Presented by Ziaraat.Com

المراتب الأسمائية و ينعكس شعاع نوره فی مرائیها و ظهور سائر الأسماء یتبع ظهوره کذلك العین الثابت للأنسان الكامل بجهته الجمعیة الأجمالیة المنتسبة ألیٰ حضرة الجمعیة لا یظهر فی صور الأعیان فهو بهذه الجهة غیب و بجهته الأخریٰ ظاهر فی صور الأعیان فی کل بحسب استعداده و مقامه و صفاء مرآته و کدورته۔

انسان کامل کی عین ثابت دو جہتیں ہیں

مصباح

یہ جان لو کہ انسان کامل کی عین ثابت اور حضرت اعیان میں دیگر اعیان کے درمیان وہی نسبت ہے جو اسم اللہ الاعظم اور مقام الوہیت میں یا حضرت واحدیت اور جمع کے درمیان ہے اس نسبت کی دونوں جہتیں محفوظ ہیں یعنی ایک جہت غیبیہ کہ وہ آئینے کے بغیر ظہور نہیں رکھتی اور کسی تعین کو قبول نہیں کرتی اور دوسری طرف وہ تمام مراتب اسمائیہ میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کے نور کا انعکاس ان آئینوں میں رونما ہوتا ہے اور دیگر تمام اسماء کا ظہور اس کے ظہور کے تابع ہے اسی طرح انسان کامل کی عین ثابت جو کہ اپنی جہت جمعیت اجمالیہ کے ساتھ حضرت جمعیت کی طرف منسوب ہوتی ہے وہ اعیان کی صورتوں میں ظاہر نہیں ہوتی وہ اس جہت سے غیب ہے اور اپنی دوسری جہت کے ساتھ اعیان کی صورتوں میں اپنی استعداد اور مقام کے مطابق ظاہر ہوتی ہے جس قدر کہ ان کے آئینۂ وجود میں صفاء اور کدورت ہو اس کا ظہور اس کے مطابق ہوتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

قال القيصري في مقدمات شرح فصوص الحكم:
الماهيات هي الصور الكلية الأسمائية المتعينة في الحضرة العلمية تعينا أوليا و تلك الصور فائضة عن الذات الألٰهية بالفيض الأقدس و التجلي الأول بواسطة الحب الذاتي و طلب المفاتيح الغيب التي لا يعلمها ألا هو ظهورها و كمالها فأن الفيض الألٰهي ينقسم ألى الفيض الأقدس و المقدس و بالأول تحصل الأعيان الثابتة واستعداد اتها الاصلية في العلم وبالثاني تحصل تلك الاعيان في الخارج مع لوازمها و توابعها و أليها أشار الشيخ بقوله [والقابل لا يكون ألا من فيضه الأقدس]

فیض اقدس اور فیض مقدس کا فرق

مصباح

قیصری نے مقدمات شرح فصوص الحکم میں کہا ہے کہ ماہیات وہ صور کلیہ اسمائیہ ہیں جو حضرت علیہ میں تعین اولی کے ساتھ متعین ہوں اور وہ صور اور حب الٰہی کے توسط سے فیض اقدس اور تجلیء اول کے ساتھ ذات الٰہیت سے فیض پاتی ہیں اور اس اعتبار سے وہ مفاتیح غیب طلب کرتی ہیں جن کو وہی جانتا ہے اور وہ ان کے لیے ظہور وکمال ہے کیونکہ فیض الٰہی دو قسموں پر تقسیم ہوتا ہے فیض اقدس اور فیض مقدس اعیان ثابتہ کا حصول اوران کی اصلی استعدادات علم الٰہی میں فیض اقدس کے واسطہ سے ہیں اور عالم خارج

Presented by Ziaraat.Com

میں ان اعیان کا حصول ان کو لوازم وتوابع کے ساتھ فیض مقدس کے توسط سے ہے اور شیخ نے اسی مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں کہا ہے کہ قبول کرنے والا اسی کے فیض اقدس ہی سے فیض قبول کرتا ہے۔

مصباح

قد عرفت فی المصابیح السالفة أن التجلی الأول بالفیض الأقدس هو الظهور بسم الله الأعظم فی الحضرة الواحدیة قبل أن یکون للأعیان عین و أثر و أما الأعیان الثابتة فتحصل بالتجلّی الثانی للفیض الأقدس وهو التجلی بالألوهیة فی الحضرة العلمیة و مفاتیح الغیب التی لا یعلمها ألا هو فی تلك المرتبة هی الأسماء و الصفات التی هی حاصلة للحضرة العندیة فالفیض الأقدس لا یتجلی بلا توسط فی حضرة الأعیان بل بتوسط أسم الله و أن کان متحدا معه ألا أن الجهات لا بد و أن تنظر کما صح عن أولیاء الحکمة لو لا الحیثیات لبطلت الحکمة و أما قول الشیخ[و القابل لا یکون ألا من فیضه الأقدس] بأعتبار أن الکل منه لا أن الأعیان تحصل بتجلیه الأولیٰ هذا و أن کان لکلام هذا الشارح أیضا وجه صحة۔

اعیان ثابتہ فیض اقدس کی تجلیٔ ثانی ہیں

مصباح

تم سابقہ مفاتیح میں یہ جان چکے ہو کہ فیض اقدس کے ساتھ تجلی اول اس بات

Presented by Ziaraat.Com

سے عبارت ہے کہ وہ اسم اللہ الاعظم کے ساتھ حضرت واحدیت میں ظاہر ہو قبل اس کے کہ وہاں اعیان کا کوئی نام ونشان ہو لیکن اعیان ثابتہ تو پس وہ فیض اقدس کی دوسری تجلی سے حاصل ہوتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ الوہیت کے ساتھ حضرت علمی میں تجلی ہو اور وہ مفاتح غیب جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ اس مرتبہ میں ان اسماء وصفات سے عبارت ہیں جو کہ حضرت عندیت کے لئے حاصل ہیں پس فیض اقدس حضرت اعیان میں بلا توسط تجلی نما نہیں ہوتا اگر چہ وہ اس کے ساتھ متحد ہے لیکن جہات واعتبارات کی طرف بھی نگاہ کرنا ضروری ہے جیسا کے ارباب فلسفہ وحکمت نے صحیح فرمایا ہے کہ اگر حیثیات نہ ہوں تو حکمت باطل ہو جائے اور شیخ قیصری نے جو یہ کہا ہے کہ قابل فیض اقدس ہی ہوتا ہے تو وہ اس اعتبار سے ہے کہ سب کچھ اس کی طرف سے ہے اور یہ مطلب نہیں کہ اعیان اس کی تجلی اولی سے ظہور پذیر ہوتے ہیں شارح مذکور کا یہ کلام صحیح ہے اور اس کا مطلب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے اگر چہ قیصری کے کلام میں درستی کی وجہ دریافت کی جاسکتی ہے۔

مصباح

عين الثابت للأنسان الكامل خليفة الله الأعظم فى الظهور بمرتبة الجامعية و أظهار الصور الأسمائية فى النشأة العلمية فأن الأسم الأعظم لاستجماعه الجلال و الجمال و الظهور و البطون لا يمكن أن يتجلى بمقامه الجمعي لعين من الأعيان لضيق المرآة و كدورتها و سعة وجه المرئي و صفائها فلا بد من مرآة تناسب

Presented by Ziaraat.Com

وجـه المرئی و یمکن أن ینعکس نوره فیها حتیٰ یظهر عالـم القضاء الألٰهی و لـو لا الـعین الثـابتة الأنسـانیة لا تـظهـر عین من الأعیان الثـابتة و لـو لا ظهـورهـا لما ظهرت عین من الأعیان الخارجیة و لا تـنـفتح ابواب الرحمة الألٰهیة فبالعین الثابتة الأنسانیة أتصل الأول بالآخر و ارتبط الآخر بالأول فهی مع کل الأعیان معیة قیومیة ۔

صغیر میں عظیم کا عدم انعکاس

مصباح

انسان کامل کا عین ثابت مرحلۂ ظہور میں مرتبۂ جامعیت کے ساتھ اور نشأۃ علمیہ میں صور اسمائیہ کے اظہار میں خلیفۂ اعظم الٰہی ہے کیونکہ اسم اعظم جامع جلال و جمال وظہور وبطون ہے لہٰذا اس کے لئے ممکن نہیں کہ اعیان میں سے کسی عین کے لئے اپنے مقام جمعی کے ساتھ تجلی نما ہو کیونکہ آئینہ تنگ اور مکدر ہے اور اس کی صفات مرئی کا چہرہ کشادہ ہے لہٰذا اس کے لئے ایسے آئینے کی ضرورت ہے جو مرئی کے چہرہ کے مناسب ہو اور اس میں اس کے نور کا انعکاس ممکن ہوتا کہ عالم قضاء الٰہی کا ظہور ہو اور اگر عین انسانی ثابت نہ ہو تو اعیان ثابتہ میں سے کسی عین کا ظہور نہ ہو اور اگر اس کا ظہور نہ ہو تو اعیان خارجیہ میں سے کوئی عین ظاہر نہ ہو اور رحمت الٰہیہ کے دروازے نہ کھلیں پس عین ثابت انسانی کی بدولت اول آخر سے متصل اور آخر اول سے مربوط ہے اور یہ عین ثابتۂ انسانیہ تمام اعیان کے ساتھ معیت قیومیہ رکھتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

أياك ثم أياك و الله حفيظك في أولئك و أخراك أن تتبع من تشابه من كلمات العرفاء السالكين و بيانات الأولياء الكاملين فتظن أن في حضرة الأعيان و الأسماء تكثرا أو تغيرا أو تميزا أو مرآة و مرئيا أو وجود شئ من الأشياء أو حصول حقيقة من الحقائق أو خبراً من عين من الأعيان أو أثرا من أسم من الأسماء على النحو الذى فى الممكن تعالىٰ الله عن ذلك علوا كبيرا فأن اتّباع المتشابهات من كلماتهم من غير التجسس لمغزى مرامهم و التفتيش البالغ لحقيقة مقاصدهم عند ولى مرشد يرشدك أليها يوجب الخروج عن طور التوحيد الذى هو قرة أعين أهل المعرفة و الأولياء و الألحاد بأسماء الله التى هى كعبة قلوب السالكين و العرفاء۔

علماء عارفین سے بدگمانی نہ کیجئے

مصباح

خبردار! خبردار! خدا دنیا و آخرت میں تمہاری حفاظت کرے تم عارفین سالکین و اولیاء کاملین کے متشابہ بیانات وکلمات کے پیچھے نہ پڑنا جن کے معانی کی روشنی نمایاں نہیں اور کہیں یہ گمان نہ کر بیٹھنا کہ حضرت اعیان و اسماء میں تکثر یا تغیر یا تمیز ہے یا وہ

Presented by Ziaraat.Com

آئینہ کی مانند ہیں اور کوئی چیز ان میں منعکس ہوتی ہے اور ان میں کسی شے کا وجود ہے یا حقائق میں سے کوئی حقیقت حاصل ہے یا اعیان میں سے کسی عین کی خبر یا اسماء میں سے کسی اسم کا اثر ہے جیسا کہ ممکن الوجود میں ہوتا ہے اللہ بلاشک اس سے بہت بلند و برتر ہے کیونکہ ان کے کلمات متشابہات کی پیروی کرنا ان کے اصل مقاصد کی تلاش و تجسس نہ کرنا اور ان کی حقیقی مرادوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے مکمل تفتیش نہ کرنا جن کا حصول کسی رہنما سرپرست الٰہی کے ذریعے سے ہی ہوسکتا ہے اس سے لازم آتا ہے کہ انسان حد توحید سے خارج ہو جائے جو کہ اہل معرفت اولیاء کے لئے خنکی چشم اور ان اسماء اللہ کا انکار ہے جو کہ قلوب سالکین و عارفین کے لئے بمنزلۂ کعبہ ہیں۔

مصباح

فالآن وجب علي بحكم الاخوة الأيمانية أن نشير أجمالا ألى مرامهم فأعلم أن ذات الألهية لما كانت تامة فوق التمام بسيطة فوق البساطة فهي كل الأشياء بوجه بسيط أجمالي منزه عن قاطبة الكثرات الخارجية والخيالية والوهمية والعقلية فهي كل الأشياء وليس بشئ منها وهذه قاعدة ثابتة في مسفورات أصحاب الحكمة المتعالية مبرهنة في الفلسفة الألهية مكشوفة ذوقا عند أصحاب القلوب وأرباب المعرفة مسددة بالآيات القرآنية مؤيدة بالأحاديث المروية فالعرفاء الكمل لما شهدوا ذلك ذوقا و وجدوا شهودا وضعوا لما شهدوا أصطلاحات وصنعوا لما وجدوا

Presented by Ziaraat.Com

عبارات لجلب القلوب المتعلمين ألیٰ عالم الذکر الحکیم و تنبیه الغافلین و أیقاظ الراقدین لکمال رأفتهم بهم و رحمتهم علیهم وألا فالمشاهدات العرفانیة و الذوقیات الوجدانیة غیر ممکنة الأظهار بالحقیقة والأصطلاحات و الألفاظ والعبارات للمتعلمین طریق الصواب وللکاملین حجاب فی حجاب۔

وأوصیك أیها الأخ الأعز أن لا تسوء الظن بهٰؤلاء العرفاء والحکماء الذین هم خلص من شیعة علی ابن أبی طالب و أولاده المعصومین علیهم السلام والسلاك طریقتهم والمتمسکین بولایتهم وأیاك أن تقول علیهم قولا منکرا أو تسمع ألیٰ ما قیل فی حقهم فتقع فیما تقع ولا یمکن الأطلاع علی حقیقة مقاصدهم بمجرد مطالعة کتبهم من غیر الرجوع ألیٰ أهل أصطلاحهم فأن لکل قوم لسانا و لکل طریق تبیانا ولولا مخافة التطویل والخروج عن المنظور الأصیل لذکرت من أقوالهم ما یحصل لك الیقین علی ما أدعیناه والأطمئنان بما تلوناه لیکن الأطالة خروج عن طور الرسالة فلنعد ألی المقصود الذی کنا فیه۔

مصباح

اب ایمانی برادری کے فیصلہ کے مطابق مجھ پر واجب ہے کہ میں اجمالی طور پر ان کے مقاصد کی جانب اشارہ کروں پس تم جان لو کہ چونکہ ذات الٰہیہ تمام اور تمام سے

Presented by Ziaraat.Com

بالاتر ہے اور وہ بذات خود بسیط اور بساطت سے منزہ ہے اور وجہ بسیط اجمالی کے سبب وہ کل اشیاء ہے جبکہ در عین حال وہ تمام خارجی وخیالی ووہمی وعقلی کثرات سے مبرا ہے پس وہ اشیاء میں سے کوئی شے نہ ہونے کے باوجود کل اشیاء ہے اور یہ وہ قاعدہ ہے جو کہ اصحاب حکمت کی کتب میں ثبت ہے اور فلسفۂ الٰہی میں برہان کے ساتھ ثابت ہے اور ذوقاً صاحبان دل واصحاب معرفت کے نزدیک مکشوف ہے اور اس کا پایہ آیات قرآنی پر استوار ہے اہل البیت علیہم السلام سے منقول شدہ احادیث میں ان کی تائید وارد ہوئی ہے پس عارفان کامل نے جب اپنے ذوق سے اس معنی کا مشاہدہ کیا اور اپنے شہود سے ان کو دریافت کیا تو انہوں نے اپنے مشہودات کے لئے اصطلاحات مقرر کیں اور اپنے وجدان کے مطابق ایسی عبارات وضع کیں جن سے وہ طلبہ کے دلوں کو ذکر حکیم کی طرف آمادہ کر سکیں اور غافلین کو تنبیہ کریں اور سوئے ہوئے لوگوں کو بیدار کریں کیونکہ یہ لوگ ان پر کمال شفقت و رحمت کا جذبہ رکھتے ہیں ورنہ مشاہدات عرفانی و ذوق وجدانی کا حقیقت میں اظہار ناممکن ہے اور اصطلاحات والفاظ وعبارات تو صرف طلبہ کے لئے درستی کا راستہ ہیں اور کاملین کے لئے یہ حجاب در حجاب ہیں اور اے برادر اعزا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان حکماء وعارفین کے بارے میں بدگمانی نہ کرنا جو کہ خالصۃ علی ابن ابی طالب اور ان کی اولاد معصومین علیہم السلام کہ شیعہ اور ان کے مسلک پر چلنے والے اور ان کی ولایت کے دامن سے متمسک ہیں۔

اور خبردار! مبادا تم ان کے بارے میں کوئی ناپسندیدہ بات کہو یا ان کے حق میں کہی جانے والی باتوں کی طرف دھیان نہ رکھو ورنہ تم اس گمراہی میں گر جاؤ گے جس میں

Presented by Ziaraat.Com

تم گرر رہے ہو اور جب تک ہم اہل اصطلاح کی طرف رجوع نہ کریں محض ان کی کتب کا مطالعہ کرنے سے ان کے مقاصد کی حقیقت تک رسائی ممکن نہیں کیونکہ ہر قوم کی ایک مخصوص زبان اور ہر طریقہ کے لیے ایک مخصوص وضاحت ہے اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا اور اصل مقصد سے خروج کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کے بعض اقوال پیش کرتا تا کہ تمہیں ہمارے دعویٰ پر یقین اور ہمارے بیان پر اطمینان حاصل ہو جائے لیکن طوالت رسالہ کے اصل مقصد سے انحراف ہے لہٰذا ہم اپنے اصل مقصد کی طرف لوٹتے ہیں۔

مصباح

هذه الخلافة التي سمعت مقامها و قدرها و منزلها هي حقيقة الولاية فأن الولاية هي القرب أوالمحبوبية أوالتصرف أوالربوبية أوالنيابة و كلها حق هذه الحقيقة وسائرالمراتب ظل وفيئ لها و هي رب الولاية العلوية التي هي متحدة مع حقيقة الخلافة المحمدية في النشأة الأمر والخلق كما سيأتي بيانه أن شاء الله۔

خلافت محمدیہ اور ولایت علویہ کا اتحاد

مصباح

یہ خلافت جس کے مقام وقدر و منزلت کو تم نے سنا یہ حقیقت ولایت سے عبارت ہے کیونکہ ولایت یا قرب کے معنی میں ہے یا محبوبیت یا تصرف یا نیابت کے معنی میں ہے یہ تمام معنی اس حقیقت کے لئے برحق ہیں اور تمام مراتب اس کے لئے سایہ ہیں اور یہ

Presented by Ziaraat.Com

ولایت رب ولایت علوی ہے جو کہ عالم امر و خلق میں حقیقت خلافت محمدیہ کے ساتھ متحد ہے جیسا کہ اس کا بیان آگے آئے گا۔

مصباح

حقيقة الخلافة و الولاية بمقامها الغيبية التي لا يتعين بتعين و لا يتصف بصفة و لا يظهر في مرآة لا يكون لهما هيئة روحانية أصلا و أما بمقام ظهورهما في صور الأسماء و الصفات و أنعكاس نورهما في مرائي التعينات هما على هيئة كرات محيطة بعضها على بعض و لٰيكن الأمر في الكرات الألٰهية و الروحانية على عكس الكرات الحسية فأن الكرات الحسية قد أحاط محيطها على مركزها و في الكرات الألٰهية و الروحانية أحاط مركزها على محيطها بل المحيط فيها عين المركز بأعتبار و الفرق بين الكرات الألٰهية و الروحانية أن الأولىٰ كانت مصمتة و الثاني مجوفة بالتجويف الأمكاني و مع كون الكرات الألٰهية مصمتة كانت أحاطتها بالكرات المحاطة الألٰهية و النازلة الروحانية أتم۔

کرات روحانیہ اور محسوسہ کا فرق

مصباح

حقیقت خلافت و ولایت اس مقام غیبی میں جو ان کے لیے حاصل ہے کسی تعین کے ساتھ متعین نہیں ہے اور نہ کسی صفت کے ساتھ متصف ہے اور نہ کسی آئینہ میں ظاہر

Presented by Ziaraat.Com

ہوتی ہے اور اصلا ان کے لئے کوئی روحانی ہیئت حاصل نہیں ہے لیکن صور اسماء و صفات میں اپنے مقام ظہور کے ساتھ جبکہ انکا نور تعینات کے آئینوں میں منعکس ہوتا ہے تو وہ یہ دونوں ایک کروی ہیئت رکھتی ہیں جو بعض بعض پر احاطہ کئے ہوئے ہیں لیکن کرات الٰہی و روحانی میں یہ معاملہ کرات حسی کے برعکس ہے کیونکہ حسی کرات میں کرہ کا محیط اپنے مرکز پر احاطہ کرتا ہے اور کرات الٰہی و روحانی میں مرکز محیط پر احاطہ کرتا ہے بلکہ محیط ان سب میں ایک اعتبار سے ان کا عین مرکز قرار پاتا ہے اور کرات روحانی میں فرق یہ ہے کہ کرات الٰہی اندر سے پر ہوتے ہیں اور کرات روحانی اندر سے خالی ہوتے ہیں ان میں تجویف امکانی ہوتی ہے اور کرات الٰہی باوجودیکہ اندر سے پر ہیں مگر ان کا احاطہ کرات الٰہیہ و کرات نازلہ روحانی پر کامل تر اور تمام تر ہوتا ہے۔

مصباح

لا تتوهمن أن الأحاطة فى تلك الكرات كالأحاطة فى الكرات الحسية من كون بعضها فى جوف بعض و تماس سطوح بعضها بسطوح بعض فأن ذلك توهم فاسد و ظن باطل فاخرج عن هذا السجن و اترك دار الحس و الوهم وارق ألىٰ عالم الروحانيات و ابعث نفسك عن هذه القبور الهالك سكانها الظالم أهلها۔

حقائق بسیطہ مستدیر ہیں

مصباح

یہ وہم ہرگز نہ کرنا کہ ان کرات میں احاطہ کرات حسیہ میں احاطہ کی مانند ہے جو بعض بعض کے اندر ہیں اور بعض کی سطح بعض کے ساتھ پیوستہ ہے یہ ایک فاسد وہم اور

Presented by Ziaraat.Com

باطل گمان ہے تم اس زندان سے نکل جاؤ اور حس و وہم کے گھر کو چھوڑ کر عالم روحانیت کی طرف بلندی اختیار کرو اور اپنے نفس کو ان قبور سے نکالو جن کے ساکن ہلاک ہونے والے اور باشندگان ظالم ہیں۔

بال بکشا و صفیر از شجرۂ طوبی زن

حیف باشد چو تو مرغی کہ اسیر قفسی

مصباح

قد وقع فی کلام معلم الصناعة الحکیم ارسطاطالیس أن الحقائق البسیطة علی هیئة استدارة حقیقیة و برهن علیه العارف الجلیل القاضی سعید قمی رضوان الله علیه قال فی البوارق الملکوتیة أن الحقائق البسیطة سوء کانت عقلیة أو غیرها یقتضی بذاتها استدارة حقیقیة علی حسب سعة الدرجة و ضیقها و کل یعمل علی شاکلتها و ذلك لأن نسبتها ألیٰ ما دونها مما فی حیطتها لاختلفت بجهة دون جهة فلو کانت غیر مستدیرة لاختلف النسبة (و هذا خلف)لا یمکن انتهی۔

و هذه مرقاة لفهم حقائق الأسماء الألٰهیة و أن کان الفرق بینهما ثابتاً کما أشرنا ألیها هذا الذی اشرنا ألیه أنموذج لأرباب الأسرار و أیاك أن تهتك سرا عند الأغیار۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

استاد فن فلسفہ حکیم ارسطاطالیس کے کلام میں یہ بات آئی ہے کہ حقائق بسیطہ حقیقی گول دائرہ کی ہیئت پر ہیں اور عارف جلیل شیخ قاضی سعید قمی رضوان اللہ علیہ نے کتاب بوارق ملکوتیہ میں اس پر یہ برہان قائم کیا ہے کہ حقائق بسیطہ چاہے عقلی ہوں یا غیر عقلی وہ ذاتی طور پر تقاضا کرتے ہیں کہ حقیقی دائرہ کی ہیئت رکھتے ہیں اور ان کی بزرگی کوچکی دائرہ کی وسعت اور تنگی کے مطابق ہوتی ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہر چیز اپنی فطرت پر اور اپنے وجود کی عمارت پر کام کرتی ہے اور وہ اس لئے کہ ان کی نسبت اپنے احاطہ میں آنے والی ہر چیز کی طرف یکساں ہے اور اس نسبت میں کسی طرف سے بھی اختلاف نہیں ہوسکتا اور اگر یہ گول دائرہ کی طرح نہ ہوں تو نسبت میں اختلاف واقع ہو جائے اور یہ خلاف فرض و ناممکن ہے یہ چیز حقائق الٰہیہ کو سمجھنے کے لیے سیڑھی ہے اگرچہ اسماء و حقائق بسیطہ میں فرق ثابت ہے جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا ہے اور یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے ارباب اسرار کے لیے ایک نمونہ ہے خبردار اس راز کو غیروں کے سامنے فاش مت کرنا۔

مصباح

أن النبوة الحقيقية المطلقة هي أظهار ما في غيب الغيوب في الحضرة الواحدية حسب استعدادات المظاهر بحسب التعليم الحقيقي و الأنباء الذاتي فالنبوة مقام ظهور الخلافة و الولاية و هي مقام بطونها۔

Presented by Ziaraat.Com

نبوت ظاہر ولایت ہے

مصباح

نبوت حقیقی و مطلقہ یہ ہے کہ حضرت واحدیت میں جو کچھ غیب الغیوب ہے اس کو تعلیم حقیقی و آگاہی ذاتی کے مطابق مظاہر کی استعدادات کی مناسبت سے ظاہر کرنا پس نبوت خلافت وولایت کے ظہور کا مقام ہے اور ولایت وخلافت باطن نبوت ہے۔

مصباح

أن الأنباء و التعليم بحسب نشآت الوجود و مقامات الغيب و الشهود مختلف المراتب فأن لكل قوم لسانا [و ما أرسلنا من رسول ألا بلسان قومه] فلهما مراتب شتىٰ تجمعها حقيقة الأنباء و التعليم۔

فمرتبة منها ما وقع لأصحاب سجن الطبيعة و أرباب القبور المظلمة فى عالم الطبيعة و مرتبة منها ما وقع لأهل السر من الروحانيين و الملائكة المقربين كما سيأتى أن شاء الله ذكرها و فى الرواية سبحنا و سبحت الملائكة و هللنا فهللت الملائكة ألىٰ غير ذلك من فقرات الرواية الآتى ذكرها أن شاء الله فى المشكاة الثانية و من ذلك تعليم أبينا آدم عليه السلام۔

و مرتبة منها ما وقع فى الحقيقة الأطلاقية من حضرة الأسم الأعظم رب الأنسان الكامل و مرتبة منها ما وقع للأعيان الثابتة

Presented by Ziaraat.Com

من حضرة العين الثابت المحمدی و مرتبة عالية منها ما وقع لحضرة الأسماء فی مقام الواحدية و النشأة العلمية الجمعية فی حضرة أسم الله الأعظم بمقامه الظهوری و فوق ذلك لا يكون أنباء و ظهورا بل بطون و كمون۔

تعلیم کے مقامات و مراتب

مصباح

تحقیق آگاہی اور تعلیم نشاۃ وجود اور مقامات غیب و شہود کے مطابق مختلف مراتب رکھتی ہے کیونکہ ہر قوم کی ایک زبان ہے اور ارشاد خداوندی ہے کہ ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان کے ساتھ ارسال کیا پس انباء و تعلیم کے مختلف مراتب ہیں جن کو حقیقت انباء و تعلیم اپنے اندر شامل کئے ہوئے ہے اس کا ایک مرتبہ وہ ہے جو کہ عالم طبیعت میں تاریک قبروں میں رہنے والوں اور زندان طبیعت کے قیدیوں کو حاصل ہے اور ایک مرتبہ وہ ہے جو کہ اہل راز روحانیین و ملائکہ مقربین کو حاصل ہے جیسا کہ عنقریب اس کا تذکرہ آئے گا اور روایت میں ہے کہ ہم نے تسبیح کی تو ملائکہ نے تسبیح کی اور ہم نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو ہمیں دیکھ کر ملائکہ نے بھی کہا جیسا کہ اس روایت کے لئے فقرے مشکوۃ ثانیہ میں بیان ہوں گے اور ہمارے پدر حضرت آدم کا فرشتوں کو تعلیم دینا بھی اسی قبیل سے ہے اور اس کا مرتبہ وہ ہے جو حضرت اسم اعظم رب انسان کامل کی حقیقت اطلاقیہ میں واقع ہوا ہے اور ایک دوسرا مرتبہ وہ ہے جو حضرت عین ثابت محمدی سے اعیان ثابتہ کے لئے واقع ہوا ہے اور ایک مرتبہ اس سے بھی بلند ہے جو کہ مقام واحدیت میں

Presented by Ziaraat.Com

حضرت اسماء کے لئے اور نشاۃ علمیہ جمعیہ میں حضرت اسم اللہ الاعظم کی جانب سے اپنے مقام ظہوری کے ساتھ واقع ہوا ہے اور اس مقام سے بالاتر نہ آگاہی ہے نہ تعلیم نہ ظہور بلکہ سب کچھ پوشیدگی و پنہانی ہے۔

مصباح

هل بلغك أشارات الأولياء عليهم السلام و كلمات العرفاء رضى الله عنهم أن الألفاظ وضعت لأرواح المعانى و حقائقها و هل تدبرت فى ذلك ؟ و لعمرى أن التدبر فيه من مصاديق قوله عليه السلام : تفكر ساعة خير من عبادة ستين سنة فأنه مفاتيح المعرفة و أصل الأصول فهم الأسرار القرآنية و من ثمرات ذلك التدبر كشف الحقيقة الأنباء و التعليم فى النشأة و العوالم فأن التعاليم (فى كل عالم بحسبه و طور يخصه و تلك الأسرار مستورة عن أصحاب سجن الشهوات النفسانية) (١) و جهنام الطبيعة وأهل الحجاب عن أسرار الوجود فأخرج نفسك أيها الكاتب الغير المجاهد و المطرود و الملعون المعاند عن هذا السجن المظلم وابعثها عن ذلك عن قبر الموحش و قل : أللهم يا باعث من فى القبور و يا ناشر يوم النشور أبعث قلوبنا عن هذه

(١) الظاهر أن فى العبارة سقط من الناسخ و ما ذكر بين القوسين زيادة منى لأنسجام المعنى: الفهرى

Presented by Ziaraat.Com

القبور الدائرة و ارحل راحلتنا عن تلك القرية الظالمة لنشاهد من أنوار معرفتك و تسمع قلوبنا أنباء نبيك فى النشأة القلبية لئلا يكون حظنا من نبوته فقط حفظ دمائنا و أموالنا بأجراء الكلمة علىٰ اللسان و لا من أحكامه الأجزاء الفقهى و الوفاق الصورى و لا من كتابة جودة القرآة و تعلم تجويده فنكون ممن قال تعالىٰ فيهم : (وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة) و قال الله تعالى (فى قلوبهم مرض) و قال تعالىٰ (فويل للذين يلون الكتاب بألسنتهم) (۱)

موضوع الفاظ روح معانی ہے

مصباح

کیا تمہیں اولیاء علیہم السلام کے یہ اشارات وعارفین کے یہ کلمات پہنچے ہیں کہ الفاظ کو معانی کی ارواح وحقائق کے لیے وضع کیا گیا ہے؟ اور کیا تم نے اس میں غور و خوض کیا ہے؟ اور میری زندگی کی قسم ان میں تدبر کرنا معصوم علیہ السلام کے اس فرمان کا مصداق ہے کہ ایک گھڑی سوچ بچار کرنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے اور یہ معرفت کی کنجیاں اور قرآنی رازوں کو سمجھنے کے لیے اصلی اصول ہیں اور اس تدبر کے

(۱) مع تقديم المعذرة ألى حضرة المعلم الألٰهى المؤلف العظيم يترائى أنه قد وقع سبق قلم فى ذكر الآية لفظها هكذا [[و أن منهم لفريقا يلوون ألسنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب و ما هو من الكتاب]] الآية و هذه كما ترىٰ لا تلائم المعنى المستشهد بها فكان الأولىٰ أسقاطها عن المتن و لكن الأمانة اقتضت ذكرها۔

Presented by Ziaraat.Com

ثمرات میں سے ہے کہ اس سے انباء کی حقیقت اور نشات عوالم میں تعلیم کی حقیقت کشف ہوتی ہے کہ ہر عالم اور ہر نشاۃ کے لئے ایک مخصوص تعلیم ہے اور یہ غیبی راز وملکوتی تعلیمات اہل جہنم طبیعت سے مخفی اور اسرار وجود سے پنہاں ہیں۔

پس اے رسالہ کے کاتب غیر مجاہد تم اس حریم سے راندۂ درگاہ ہو اور بعد وعناد میں گرفتار ہو اپنے آپ کو اس تاریک زندان سے باہر نکالو اور اس وحشت ناک قبر سے دور ہو جاؤ اور یہ کہو کہ اے اہل قبور کو زندہ کرنے والے اور اے اہل رستا خیز کو اٹھانے والے ہمارے دلوں کو ان بوسیدہ قبروں سے اٹھا لے اور ہماری سواری کو اس بستی سے دور لے جا جس کے باشندے ظالم ہیں تا کہ ہم تیری معرفت کے انوار کا مشاہدہ کریں اور ہمارے دل نشاۃ قلبی میں تیرے نبی کی خبریں سن سکیں تا کہ ہمارا حصہ ان کی نبوت سے صرف یہ نہ ہو کہ محض ہمارے خون و مال اس کی وجہ سے محفوظ ہوں کہ ہم نے زبان سے کلمہ پڑھا اور ان کے احکام میں سے ہمیں صرف فقہی اجزاء اور ظاہرہ موافقت ہی حاصل نہ ہو اور ان کی کتاب سے صرف اچھی قرأت اور تجوید سیکھنا ہی ہمارا حصہ ہو ورنہ ہم ان لوگوں میں سے قرار پائیں گے جن کے بارے میں اس کا ارشاد ہے کہ ان کے کانوں اور آنکھوں پر پردہ ہے اور ارشاد فرمایا کہ ان کے دلوں میں مرض ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ صرف زبان کی کجی کر کے ہی تلاوت کرتے ہیں۔

مصباح

هل قرأت كتاب نفسك و تدبرت فى تلك الآية العظيمة التى جعلها الله مرقاتا لمعرفة أسمائه و صفاته فانظر ماذا ترى من أنباء حقيقتك الغيبية فى عقلك البسيط بالحضور البسيط

Presented by Ziaraat.Com

الأجمالي و في عقلك التفصيلي بالحضور التفصيلي و في ملكوت نفسك لتجلي المثالي و الملكوتي ثم يتنزل الأمر بتوسط الملائكة الأرضية ألىٰ عالم الملك۔

و أن شئت قلت: بظهور جبروتك في الملكوت والملكوت في الملك فتظهر بالصوت و اللفظ في النشأة الظاهرة الملكية هل الأنباء في تلك النشآت و المراحل و هذه العوالم و المنازل بنهج واحد و طريق فارد؟۔

توبیخ نفس اور مناجات مع اللہ

مصباح

کیا تم نے اپنے نفس کی کتاب کی تلاوت کی ہے؟ اور اس آیت عظیمہ میں تدبر کیا؟ جس کو اللہ نے اپنے اسماء وصفات کی معرفت کے لیے نردبان قرار دیا ہے پس تم غور کرو کہ تم بسیط اجمالی کے حضور کے ساتھ اپنی عقل بسیط میں اپنی حقیقت غیبی کے بارے میں کیا خبریں پڑھتے ہو؟ اور حضور تفصیلی کے ساتھ اپنی عقل تفصیلی میں اور تجلی مثالی وملکوتی کے ساتھ اپنے نفس کے ملکوت میں کیا پاتے ہو؟ پھر زمینی ملائکہ کے توسط سے عالم ملک کی طرف امر نازل ہوتا ہے اور اگر تم چاہو تو یوں بھی کہہ دو" اپنے ظہور جبروت کے ساتھ ملکوت میں مشاہدہ کرو اور اپنے ملکوت کو ملک میں دیکھو کہ تم نشاۃ ظاہری ملکی میں آواز اور لفظ کو ظاہر کرتے ہو کیا اس نشاۃ اور مراحل میں اور ان عوالم ومنازل میں انباء یعنی آگاہ واظہار کرنے کا ایک ہی نہج اور ایک ہی راستہ ہے یا نہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

و بعد تلك القرآة و ذلك التدبر فارق ألیٰ مشاهدة أهل العرفان و منزل أصحاب الأيمان من عرفان حقيقة الأنباء التي في عالم الأسماء التي كانت كلامنا هيهنا فيها

فأعلم أن الأنباء في تلك الحضرة هو أظهار الحقائق المستكنة في الهوية الغيبية على المرائي المصيقلة المستعدة لأنعكاس الوجه العيني فيها حسب استعداداتها النازلة من حضرة الغيب بهذا الفيض الأقدس فأسم الله الأعظم أي مقام ظهور حضرة الفيض الأقدس و الخليفة الكبریٰ و الولي المطلق هو النبي المطلق المتكلم على الأسماء و الصفات بمقام تكلمه الذاتي في الحضرة الواحدية و أن لم يطلق عليه أسم النبي و لا يجري على الله تعالیٰ أسم غير الأسماء التي وردت في لسان الشريعة فأن أسماء الله توقيفية۔

نشاۃ مختلفہ میں حقیقت نبوت کا اختلاف

مصباح

یہ کتاب نفس پڑھ لینے کے بعد اور اس میں تدبر کرنے کے بعد تم اہل عرفان و منزل صاحبان ایمان کا مشاہدہ کرو تا کہ تمہیں نبوت کی حقیقت معلوم ہو جو ہمارے زیر بحث و کلام عالم اسماء میں ہے اور جان لو کہ اس حضرت میں نبوت اس حقیقت سے

Presented by Ziaraat.Com

عبارت ہے کہ ان حقائق کا اظہار ہو جو ھویت غیبی میں پنہاں ہوں اور ان صیقل شدہ آئینوں میں نمایاں ہو جو وجہ عینی کے انعکاس کے لئے مستعد ہوں اور ان میں اس فیض اقدس کے سبب سے حضرت غیب سے نازل ہونے والی استعدادات کے مطابق ظہور و انعکاس ہوتا ہے پس اسم اللہ الاعظم یعنی حضرت فیض اقدس کے ظہور کا مقام اور خلیفۂ کبریٰ اور ولی مطلق وہی نبی مطلق ہے جو کہ حضرت واحدیت میں اپنے ذاتی تکلم کے مقام کے مطابق اسماء و صفات پر کلام کرتا ہے ہر چند اسم اللہ الاعظم پر نبی کے نام کا اطلاق نہیں ہوتا چنانچہ اللہ تعالیٰ پر بھی صرف ان اسماء کا اطلاق ہوگا جو زبان شریعت میں وارد ہوئے ہیں کیونکہ اللہ کے اسماء توقیفی ہیں۔

مصباح

أن كلا من الأسماء الألٰهية في الحضرة الواحدية يقتضي أظهار كماله الذاتي المستكن فيه و في مسماه على الأطلاق أي و أن حجبت اقتضآت سائر الأسماء تحت ظهوره فالجمال يقتضي ظهور الجمال المطلق و الحكم على الجلال و أختفائه فيه و الجلال يقتضي بطون الجمال تحت قهره و كذا سائر الأسماء الألٰهية و الحكم الألٰهي يقتضي العدل بينهما و ظهور كل واحد حسب اقتضاء العدل فتجلى أسم الله الأعظم الحاكم المطلق على الأسماء كلها بأسمى الحكم العدل فحكم العدل بينها فعدل الأمر الألٰهي و جرت سنة الله التي لا تبديل لها و تم الأمر و قضى

Presented by Ziaraat.Com

أمضىٰ و هذا هو الحكم العدل و ذلك هو الأختصام في الملأ الأعلىٰ الذي جرى في لسان بعض العرفاء و سيأتي أن شاء الله ذكره في مقامه۔

عالم اسماء میں نبوت

مصباح

اسماء الٰہی میں سے ہرایک حضرت واحدیت میں اس بات کا مقتضی تھا کہ وہ اپنے کمال ذاتی کو بطور اطلاق ظاہر کرے جو کہ اس کے اندر اور اس کے مسمیٰ کے اندر پوشیدہ ہے حتیٰ کہ اگر چہ وہ اپنے اسماء کے دیگر اقتضا آت کو اپنے ظہور کے پرتو میں چھپالے پس حضرت حق تعالیٰ کا جمال ظہور جمال مطلق کے ساتھ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ جلال پر حکومت کرے اور اس میں مخفی ہو جائے اور جلال تقاضا کرتا ہے کہ جمال اس کے قہر کے نیچے مخفی ہو اس طرح تمام اسماء الٰہیہ اور حکم الٰہیہ ان دونوں کے مابین عدل چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ عدل کے تقاضا کے مطابق ہرایک کا ظہور ہو۔

پس اسم اللہ الاعظم جو کہ تمام اسماء پر حاکم مطلق ہے وہ اس حکم عدل کے ساتھ تجلی نما ہوا اور عدل کے ساتھ فیصلہ کیا اور عدل امر الٰہی نے عدل کا اجراء کیا اور خداوند عالم کی وہ سنت جاری ہوئی جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور کام تمام ہوا اور قضاء انجام کو پہنچی اور جاری ہوئی اور یہ وہی حکم عدالت ہے اور یہ وہی جھگڑا ہے جو کہ ملأ اعلیٰ میں واقع ہوا اور بعض عارفین کی زبان پر بھی یہ جاری ہوا ہے اور ہم ان شاء اللہ اس کو اپنی جگہ پر بیان کریں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

مصباح

قد ظهر لك أن شأن النبي صلى الله عليه و آله وسلم في كل نشأة من النشآت و عالم من العوالم حفظ الحدود الألٰهية و المنع عن الخروج عن حد الأعتدال و الزجر عن مقتضى الطبيعة أى أطلاقها لا على الأطلاق فأن المنع على الأطلاق خروج عن طور الحكمة و قسر في الطبيعة و خلاف العدل في القضية و هو خلاف النظام الأتم و السنة الجارية فالنبى هو الظاهر بأسمى الحكم العدل لمنع الأطلاق الطبيعية والدعوة ألى العدل في القضية و خليفته مظهره و مظهر صفاته و هذا أحد معاني قوله عليه السلام في حديث الكافي و التوحيد : وأولى الأمر بالمعروف و العدل و الأحسان أى أعرفوهم بكذا ألا أن في الكافي : بالأمر بالمعروف و ليس هٰيهنا مقام تحقيق معنى الحديث و قد اشبعوا كلام المشائخ العظام رضوان الله عليهم فيه بما لا مزيد عليه و لنا فيه التحقيق الرشيق و لعل بعضه يستفاد مما مر عليك من المصابيح النورية۔

تجلیٔ اسم حکم وعدل

مصباح

تمہارے لئے یہ بات روشن ہوئی کہ ہر نشاۃ میں اور ہر عالم میں نبی کا کام یہ ہے کہ وہ حدود الٰہیہ کی حفاظت کرے اور حد اعتدال سے خروج سے منع کرے اور بمقتضائے

Presented by Ziaraat.Com

طبیعت ان حدود سے جلوگیری کرے نہ مطلقا جلوگیری کرنا کیونکہ علی الاطلاق منع کرنے سے حد حکمت کی خلاف ورزی ہے اور طبیعت میں جبر وقسر لازم آتا ہے اور یہ بات بذات خود قضیہ میں خلاف عدالت ہے پس پیغمبر وہ ہے جو کہ اسم حکم وعدل کے ساتھ ظاہر ہوتا کہ اطلاق طبیعت سے منع کرے اور قضیہ میں عدل کی طرف دعوت دے اور اس نبی کا خلیفہ اس کا اور اس کی صفات کا مظہر ہوتا ہے اور حدیث کافی وتوحید میں جو معنی مراد ہوتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے اولی الامر بالمعروف یعنی اولی الامر کو امر بالمعروف اور العدل والاحسان کے ساتھ پہچانو اور یہ مقام اس حدیث کے متعلق تحقیق کا مقام نہیں ہے۔

مشائخ عظام رضوان اللہ علیہم نے اس موضوع پر کافی سے زیادہ وضاحت کی ہے اور ہم نے بھی اس کی عمدہ تحقیق کی ہے اور ممکن ہے کہ سابقہ مصابیح نوریہ سے تم بعض نکات کا استفادہ کرسکو۔

مصباح

قال كمال الدين عبد الرزاق الكاشاني في مقدمات شرحه على قصيدة ابن فارض ما هذا لفظه۔

النبوة بمعنى الأنباء و النبي هو المنبيء عن ذات الله و صفاته و أسمائه و أحكامه و مراداته و الأنباء الحقيقي الذاتي الأولى ليس ألا للروح الأعظم الذى بعثه الله ألى النفس الكلية أولا ثم ألى النفوس الجزئية ثانيا لينبئهم باللسان العقلى عن الذات الأحدية و

Presented by Ziaraat.Com

الصفات الأزلية والأسماء الألٰهية و الأحكام القديمة و المرادات الحسية انتهى كلامه الشريف۔

نبوت کی تعریف کاشانی کی نظر میں

مصباح

کمال الدین عبدالرزاق کاشانی نے ابن فارض کے قصیدہ کی شرح کے مقدمات میں ان الفاظ میں لکھا ہے "نبوت انباء کے معنی میں ہے یعنی خبر دینا اور نبی وہ ہے جو ذات وصفات خدا اور اس کے اسماء واحکام ومرادات کے متعلق خبر دے اور حقیقی ذاتی خبر رسانی صرف اس روح اعظم کا مقام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے نفس کلیہ کی طرف بھیجا پھر نفوس جزئیہ کی طرف تا کہ وہ عقلی زبان سے ان کو ذات احدیت وصفات ازلیہ واسماء الٰہیہ اور احکام قدیمہ ومرادات حسیہ کے بارے میں خبر دے عبدالرزاق کا کلام تمام ہوا۔

مصباح

هذا غاية بلوغهم فى حقيقة النبوة بل الخلافة والولاية ايضا كما يظهر بالمراجعة ألىٰ مسفوراتهم و المداقة لمسطوراتهم وأنت بحمد الله و حسن توفيقه بعد استنارة قلبك بالمصابيح النورية واستضائة سرك بالحقائق الأيمانية تجلى حقيقة الخلافة ورفيقها لطور قلبك فصرت مغشيا عليه بالغشوة الغيبية الروحانية فاحييت بالحياة السرمدية الأبدية و لك أن تقول لهذا العارف الجليل و أمثاله : أيها السالك الطريق المعرفة أن النبوة التى

Presented by Ziaraat.Com

وصفتها بأنها الحقيقى الذاتى الأولى ظل النبوة التى هى ظل النبوة الحقة الحقيقية فى الحضرة الواحدية أى حضرة أسم الله الأعظم المبعوث على الأسماء فى النشأة الواحدية المنبئ عن الحضرة الأحدية بلسانه الألهى و التكلم الذاتى و نبوة نبينا صلى الله عليه و آله بحسب الباطن مظهرها و منشآتها الظاهرة مظهر بطون نبوته كما سيأتى أن شاء الله بيانها۔

و أما قوله لينبئهم بلسانه العقلى عن الذات الأحدية ألى آخر فمجمل المراد يمكن تطبيقه على التحقيق الحق الذى قد اشرنا سابقا أليه فى حجاب الرمز و هو أرتباط غيب الهوية مع كل شىء بالوجه الخاصة من دون وساطة و بقائه تحت الأستار أولىٰ و ترك التكلم فى تلك الحقائق أسنىٰ فلنغمض العين عنه و نشرع فى الطور الآخر بتوفيق الله تعالىٰ و حسن تأييده۔

نبوت کا بلند ترین مرتبہ

مصباح

یہ وہ انتہائی مرحلہ ہے جہاں تک یہ لوگ حقیقت نبوت بلکہ خلافت وولایت کے بارے میں پہنچ سکے ہیں جیسا کہ ان کے نوشتہ جات و مرقومات کی طرف رجوع کرنے سے ظاہر ہوتا ہے اور بحمد اللہ و بحسن توفیق خداوندی جب تمہارے دل مصابیح نوری سے منور ہو گئے اور تمہارا ضمیر حقایق نورانیہ سے روشن ہو چکا تو تمہارے دل پر حقیقت خلافت

Presented by Ziaraat.Com

وولایت (جو کہ رفیق خلافت ہے) تجلی نما ہوئی اور پھر جب تم پر غیبی روحانیت کی غشی طاری ہوئی پھر سرمدی وابدی زندگی کے ساتھ تم کو ابدی کیا گیا تو تم اب اس عارف جلیل اور اس کے امثال سے کہہ دو کہ اے سالک راہ معرفت جس نبوت کی تم نے صفت بیان کی ہے کہ وہ حقیقی وذاتی داولی ہے۔نہیں، بلکہ یہ تو نبوت کا سایہ ہے جو کہ حضرت واحدیہ میں نبوت حقہ حقیقیہ کا سایہ ہے یعنی حضرت اسم اللہ الاعظم جو کہ نشاۃ واحدیت میں اسماء پر مبعوث ہے اور اپنی زبان الٰہی وتکلم ذاتی کے ساتھ حضرت احدیت کی خبر دیتا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بحسب باطن اس نبوت کا مظہر ہے اور اس کا منشاً ظاہر اس کی نبوت باطنہ کا مظہر ہے جیسا کہ عنقریب اس کا بیان آئے گا اور عارف کاشانی کا یہ قول کہ "تا کہ وہ اپنی زبان عقلی سے ذات احدیت کی خبر دے تو ہم سابقاً اس حجاب رمز میں اس کی طرف اشارہ کر چکے ہیں اور وہ اس بات سے عبارت ہے کہ غیب ہویت تمام اشیاء کے ساتھ کسی چیز کی وساطت کے بغیر رابطہ رکھے اور اس راز کو بھی پردوں میں رکھنا بہتر ہے اور ان حقائق میں کلام نہ کرنا زیادہ بہتر اور مناسب ہے چاہیے کہ ہم اس سے چشم پوشی کر لیں اور بتوفیق وتایید خدا دوسرے سخن کا آغاز کریں۔

المشكاة الثانية

فيما يلقى أليك من بعض الأسرار الخلافة و الولاية و النبوة فى النشأة العينية و عالمى الأمر و الخلق رمزا من وراء الحجاب بلسان أهل القلوب من الأحباب و أرباب السلوك من أولى الأذواق و الألباب و فيها أنوار ألهية من مصابيح غيبية تشير ألى أسرار ربوبية۔

Presented by Ziaraat.Com

مشکوٰۃ ثانیہ

عالم امر و خلق میں اسرار خلافت و ولایت کا بیان

دوسری مشکوٰۃ اس بیان میں ہے کہ نشاۃ غیبی اور عالم امر و خلق میں بعض اسرار ولایت و خلافت کیا ہیں؟ اس سلسلہ میں ہم بطور رمز پس پردہ اہل ذوق و عقل احباب و ارباب سلوک کی زبان سے کچھ بیان کرتے ہیں اور اس بحث میں مصابیح غیبیہ کے انوار الٰہیہ ہیں جو کہ اسرار ربوبیت کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

المصباح الأول

فيما استنار القلب من نفحات عالم الأمر من ناحية نفس الرحمانى طبقا لذوق رحيق الهداية من كأس الولاية و دخل مدينة العلم و المعرفة من بابها بعد الأستيذان من أربابها و فيها أنوار تشير ألى أسرار۔

ذات کے تعین اسمی کا ہر عالم میں ظہور

مصباح اول

ان نسیم ہائے عالم امر کی جانب اشارہ کے بیان میں جو کہ نفس رحمانی کی طرف سے چلتی ہیں اور دلوں کو روشن کرتی ہیں ہم اس کو ان باذوق ہدایت لوگوں کے ذوق کے مطابق بیان کرتے ہیں جو کاسہ ولایت کی ہدایت سے سیراب ہیں اور ارباب دما لکان سے اجازت لے کر علم و معرفت کے شہر میں دروازہ سے داخل ہوتے ہیں ان میں چند انوار ہیں جو چند اسرار کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

نور

قد استنار قلبك من الأنوار الطالعة من المشكوٰة الأولىٰ أن أسم الله الأعظم هو أحدية جمع الحقائق الأسمائية الجلالية و الجمالية و اللطفية و القهرية لا فرق بينهم و بين المقام الغيبى و النور الأقرب ألا بالظهور والبطون والبروز و الكمون وهو كل الأسماء بالوحدة الجمعية و البساطة الأحدية المنزهة عن الكثرة ومقدسة عن أعتبار و حيثية۔

كما استضاء روعك بالأشراقات الملكوتية أن الهوية الغيبية لا تظهر فى عالم من العوالم و لا ينعكس نوره فى مرآة من المرائى ألا من وراء الحجاب فأعلم الآن أن كنت ممن ألقى السمع وهو شهيد أن الذات مع تعين من التعينات الأسمائية منشأ لظهور عالم مناسب لذلك التعين كتعينها بأسم الرحمٰن لبسط الوجود و بأسم الرحيم لبسط كمال الوجود بأسم العليم لظهور العوالم العقلية و بأسم القدير لبسط عوالم الملكوت و لأن الأسم هو الذات مع التعين الذى صار منشأ لظهور عالم من العوالم أو حقيقة من الحقائق صارت أسماء الله توقيفية فأن العلم بذلك علم الٰهى لا يحصل ألا لمن يكون من اصحاب الوحى و أرباب التنزيل۔

Presented by Ziaraat.Com

نور

تمہارا دل مشکوٰۃ اول کے انوار طالعہ سے روشن ہو چکا ہوگا کہ اسم اللہ الاعظم تمام حقائق اسماء جلال و جمال ولطف وقہریت کی طرح احدیت جمع سے عبارت ہے اس کے درمیان اور مقام غیبی ونور اقرب کے مابین ظہور وخفا اور بروز و پنہانی کا فرق ہے اور وہ وحدت جمعیت اور بساطت احدیت کے ساتھ کل اسماء ہے اگرچہ ہر کثرت اور ہر اعتبار و حیثیت سے منزہ ومقدس ہے جیسا کہ اشراقات ملکوتی سے تمہارے دل کو یہ معنی دریافت کرنا چاہیے کہ ھویت غیبی عوالم میں کسی عالم کے اندر ظاہر نہیں ہوتی اور نہ کسی آئینہ میں سوائے پس پردہ کے اس کا نور منعکس ہوتا ہے۔

پس اب یہ جان لو اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جو شہود و حضور کی حالت میں کان دھرتے ہیں کہ ذات حق تعالیٰ تعینات اسماء میں سے ہر تعین کے ساتھ ایسے عالم کے ظہور کا منشا ہے جو اس تعین کے ساتھ مناسبت رکھے مثلاً اصل وجود کی بسط کے لئے وہ اسم الرحمٰن کے ساتھ متعین ہوتا ہے اور بسط کمال وجود کے لئے الرحیم کے نام سے متعین ہوتا ہے اور ظہور عوالم عقلی کے لئے علیم کے نام سے متعین ہوتا ہے اور بسط عوالم ملکوت کے لئے القدیر کے نام سے متعین ہوتا ہے چاہے وہ عوالم میں سے کوئی عالم ہو یا حقائق میں سے کوئی حقیقت اسی وجہ سے اللہ کے تمام اسماء توقیفی ہیں اور ان کے بارے میں علم حاصل کرنا علم الٰہی ہے جس پر صرف وہی دسترس رکھتا ہے جو کہ صاحبان وحی اور ارباب تنزیل میں سے ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

نور

بل نـرجع و نقول أن كل فاعل من الفواعل فی كل عالم من العـوالم لا يكون بحسب ذاته بذاته منشأ لأثر من الآثار وظهور فی النشـآت عـند أولی الأبصار فأن ذاته بذاته فی حجاب الصفات و غيب الأسماء و المـلكات لايظهر ألا من وراء الحجاب و تأثيراته مـن التعينات الأسمائية لا بذاته و تحت ذلك سرلا طاقة لأظهار و بالحری أن نضعه تحت أستاره۔

حجاب اسماء وصفات میں مقام ذات

نور

بلکہ ہم رجوع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عوالم میں سے ہر عالم کے عوامل میں سے ہر عامل بذات خود اور برحسب ذات آثار میں سے کسی اثر کا منشا قرار نہیں پاتا اور نہ صاحبان بصیرت کے نزدیک کسی نشات میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس عامل کی ذات برحسب ذات حجاب صفات میں پوشیدہ ہے اور غیب اسماء وملکات میں غائب ہے اور ہر فاعل کے ساتھ پس پردہ ہی سے ظہور پذیر ہوتی ہے اور اس کو جو تاثیرات حاصل ہوتی ہیں وہ تعینات اسماء کی طرف سے ہوتی ہیں مگر نہ برحسب ذات اور اس سخن کے پس پردہ ایک راز ہے جس کے اظہار کی کسی کو طاقت نہیں اور سزاوار بھی یہی ہے کہ ہم اس کو زیر پردہ ہی رکھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

نور

لما تعلق الحب الذاتي بشهود الذات فى مرآة الصفات أظهر عالم الصفات و التجلي بالتجلى الذاتى فى الحضرة الواحدية فى مرآة جامعة أولا و فى مرائى أخرىٰ بعدها على ترتيب استحقاقاتها و سعة المرآة و ضيقها و بعد ذلك تعلق الحب برؤيتها فى العين فتجلى فى المرائي الخلقية من وراء الحجب الأسمائية فأظهر العوالم على الترتيب المنظم و ظهر فى المرائى على التنسيق المنسق فى المرآة الأتم الأعظم بالأسم الأعظم أولا و فى المرائى الأخرى بعدها على ترتيبها الوجودى من الملائكة المقربين و البهم الصافين ألى أخيرة عوالم الملك و الشهود نازلا من الصعود۔

نور

جب حب ذاتی نے صفات کے آئینہ میں اپنی ذات کا مشاہدہ کیا تو عالم صفات کوظاہر کیا اور پہلے ایک آئینہ تمام نما میں حضرت واحدیت کے اندر تجلی ذات کے ساتھ تجلی ظاہر کی اس کے بعد استحقاقات اور آئینوں کی وسعت اور تنگی کی ترتیب پر ان کی تجلی ہوئی اس کے بعد حب ذاتی کا تعلق ہوا تا کہ وہ اپنی ذات کا عین میں مشاہدہ کرے اسی لیے وہ اسماء کے پردوں کے پیچھے سے خلقی آئینوں میں متجلی ہوا اور اس تجلی کے اثر سے آئینۂ وجود میں عوالم نے ایک خاص ترتیب اور نظم ونسق سے تجلی دکھائی سب سے پہلے

Presented by Ziaraat.Com

آئینۂ اتم اعظم میں اسم اعظم کی تجلی ہوئی پھر بحسب ترتیب وجودی دوسرے آئینوں میں مقرب فرشتوں اور نیر ومند ملائکہ ظاہر ہوئے جو کہ عوالم ملک وشہود کے آخر تک اوپر سے نیچے کی طرف مرتبۂ نزولی میں صف بہ صف ہو کر فرمان کے منتظر ہیں۔

نور

أول مـن فـلـق الـصبح الأزل و تجلى على الآخر بعد الأول و خـرق الأستـار الأول هـو المشيئة المطلقة و الظهور الغير المتعين التي يعبر عنها تارة بـالـفيض الـمقدس لتقدسها عن الأمكان و لواحقه و الكثرة و توابعها۔

و أخـرىٰ بـالـوجـود الـمنبسـط لأنبسـاطهـا عـلى هيا كل سـمـاوات الارواح و أراضـي الأشبـاح و ثـالثة بالنفس الرحمٰنى و النفخ الربوبي۔

و بمـقـام الـرحـمٰنية و الرحيمية و بمقام القيومية و بحضرة العماء و بالحجاب الأقرب و بالهيولىٰ الأولىٰ و بالبرزخية الكبرىٰ و بمقام التدلي و بمقام أو أدنىٰ و أن كان ذلك المقام عندنا غيرها بل ذاك ليس بمقام أصلا و بمقام المحمدية و العلوية كل على حسب مقام و مورد۔

عبـــاراتـــنـــا شتـــىٰ و حســـنك واحـــد

وكـــل ألـــىٰ ذاك الـــجـــمـــال يشيـــر

Presented by Ziaraat.Com

أليٰ غير ذلك من الأصطلاحات و العبارات حسب المراتب و المقامات

عالم خلق میں تجلیٔ ذات کا ظہور

نور

سب سے پہلے جس چیز نے صبح ازل کو شگافتہ کیا اور یکے بعد دیگرے اپنی تجلی کا آغاز کیا اور حجابات اولیہ کو چیرا وہ مشیت مطلقہ وہ ظہور غیر متعین ہے جس کو گاہے بگاہے فیض مقدس سے تعبیر کیا جاتا ہے چونکہ وہ امکان اور لواحق امکان اور کثرت اور اس کے توابع سے مبرا ہے اور کبھی اس کو وجود کہتے ہیں کیونکہ وہ ساوات ارواح اور صور زمین کے ہیاکل پر چھایا ہوا ہے اور بسا اوقات اس کو نفس رحمانی اور نسیم ربوبیٔ مقام رحمانیت و رحیمیت اور حضرت عماء حجاب اقرب ہیولیٰ برزخیہ کبریٰ مقام تدلی مقام اوادنیٰ سے بھی تعبیر کرتے ہیں اگرچہ ہماری تحقیق میں مقام اوادنیٰ مقام مشیت سے جداگانہ ہے بلکہ وہ اصلا مقام نہیں نیز اس کو برحسب مقام و مورد مقام محمدیؐ و مقام علویؑ سے بھی تعبیر کیا ہے۔

ہر کس بزبانی صفت ذات تو گوید
بلبل بہ غزل خوانی و قمری بہ ترانہ

ہماری عبارات مختلف ہیں مگر تیرا جمال ایک ہے اور سب اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس کے علاوہ حسب مراتب و مقامات ہر ایک کے لئے مخصوص اصطلاحات وعبارات بھی ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

نور

أن للمشيئة المطلقه مقامين : مقام اللاتعين و الوحدة ومقام اللاظهور بالوحدة و مقام الكثرة و التعين بصورة الخلق و الأمر و هي بمقامها الأول مرتبطه بحضرة الغيب هي الفيض الأقدس و لا ظهور لها بذلك المقام و بمقامها الثاني ظهور كل الأشياء بل هي الأشياء كلها أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً۔

مشیت مطلقہ میں مقام وحدت و کثرت

نور

مشیت مطلقہ کے دو مقام ہیں ایک مقام لاتعین و وحدت اور مقام لاظہور بالوحدت و مقام کثرت اور تعین بصورت خلق و امر اور یہ اپنے مقام اول کے سبب حضرت غیب سے وابستہ ہے جو کہ فیض اقدس ہے اور اس مقام میں اس کا کوئی ظہور نہیں اور یہ اپنے مقام ثانی کے سبب کل اشیاء کا ظہور ہے بلکہ بذات خود کل اشیاء ہے اولاً و آخراً وظاہراً باطناً۔

نور

أن الحضرة المشيئة لكونها ظهوراً لحضرة الجمع تجمع كل الأسماء و الصفات بأحدية الجمع و هذا مقام تجلي العلمي في نشأة الظهور و العين فلا يعزب عن علمه مثقال ذرة في السمٰوٰت و الأرضيين۔

Presented by Ziaraat.Com

فکل مراتب الوجود مقام العلم و القدرة و لأرادة و غيرها من الأسماء و الصفات بل كل المراتب من أسماء الحق فهو مع تقدسه ظاهر فى الأشياء كلها و مع ظهوره مقدس عنها جلها فالعالم مجلس حضور الحق و الموجودات حضار مجلسه۔

مجلس حضور وحاضرین مجلس

نور

حضرت مشیت چونکہ جمع کا ظہور ہے اسی وجہ سے وہ احدیت جمع کے ساتھ تمام اسماء وصفات کے لیے جامع ہے اور یہ مقام اس بات سے عبارت ہے کہ نشاۃ ظہو وعین میں علمی تجلی ہو جس کے علم سے آسمانوں اور زمینوں میں ذرہ برابر کوئی چیز غائب نہ ہو پس تمام مراتب وجود مقام علم وقدرت وارادہ وغیرہ اسماء وصفات ہیں بلکہ تمام مراتب وجود حق تعالٰی کے اسماء ہیں پس وہ اپنے تقدس کی بدولت تمام اشیاء میں ظاہر ہے اور اپنے ظہور کی وجہ سے تمام اشیاء سے مقدس ہے پس تمام عالم حضرت حق کے لئے بمنزلۂ مجلس ہے اور تمام موجودات اس کے لیے حاضرین مجلس ہیں۔

نور

قال شيخنا العارف الكامل شاه آبادى أدام الله ظله الظليل على رؤوس مريديه و مستفيديه : أن مخالفة موسى على نبينا و آله و عليه السلام عن خضر عليه السلام فى الموارد الثلاثة مع عهده بأن لا يسئل عنه لحفظ حضور الحق فأن المعاصى هتك

Presented by Ziaraat.Com

مجلس الحق و الأنبياء عليهم السلام مأمورون بحفظ الحضور و حيث رأىٰ موسى عليه السلام أن خضر ارتكب ما بظاهره ينافي مجلس الحضور نسي ما عاهد معه و حفظ الحضرة و كان خضر النبي لقوة مقام ولايته و سلوكه يرى ما لا يرى موسىٰ عليه السلام فموسىٰ حفظ الحضرة و خضر الحاضر و بين المقامين فرق جلي يعرفه الراسخون في المعرفة۔

حضرت موسیٰ کا حضرت خضر پر اعتراض اور اس کی وجہ

نور

ہمارے شیخ عارف کامل شاہ آبادی (اللہ ان کا بلند پایہ سایہ مریدوں اور شاگردوں پر قائم رکھے) نے فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰ (علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے حضرت خضر سے باوجود سوال نہ کرنے کا عہد کرنے کے تین مقامات پر جو مخالفت کی اس کا مقصد حضور حق کی حفاظت تھی کیونکہ گناہ مجلس حق کے لیے ہتک ہیں اور انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ حضور کا احترام کریں چونکہ حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ حضرت خضر بظاہر ایسے عمل کے مرتکب ہوئے ہیں جو برحسب ظاہر مجلس حضور کے احترام کے منافی ہے انہوں نے اپنے عہد کو ترک کر دیا اور اعتراض کا آغاز کیا لیکن حضرت خضر کا مقام ولایت وسلوک قوی تر تھا وہ جن اشیاء کو دیکھتے تھے حضرت موسیٰ نہ دیکھتے تھے بنابریں حضرت موسیٰ نے احترام حضرت ومجلس کی حفاظت کی اور خضر نے حاضر اور صاحب مجلس کا احترام کیا اور جو لوگ معرفت میں راسخ ہیں وہ ان دونوں مقامات کے مابین فرق بخوبی پہچانتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

نور

حضرة المشيئة المطلقة لفنائها فى الذات الأحدية و أندكاكها فى الحضرة الألوهية و استهلاكها تحت سطوع نور الربوبية لا حكم لها فى نفسها بل لا نفسية لها اصلا فهى ظهور الذات الأحدىٰ فى هياكل الممكنات على قدر استحقاقها و بروز الجمال السرمدى فى مرآة الكائنات على قدر صفاتها و بها يكسو كسوة الأمكان و يتلبس بلباس الأكوان فظهر و استتر و برز و ضمر و تجرد و تمثل و توحد و تكثر فلقد أشار ألىٰ ذلك بكمال اللطافة و ارمز حق الرمز بقوله تعالىٰ (الله نور السمٰوٰت و الأرض) فانظر بكمال المعرفة سرها و تدبر طورها و غورها كيف تبين الحقيقة بألطف بيان بحيث لا يتوحش عنها الأذهان القاسية ولا ينبو عنها الطباع الغير المستقيمة مع أظهارها لأهل الحقيقة والمعرفة و بيانها بأتم بيان لأصحاب القلوب والأرواح الصافية فقال أنه تعالىٰ ظهور السمٰوٰت والأرض أى عالم الغيب والشهادة والأرواح والأشباح فهو تعالىٰ بكمال تقدسه ظاهر فى مرائيها وظهورها هو ظهوره تعالىٰ فانظر كيف مثل نوره بالمصابيح المجلو من خلف الزجاجة الرقيقة على البساط و لعمرى أن فيها رموزا على حقائق يعجز عن ذكرها البيان و يكل عنها اللسان و ليست هذه الرسالة موضوعة لذلك فالأولى الكشح عنها و أيكال الأمر ألى أهلها.

Presented by Ziaraat.Com

آیۂ کریمہ اللہ نور السماوات والارض کا مطلب

نور

حضرت مشیت مطلقہ چونکہ ذات احدیت میں فانی ہے اور حضرت الوہیت میں ازخودرفتہ جس کے پرتو تابش میں ربوبیت کا نور مستہلک ہے اس کے لئے بذات خود کوئی حکم نہیں ہے بلکہ اصلاً اس کے لئے کوئی نفسیت نہیں ہے چونکہ وہ بقدر استحقاق ہیکل ممکنات میں ذات احدی کے ظہور سے عبارت ہے اور بقدر صفاء آئینۂ کائنات میں جمال سرمدی کا ظہور ہے اور ان آئینوں کی وجہ سے یہ جمال الٰہی جامۂ امکانی زیب تن کرتا ہے اور اکوان کے لباس میں ملبوس ہوتا ہے پس یہ ظاہر ہوا پردہ میں نہاں ہوا نمایاں ہوا پنہاں ہوا یہ مجرد بھی ہے اور قالب مثال میں ظہور پذیر بھی اور صاحب وحدت بھی ہے اور کثرت بھی اور خدا تعالیٰ نے اسی مطلب کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اور یہ اشارہ کمال لطافت اور رمز حق کا حامل ہے پس تم کمال معرفت سے اس آیت کے راز میں فکر کرو اور اس کی کیفیت اور اس کے باطن میں تدبر کرو اور دیکھو کہ اللہ نے اس حقیقت کو کس قدر لطیف ترین اور شیریں ترین انداز میں روشن کیا ہے تاکہ اس سے سنگدل وحشت محسوس نہ کریں اور کج فہم نفرت نہ کریں پھر عین حال میں اہل حقیقت و معرفت کے لئے اس آیت کے راز کا اظہار کر دیا اور صاحبان دل و روشن رواں حضرات کے لئے اس کو کامل ترین طریقہ سے بیان کیا اور فرمایا وہ حق تعالیٰ اپنے کمال تقدس کے ساتھ اپنے جمال کو ان آئینوں میں ظاہر کئے ہوئے ہے اور ان کا ظہور خود اس کا ظہور ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

پس غور کرو کہ اللہ نے اپنے نور کو کس طرح ان چراغوں سے تشبیہ دی ہے جو کہ بساط پر اپنے باریک شیشے کے پیچھے سے نور افشانی کرتے ہیں اور میری جان کی قسم کہ اس آیت میں حقائق کے ایسے رموز ہیں جن کے بیان سے ذکر عاجز اور زبان گنگ ہے اور یہ رسالہ اس موضوع کے لیے نہیں ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان سے صرف نظر کیا جائے اور یہ کام اس کے اہل کے سپرد کیا جائے۔

نور

و أنت بما تلوناه عليك من البيان و رفعنا الحجب عن بصيرتك بالعيان تقدر بحمد الله القادر المنان على توفيق كلمات اصحاب الكشف و المعرفة الذوقي و أرباب الحكمة و الطريق البرهاني ألا و أنها غير متخالف الحقيقة و أن كان القائل بها متفاوت الطريقة فأن السلوك ألى الله بعدد أنفاس الخلائق و أن كان المقصد هو الله الخالق حيث قالت الطائفة الأولىٰ في ذلك المقام أنه تعالىٰ قدسه ظهر في مرائي التعينات و ملابس المخلوقات و مجلى الحقائق و مهبط الرقائق كما قال تعالىٰ (هو الذى في السماء أله و في الأرض أله) و عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم (لو دليتم بحبل ألىٰ الأرض السفلىٰ لهبطتم علىٰ الله) وورد أشارة ألىٰ ذلك أن معراج يونس على نبينا وآله وعليه السلام كان في بطن حوت كما أن معراج رسول الله صلى الله

Presented by Ziaraat.Com

عليه و آله وسلم بعروجه ألىٰ فوق الجبروت.

و قالت الطائفة الأخرىٰ أن سلسلة الموجودات من عالمي الأمر والخلق مراتب فعله و مدارج خلقه و أمره و أنه تعالىٰ قدسه منزه عن العالمين و مقدس عن النزول في محفل السالفين وأين التراب و رب الأرباب و أنت قد عرفت بتأييد رحمني من ناحية النفس الرحمة من جانب يمن القدس ان مقام المشيئة المطلقة والحضرة الألوهية لمكان استهلاكها في الذات الأحدية وأندكاكها في الأنية الصرفة لا حكم لها فهي معنى حرفي متعلق بعز قدسه تعالىٰ.

والآن تعلم أن الموجودات الخاصة في كل نشأة من النشآت ظهرت و الأنوار المتعينة في كل مرتبة من المراتب برزت مستهلكات في الحضرة الألوهية فأن المقيد ظهور المطلق بل عينه و القيد أمر اعتباري كما قيل: تعين ها امور اعتباري است.

و العالم هو التعين الكل فهو اعتبار و خيال في خيال عند الأحرار و الوجود من صقعه و حضرته لا حكم له بذاته فلا بد للحكيم المتأله أن يستهلك التعينات في الحضرة الأحدية ولا يغض عينه اليمنىٰ و ينظر باليسرىٰ كما أنه لا بد للعارف الشاهد أن يتوجه ألىٰ الكثرات و ينظر باليسرىٰ ألى التعينات.

Presented by Ziaraat.Com

و بالجملة أن مغزى مرامهم و أن كان أمرا واحدا و مقصدا فاردا ألا أن غلبة حكم الوحدة و سلطانها على قلب العارف يحجبه عن الكثرة فاستغرق في التوحيد و غفل عن العالمين و مقامات التكثير و حكم الكثرة على الحكيم يمنعه عن أظهار الحقيقة و يحجبه عن الوصول ألي كمال التوحيد و حقيقة التجريد وكلاهما خلاف العدل الذى به قامت سمٰوات لطائف السبع الأنسانية فأن كنت ذا قلب متمكن في التوحيد و حصل لك الأستقامة التي قال النبي صلى الله عليه و آله وسلم فيها شيّبتني سورة هود لمكان هذه الكريمة لنقصان أمته و تكفّله لهم.(١)

فاتبع الحق الحقيق و الحقيقة الحرى بالتصديق و هو أن

(١) توضيحه: أن الآية الكريمة [فاستقم كما أمرت] ذكرت في سورتين الشورىٰ و هود و مع ذلك لم يقل رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم شيّبتني سورة الشورىٰ أو سورتى الشورىٰ و هود بل خص سورة هود بالذكر و ذلك لأن في آية هود زيادة قوله تعالىٰ: و من تاب معك] حيث طلب استقامة التائبين معه منه صلى الله عليه و آله وسلم وهو عليه السلام قد تكفل هذه الاستقامة و هذا الذى شيبته و ألا فاستقامته في نفسه أمر غير متعب له و أنما لمتعب و المحرج له عليه السلام استقامة أمته و لهذا قال شيبتني سورة هود كذا نقله المؤلف في مواضع أخر عن شيخه و أستاذه العارف الكامل شاه آبادى قدس سره)

Presented by Ziaraat.Com

حضـرة المشيئة المطلقة المستهلكة فى الذات التى هى ظل الله الأعظـم و حـجـابـه الأقـرب الأكـرم و ظهوره الأول و نوره الأتم بـحـقـيقتهـا مستهـلكة فـى الـحـضـرة الأحدية نـازلة ألى العوالم السـافلات و بيـداء الـظـلـمـات و هى مقام ألوهية الحق الأول فى السمٰوات العلىٰ والأرضين السفلىٰ ولا حكم لها بنفسها بل لا نـفسية لهـا فأن قلت أن الله تعالىٰ ظاهر فى الأكوان ومتلبس بـلبـاس الأعيـان صـدقـت وأن قـلـت أنـه تعـالىٰ مقدس عن العالمين صدقت۔

فـعـليك بتـحكيم هذا الأساس و التحقق بهذا المقام فأنه من العلم النافع فى أولاك و أخراك۔

مراتب وجود میں حکماء وعارفین کا اختلاف

نور

ہم نے جو بیان تمہارے لیے پیش کیا ہے اور تمہاری بصیرت سے عیاں طور پر جو حجاب رفع کیا ہے اس سے تم بحمد اللہ القادر المنان یہ قدرت رکھتے ہو کہ اہل کشف و معرفت ذوقی اور ارباب حکمت اور طریق برہانی کے کلمات کے مابین ہم آہنگی کر سکو کیونکہ تم آگاہ ہو کہ ان کے کلمات درحقیقت آپس میں کوئی اختلاف نہیں رکھتے اگرچہ ان کے قائلین کی نگاہیں مختلف ہیں اور اللہ کی جانب سے سلوک کے راستے اتنے ہی ہیں

Presented by Ziaraat.Com

جتنی مقدار میں خلق خدا سانس لیتی ہے اگرچہ سب کی منزل مقصود اللہ خالق جل جلالہ کی ذات ہے۔

اس مقام پر پہلے گروہ نے کہا ہے کہ حق تعالی قدسہ تعینات اور ملابس مخلوقات اور جلوہ گاہ حقائق و منزل رقائق کے آئینہ میں ظہور ہوا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے'' وہ آسمان میں خدا ہے اور زمین میں خدا ہے'' اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب سے پست ترین زمین پر بھی رسی لٹکاؤ تو یقیناً وہ اسی مقام پر پہنچے گی جہاں پر خدا کا وجود ہے اور دوسری روایت میں بھی اس معنی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ حضرت یونس علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کا معراج مچھلی کے شکم میں ہوا جبکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج عالم جبروت سے بالاتر مقام کی جانب عروج کے ساتھ ہوا دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے کہ سلسلۂ موجودات عالم امر و خلق سے ایجاد ہوتا ہے حضرت حق کے تمام مراتب فعل خلق و امر کے درجات میں ہیں اور بذات خود حق تعالیٰ جہاں و جہانیان سے منزہ ہے اور اس بات سے بلند تر ہے کہ پست مخلوق کی محفل میں اترے۔

کجا تراب اور کجا رب الارباب؟ اور تم تائید رحمانی اور نفس رحمانی سے جو کہ یمن القدس سے حاصل ہوتی ہے یہ جان چکے ہو کہ مقام مشیت مطلقہ و حضرت الوہیت چونکہ ذات احدیت میں مستہلک اور انیت صرف میں از خود رفتہ ہے اسی لئے اس کا کوئی حکم نہیں اور وہ ایک معنائے حرفی اور غیر مستقل ہے جو عزت قدس خدائے تعالیٰ سے متعلق

Presented by Ziaraat.Com

ہے اور اب تم جان لو گے کہ تمام نشاۃ میں سے ہر نشاۃ میں موجودات خاصہ ظاہر ہوئے ہیں اور مراتب میں سے ہر مرتبہ میں انوار متعینہ نمایاں ہوئے ہیں جو کہ سب کے سب حضرت الوہیت میں مستہلک ہیں کیونکہ مقید ظہور مطلق بلکہ عین مطلق ہے اور قید ایک اعتباری امر ہے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ تعینات امور اعتباری ہیں۔

اور جہان اس بات سے اعتباری ہے کہ وہ تعین کل ہے پس جہاں آفرینش آزاد لوگوں کی نگاہ میں اعتبار در اعتبار اور خیال در خیال ہے پس وجود اپنی طرف سے اور اپنے نزدیک بر حسب ذات کوئی حکم نہیں رکھتا بنا بریں حکم الٰہی پر لازم ہے کہ تعینات کو حضرت احدیت میں مستہلک نہ دیکھے نہ یہ کہ اپنی دائیں آنکھ کو سب پر رکھے اور پھر تنہا بائیں آنکھ سے جہان وجودی کا مشاہدہ کرے اسی طرح عارف صاحب شہود کو چاہیے کہ کثرات پر توجہ کرے اور دیدۂ چپ سے تعینات کو بھی دیکھے اور اجمال مطلب یہ ہے ان دونوں گروہوں کا مقصود و مرام ایک ہی چیز ہے لیکن غلبۂ حکم وسلطنت و وحدت نے جو کہ عارف کے دل پر قائم ہے اس کو کثرت سے محجوب کر دیا اور دریائے توحید میں غرق کر دیا اور یہ بات اس کو جہان و اہل جہان سے غافل کر دیتی ہے اور مقام تکثیر و حکم کثرت نے جو کہ حکیم پر چیرہ دست ہے اس نے اس کو اظہار حقیقت سے روک دیا اور کمال توحید تک رسائی حاصل کرنے سے اور حقیقت تجرید سے محجوب کر دیا اور یہ دونوں باتیں اس عدالت کے خلاف ہیں جس پر لطیفہ انسانیت کے ساتوں آسمان برپا ہیں پس اگر تیرے لیے ایسا دل ہے جو مقام توحید پر متمکن ہے اور تو مرحلۂ استقامت کو چھو چکا ہے (یہ وہی استقامت ہے جس کے متعلق رسول مقبول نے فرمایا: مجھے سورۂ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے

Presented by Ziaraat.Com

وہ اسی آیۂ کریمہ کے سبب سے فرمایا(۱) کیونکہ آپ کی امت اس استقامت کی برداشت سے کم تر ہے کیونکہ آنحضرتؐ جانتے تھے کہ ان کی امت استقامت تک رسائی حاصل نہ کر سکے گی اور حق تعالیٰ نے استقامت آنحضرت کی امت سے چاہی بھی ہے اور آنحضرتؐ نے امت کی استقامت اپنے ذمہ لی ہے پس تم اس حق کی پیروی کرو جو اس کے شایان شان ہے اور اس حقیقت کی تصدیق کرو جو لائق تصدیق ہے اور وہ یہ کہ حضرت مشیت مطلق جو کہ ذات میں مستہلک ہے اور ظل اللہ الاعظم اور حجاب اقرب اکرم ہے اور سب سے پہلا ظہور اور تمام ترین نور ہے یہ مشیت مطلق جو کہ اپنی تمام تر حقیقت کے ساتھ حضرت احدیت میں مستہلک ہے اس نے عوالم پائین وصحرائے ظلمات میں نزول کیا اور وہ یہ ہے جو کہ بالاتر آسمانوں میں اور پائین تر زمینوں میں حق اول کا مقام الوہیت ہے ان کے لیے بذات خود کوئی حکم نہیں بلکہ ان کے لیے کوئی خودی نہیں پس اس معنی پر توجہ کرتے ہوئے اگر تم کہو کہ حق تعالیٰ تمام اکوان میں ظاہر ہے اور متلبس بلباس اعیان ہے تم نے درست کہا اور اگر تم کہو کہ حق تعالیٰ اتم جہان وجہانیان سے مقدس ہے پھر بھی تم نے درست کہا پس تم پر لازم ہے کہ اس پایۂ اساس کو استوار رکھو اور اس مقام پر متحقق رہو کیونکہ یہ ان علوم میں سے ہے جو دنیا و آخرت میں تجھ کو فائدہ پہنچائیں گے۔

---

(۱) آیۂ کریمہ سے مقصود فاستقم کما امرت و من تاب معک ہے اور استاد محترم کے نظریہ کی تائید اس بات سے ہوتی ہے جس کو خود انہوں نے ایک دوسرے مقام پر شیخ عارف کامل مرحوم شاہ آبادی سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت قرآن کی دو سورتوں میں وارد ہوئی ہے ایک سورۂ ہود میں اور دوسری سورۂ شوریٰ میں مگر سورۂ شوریٰ میں ومن تاب معک کا جملہ نہیں ہے اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے خصوصی طور پر سورۂ ہود کا نام لیا۔ (مترجم)

Presented by Ziaraat.Com

نور

وبـالـحـرى أن نشير ألـى أصـل الـحـقيقة بخرق الحجـاب بـلسـان أصـحـاب السـلوك العلمي من ذوى اللباب فأن طريقهم سهـل الـمـآخذ عند جمهور أهل الخطاب وأن كان طريق أهل الله أقرب ألى الصواب لكونهم رافضين للنقاب فنقول: لما كان الحق شـأنه في كمال التقدس عن الأوضاع و الجهات و تمام التنزه عن الـمـكـان و المكانيات و نصاب يرتفع عن الزمان و الزمانيات لم يـكـن نسبتـه تـعـالى مع فعله كنسبة ساير الفواعل مع أفعالها فأن سـائـر الـفـواعـل أى فـاعـل كان حيث كان في قيد الماهية و أسر التـعـيـن فـمـقـام مـاهيتـه و ذاتيتـه يـصـحح الغيرية مع أثره و فعله فـالـفـواعـل الـغـيـر الـواجبة بـحـسـب مـقـام ذاتها التى هى التعين والماهية منفصل الذات عن الفعل و الأثر منعزل الحقيقة عن الذى فيه أثر و أن كان فى هذه الفواعل أيضا مراتب فى النورية والكمال و درجـات فـى الشدة و الضعف فأن فواعل عالم الملك و الطبيعة لـكونها تحت حكومة الأبعاد المكانية و سلطان الجهات الأمكانية و لأسـرهـا بـقـيـد الهيـولـىٰ و الهيـولانيـات و تـقـيـدهـا بقيود المادة والـمـاديـات و سلاسل الزمان و الحركات صارت آثارها منعزل الـوجـود عـنهـا وضـعـا و مـنـفـصل الهوية عنها مكانا و هذا أعلىٰ

Presented by Ziaraat.Com

مراتب العزل و الأنفصال و ذلك لتشابك وجوداتها مع الأعدام وبعدها عن ساحة قدس الملك العلام.

و أما موجودات عالم العقل و مقام التجرد و محل الأنس وموطن التفرد لتنزهها عن تلك القشور و قربها من عالم النور بل كونها من أصل النور و نورا علىٰ نور و أندكاك جهات أمكانها فى وجوب الأحدى و جبر نقصان ماهياتها بالوجود السرمدى و لهٰذا يقال بالوعاء الذى هى فيه: عالم الجبروت لجبر نقصانها و رفض أمكانها كانت مقدسة عن الأوضاع مع منفعلها و منزهة عن جهات هذا العالم الأدنىٰ و لقد صح عن الأوائل أن العالم العقلى كان كلها فى الكل لا حجاب مسدول بينها و لا وضع لبعضها مع بعض و لا مع غيرها هذا.

هذا مع أن النقطة السوداء الأمكانية على وجهها و ذل الفقر الذاتى على ناصيتها فأذا كان الحال العالم العقلى مع أمكانه الذاتى كذلك فانظر ما ذا ترىٰ فى حق المبدأ الوجود المنزه عن كل تعين و كثرة و جهة و المقدس عن الماهية و جهات الغيرية فهو تعالى ظاهر بظهور الأشياء لا كظهور الأجسام بالأنوار الحسية و لا كظهور شىء بشىء و باطن فيها لا كبطون شىء فى شىء و مع ذلك ظهوره بها أشد من ظهور كل ذى ظهور و بطونها فيها أتم

Presented by Ziaraat.Com

من بطون كل محجوب و مستور۔

فهو تعالى بعين الظهور بطون و بعين البطون ظهور كما صرح به سيدنا و مولانا القائم عجل الله فرجه الشريف في التوقيع الخارج على يد الشيخ الكبير أبي جعفر محمد بن عثمان بن سعيد رضي الله عنه فقال في ما قال يا باطناً في ظهوره ويا ظاهرا في بطونه و مكنونه صدق ولي الله روحي فداه۔

و قال الشيخ محي الدين في فتوحاته في الفصل الأول من أجوبة الترمذي: و أما ما تعطيه المعرفة الذوقية فهو أن الحق ظاهر من حيث ما هو باطن و باطن من حيث ما هو ظاهر و أول من حيث ما هو آخر و آخر من حيث ما هو أول انتهى كلامه فهذا مقام العائذ به تعالى من قصور الأدراك فيقال چه نسبت خاك را به عالم پاك (١)

حق تعالیٰ کی اپنے فعل کے ساتھ نسبت کی کیفیت

نور

شائستہ تر ہے کہ ہم اصل حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان خردمند لوگوں کی زبان استعمال کریں جو کہ اہل سلوک ہیں چونکہ عام مخاطبین کے لئے ان کا راستہ

(١) أي مناسبة بين التراب و العالم الأظهر الأعلىٰ (ما للتراب و رب الأرباب)

Presented by Ziaraat.Com

آسان تر ہے ہر چند اہل اللہ کا راستہ آسان تر ہے نزدیک تر ہے چونکہ یہ لوگ چہرۂ دلدار سے نقاب اٹھا چکے ہیں۔

پس ہم کہتے ہیں کہ چونکہ حق تعالیٰ ہر قسم کی وجہ جہت سے کمال تقدیس میں ہے اور ہر قسم کے مکان و مکانیات سے منزہ ہے اور حد زمان و زمانیات سے مبرا ہے اسی وجہ سے اس کی نسبت اس کے فعل کے ساتھ اس طرح نہیں جس طرح کہ دیگر فاعلوں کی نسبت اپنے افعال کے ساتھ ہے چونکہ دیگر ہر فاعل قید ماہیت میں ہے اس پر تعین ہے اور اس کا مقام ماہیت و ذاتیت خود اس بات کا عامل ہے کہ وہ اپنے اثر و فعل کے مغائر ہو۔

پس وہ تمام فاعل جو کہ واجب الوجود نہیں ہیں اپنے تعین و ماہیت ذاتی کی بدولت اپنے فعل و اثر سے جداگانہ ہیں اور فی الحقیقت وہ ان اشیاء سے الگ ہیں جو ان میں تاثیر رکھتی ہیں۔

ہر چند ان فاعلوں کے مابین بھی مختلف مراتب ہیں جو ایک دوسرے کی نسبت نورانی تر ہیں اور ایک دوسرے سے کامل تر ہیں لیکن شدت و ضعف کے ساتھ رابطہ میں اختلاف درجات رکھتے ہیں مثلاً عالم ملک و طبیعت کے فاعل بخاطر اینکہ وہ بعد ہائے امکانی کے زیر حکومت ہیں اور جہات امکانی کے زیر غلبہ محکوم ہیں اور ہیولیٰ و ہیولانیات کی پابندیوں کے اسیر ہیں اور مادہ و مادیات کی قید میں گرفتار ہیں اور زمان و حرکت کی زنجیریں ان کے لیے گردن گیر ہیں اسی وجہ سے ان کے آثار کے وجود من حیث القوم ان سے کنارہ کش اور بر کنار ہیں اور ان آثار کی ھویت جہت مکان میں ان سے منفصل اور جدا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور بر کناری وجدائی کا بالاترین مرتبہ یہ ہے کہ ہر موجود دوسرے موجود سے ازنظر وضع جداگانہ اور من حیث الرکان علیحدہ ہے اور یہ انعزال وجدائی ملک و مادہ کے فاعل کے آثار سے ہے چونکہ ان کے وجود ان کے عدم سے آمیختہ ہیں اور یہ ساحت قدس خداوند بادشاہ علام سے دور ہیں۔

لیکن موجودات عقل ومقام تجرد ومحل انس وموطن تفرد چونکہ یہ خولوں سے منزہ اور عالم نور سے قریب تر ہیں بلکہ اصل نور اور نور علی نور ہیں اور ان کی جہات امکان وجوب احدی میں مندک ہیں اور ان کی ماہیتوں کے جبران کا نقصان وجود سرمدی کی وجہ سے ہے اسی وجہ سے ان کے ظرف کو جس میں یہ وجود رکھتے ہیں عالم جبروت کہتے ہیں کیونکہ وہاں ان کے نقصان کی تلافی اور امکان کا وجود برطرف ہوتا ہے۔

یہ موجودات عالم عقل ان وجوہ کی بناء پر مقدس تر و منزہ ہیں کہ اپنے متاثر سے اور اپنے اثر سے اس عالم کے اوضاع و جہات کے پست مادہ کو اٹھاتے ہیں اور پہلے لوگوں سے صحیح طور پر نقل ہوا ہے کہ عالم عقلی سب کا سب اپنے کل میں تھا ان کے مابین کوئی حجاب حائل نہ تھا اور نہ بعض کی بعض کے ساتھ اور غیر کے ساتھ کوئی وضع تھی۔

باوجودیکہ امکان کا سیاہ داغ ان کے چہرے پر موجود تھا فقر ذاتی کی ذلت کی گرد وغبار ان کی پیشانی پر لگی ہوئی تھی پس جب عالم عقلی کا اپنے امکان ذاتی کے ساتھ یہ حال ہوا تو اب مبدأ وجود کے حق میں غور کر کے کیا دیکھتے ہو حالانکہ وہ ہر تعین وکثرت اور جہت سے منزہ اور ماہیات و جہات غیریت سے مقدس ہے پس حق تعالیٰ اشیاء کے ظہور سے ظاہر ہے مگر اس طرح نہیں جس طرح کہ اجسام انوار حسیہ سے ظاہر ہوتے ہیں اور نہ اس

Presented by Ziaraat.Com

طرح جس طرح کہ کوئی شے کسی دوسری شے کے لیے باطن ہوتی ہے اس کے باوجود بھی اس کا ظہور ان اشیاء میں ہر صاحب ظہور سے زیادہ ظاہر ہے اور اس کا باطن ہونا ہر پوشیدہ و مستور شے کے بطون سے تمام تر ہے۔

پس وہ حق تعالیٰ بعین ظہور بطون اور بعین بطون ظہور ہے جیسا کہ سیدنا و مولونا القائم عجل اللہ فرجہ الشریف نے شیخ اکبر ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہ کے ہاتھوں ظاہر ہونے والی توقیع میں اللہ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: اے وہ خدا جو اپنے ظاہر ہونے میں پوشیدہ اور پوشیدہ و مکنون ہونے میں ظاہر ہے صدق ولی اللہ اور شیخ محی الدین نے فتوحات نامی کتاب کی پہلی فصل میں ترمذی کے جوابات کے ضمن میں کہا ہے "لیکن وہ چیز جو ہمیں ذاتی معرفت سے حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ باطن ہونے کی حیثیت سے بھی ظاہر ہے اور ظاہر ہونے کی حیثیت سے باطن ہے اور اول ہونے کی حیثیت سے آخر ہے اور آخر ہونے کی حیثیت سے اول ہے۔

خداوندا ہم تیرے ادراک سے قاصر ہونے سے تیری پناہ لیتے ہیں اور زبان حال سے کہتے ہیں۔

چہ نسبت خاک را بعالم پاک

نور

ولنرجع ألی المقصود الأصلی فأن الرسالة غیر موضوعة لتحقیق هذه المباحث والتطویل فی تلك المعارج فلیعذرنی أخوانی عن ما خرج عنان القلم عن الأختیار فنقول۔

Presented by Ziaraat.Com

لك أن ترتقى ألى أوج الحقيقة لفهم أسرار أهل المعرفة فاسمع لما نتلو عليك و أعلم أن هذه الخلافة أيضا خلافة فى الظهو فأن الأول جل مجده لما أراد أن يظهر فى الأكوان لرؤية نفسه وكمالات ذاته فى مراتب كاملة جامعة تجلى بأسم الأعظم الأتم الذى له مقام أحدية الجمع فاشرقت من ذلك التجلى سموات الأرواح و أراضى الأشباح فكل المراتب الوجودية و الحقائق النزولية و الصعودية من تعين تجليه الذاتى الحاصل بالأسم الأعظم فمقام الخلافة مقام استجماع كل الحقائق الألٰهية و الأسماء المكنونة المخزونة فحيث لا حجاب فى الوجود من ناحية رب الودود فأن الحجاب من التعينات و الحدود و أذ لا تعين من ناحية العالم القدس فلا حجاب فكان ذاته بذاته ظهرت فى الأشياء و على حد أطلاقه أشرقت الأرض و السماء (وأشرقت الأرض بنور ربها) الذى هو الحقيقة الأطلاقية الجامعة لكل الحقائق و التعينات المشهودة و المعلومة فى العالمين من ناحية عالم الكثرة و جنبة الخلقية فما أصابك من سيئة فمن نفسك فمن عرف حقيقة استهلاك الوجود المنبسط و الأحاطة القيومية للذات الواجبة و عدم النسبة أية نسبة بينها و بين الخلق و تنزهها عن كل التعينات يمكن له معرفة هذا الظهور الذاتى و تجلى الأسمائى

Presented by Ziaraat.Com

والصفاتی فمع کون التجلی بالأسماء و فی هیالك الممکنات کان التجلی ذاتیا بلا ملابسة بأقذار التعینات الخلقیة و مناسبة لسکان عالم من العوالم فاعرف و لا تختلط۔

مقام خلافت جامع حقائق الٰہیہ ہے

نور

اب چاہیے کہ ہم اصل مقصد کی طرف لوٹیں چونکہ یہ رسالہ اس قسم کے مباحث کی تحقیق کے لیے نہیں ہے تا کہ ہم ان مطالب میں تطویل سخن کریں اور میرے برادران مجھے معذور قرار دیں گے کہ عنان قلم اپنے وسعت اختیار سے نکل گیا۔

اے عزیز! اگر تم اسرار اہل معرفت دریافت کرنے کے لیے اوج حقیقت کی طرف بلندی اختیار کرو تو میرے بیان کردہ مطالب کو غور سے سنو اور جان لو کہ یہ خلافت در ظہور ہے کیونکہ خداوند جل مجدہ نے چاہا کہ وہ اپنی ذات اور کمالات ایک آئینۂ تمام نما کے اندر مراتب کاملیہ جامعہ میں مشاہدہ کرے تو اس نے اپنے اسم اعظم اتم کے ساتھ تجلی کی اور یہ اسم اعظم مقام احدیت جمع رکھتا ہے پس اس تجلی سے سماوات ارواح اور اراضی صور کی چمک پیدا ہوئی چنانچہ تمام مراتب وجودیہ اور حقائق صعودیہ ونزولیہ اس کی اس تجلی کے تعین سے ظاہر ہوئے جو اس اسم اعظم کی بدولت حاصل ہے پس مقام خلافت وہ مقام ہے جس میں تمام حقائق الٰہیہ اور اسماء مکنونہ ومخزونہ جمع ہیں کیونکہ پروردگار مہربان کی جانب سے کوئی تعین نہیں لہٰذا کوئی حجاب وہاں موجود نہیں پس اس کی

Presented by Ziaraat.Com

ذات بذات خود اشیاء میں ظاہر ہوئی اور اس کے اطلاق کی حد پر زمین و آسمان اپنے اس رب کے نور سے چمک اٹھے جو کہ حقیقت اطلاقیہ جامع کل حقائق ہے اور عالم کثرت اور جنبۂ خلقیہ کی طرف سے عالمین میں تعینات مشہودہ و معلومہ ہے پس تمہیں جو برائی پہنچے وہ خود تمہاری طرف سے ہے پس اگر کسی نے اپنے وجود منبسط کے استہلاک کی حقیقت کو شناخت کر لیا اور حضرت واجب کی ذات کے احاطۂ قیومی کا ادراک کر لیا اور وہ یہ سمجھ گیا کہ ذات مقدس واجب اور مخلوق کے مابین کوئی نسبت نہیں اور وہ ذات تمام تعینات سے منزہ ہے پس ممکن ہے کہ اس ظہور ذاتی و تجلیٔ اسمائی و صفاتی کی نسبت کی شناخت بھی اس کو حاصل ہو جائے کیونکہ یہ تجلیٔ اسماء کے وسیلہ سے اور ہیکل ہائے ممکنات سے ہے اور اس وصف سے تجلی تجلیٔ ذاتی ہے جو کسی بھی تعینات خلقیہ کی کثافت سے آلودہ نہیں اور ذات مقدس اور ان عوالم میں سے کسی عالم میں سکونت پذیت مخلوق میں کوئی مناسبت نہیں پس دقت کرو اور ان دونوں مطلبوں میں خلط و ملط نہ کرو۔

نور

كما أن العالم الأعيان الثابتة لا وجود لها في الحضرة العلمية و لا كون لها ألا كون الثبوت فحقائقها أيضا غير حاجبة عن الظهور الذاتي و التجلي الأسمائي و الصفاتي فهو تعالىٰ بلا حجاب مسدول بينه و بين خلقه ظاهر في مرآة الكل كما قال تعالىٰ شأنه: هو الأول و الآخر و الظاهر و الباطن فأشار بلفظ هو

Presented by Ziaraat.Com

ألىٰ حقيقة الغيبية المستكنة في الحضرة الأسمائية و الصفاتية وقال: الحقيقة الغيبية المقدسة عن التلبس بالأسماء والصفات فضلا عن ملابسة الأكوان الزائلات بحقيقتها الشريفة ظاهر و باطن و أول و آخر فالظهور كل الظهور له لا ظهور لشيء من الأشياء و لا بطون لحقيقة من الحقائق بل لا حقيقة لشيء اصلا كما في دعاء يوم عرفة لمولانا و سيدنا أبي عبد الله الحسين روحي له الفداء۔

أيكون لغيرك من الظهور ما ليس لك حتىٰ يكون هو المظهر لكَ متىٰ غبت حتىٰ تحتاج ألىٰ دليل يدل عليك ألىٰ آخرٗ صدق ولي الله و بهذا ينظر كلام الأحرار: العالم خيال في خيال و من ذاك المقام قول العارف الشيرازي۔

مدعي خواست كه آيد به تماشا گه راز
دست غيب آمد و بر سينهء نا محرم زد (١)

ولتكن على خبر مما ألقي أليك حتىٰ لا يشتبه عليك الأمر فتزل قدمك۔

---

(١) لقد أراد المدعي و من كان فيه الأنانية أن يدخل وراء الستر و يرىٰ السر فظهرت اليد الغيبية و ضربت على صدره كي يرجع لأنه ما كان محرما والاضلاع على السر لغير المحرم محرم۔

Presented by Ziaraat.Com

تمام ظہور اس حقیقت غیبیہ کے لئے ہے

نور

جس طرح کہ اعیان ثابتہ کے لئے حضرت علمیہ میں کوئی وجود نہیں اور ثبوت کے لئے ان کے علاوہ کوئی ''کون'' نہیں اسی طرح ان کے حقائق بھی ظہور ذاتی و تجلی ایمانی و صفاتی سے حاجب نہیں ہیں پس وہ حق تعالیٰ کسی حجاب کے بغیر جو اسکے اور اس کی مخلوق کے مابین ہو تمام آئینوں میں نمایاں ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے ''وہ اول و آخر و ظاہر و باطن ہے'' (قرآن کریم)۔

پس وہ کے ساتھ ہونے والا اشارہ اس حقیقت غیبیہ کی طرف ہے جو حضرت اسماء و صفات میں پردہ نشین ہے گویا کہ وہ یوں فرماتا ہے کہ وہ حقیقت غیبی جو تلبس بہ اسماء و صفات سے بھی مقدس تر ہے اکوان فانیہ سے متلبس ہو وہ اپنی حقیقت شریفہ کے ساتھ ظاہر بھی ہے باطن بھی اور اول بھی اور آخر بھی۔

پس ہر قسم کا ظہور اسی کے شایان شان ہے اور اشیاء میں سے کسی شے کے لئے کوئی ظہور نہیں اور ہر قسم کا بطون اسی سے ہے اور کسی چیز کے لیے کوئی بطون نہیں بلکہ اصلاً کوئی حقیقت اپنا وجود نہیں رکھتی جیسا کہ سیدنا و مولانا ابو عبداللہ الحسین روحی لہ الفدا ء نے دعاء عرفہ میں فرمایا کیا تیرے سوا کسی چیز کو کوئی ظہور حاصل ہے جو تیرے لیے نہ ہو کہ وہ تجھ کو ظاہر کرنے والا قرار پائے؟ تو غائب ہی کب ہوا تا کہ تجھے ایسی دلیل کی حاجت ہو جو تجھ پر دلالت کرے ہاں ولی اللہ نے درست ارشاد فرمایا اور جو آزاد لوگوں نے کہا ہے جہاں عالم سب خیال در خیال ہے ان کا مقصود بھی یہی ہے اور عارف شیرازی نے بھی

Presented by Ziaraat.Com

اسی مناسبت سے کہا ہے۔

مدعی خواست کہ آید بہ تماشاگہ راز
دست غیب آمد و بر سینۂ نا محرم زد

ایک دعویٰ کرنے والے صاحب انانیت نے پس پردہ سے راز کو دیکھنا چاہا تو غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہو کر اس کے سینے پر لگا کیونکہ وہ محرم راز نہ تھا اور نا محرم کے لیے راز پر مطلع ہونا حرام ہے پس چاہیے کہ ان حقائق کو بخوبی سمجھ لو تا کہ تمہیں اشتباہ و لغزش نہ ہو جائے۔

نور

هذا ولكن حفظ مقام العبودية و الأدب لدى الحضرة الربوبية يقتضي ان يكون النظر ألى جهة التقديس و التنزيه أكثر بل هي أنسب بحال السالك و عن الخطرات أبعد فلا بد لكل من سلك طريق المعرفة أو دخل مدينة الحقيقة بالقدم الراسخ العلمي أن يكون في جميع الأحوال منزها و في كل المقامات مقدساً و مسبحاً و لهذا يكون التقديس و التنزيه في لسان الأولياء أكثر تداولاً و كانوا عليهم السلام أذا وصلوا ألىٰ ذلك المقام صرحوا بالقول تصريحاً لا أشارة أو تلويحاً بخلاف مقام التشبيه و التكثير فأنه قل في كلمات الكمل من أصحاب الوحي و التنزيل التصريح به بل كلما وصلوا أليه

Presented by Ziaraat.Com

رمـزوا بـالقول رمزاً و رفضوا التصـريح به رفضاً و مـاوقـع من الشطحيات من بعض اصحـاب المكاشفة و السلوك و أرباب الـريـاضـه فهـو لـنقصـان سلوكهم و بقاء الأنانية فى سـرهـم أو سـر سرهـم فتجلى عليهم أنفسهـم بالفرعونية و أمـا السـالكون عـلـى طـريـق الشـريـعة مـع رفـض الأنــانية بـجملتهـا و ترك الـعبـودية لأنـفسهـم بـرمتهـا مـع طهـارتها و عدم التوجه ألىٰ أظهـار الـقـدرة و السـلـطـنة و الـفرعونية فهم فى اعلىٰ مرتبة التـوحيـد و التـقـديس و أجل مقـامـات التكثير و لـم يكن التكثير حـجابا لهـم عن التوحيد و لا التوحيد عن التكثير لقوة سلوكهـم و طهـارة نـفـوسهـم و عـدم ظهـورهـم بالربوبية التى هـى شأن الـرب المطلق مع أن هيولىٰ عـالـم الأمكان مسـخرة تحـت يدى الـولـى يـقلبها كيف يشـاء و جـاء لهـم فى هذا العالـم الكتاب من الـلـه الـعـزيز الذى أخبر عنه رسول الله صـلى الله عليه و آله وسـلـم عـلى مـانقل مـخـاطبـاً لأهل الجنة من يكون مـخـاطبـاً له : من الحـى القيوم الذى لا يموت ألىٰ الحـى القيوم الذى لايموت أمـا بـعـد فـأنى أقول لشـىء كن فيكون و قد جعلتك تقول لشـئ كـن فيكون فقال صلى الله عليه و آله وسلم فلا يقول أحد من أهل الجنة للشـئ كن ألا و يكون.

Presented by Ziaraat.Com

مقام عبودیت کا لزوم تحفظ اور آخرت میں ولی کامل کے تکوینی اختیارات

نور

جو کچھ ہم نے کہا ہے اس کے مطابق حفظ مقام عبودیت و ادب حضرت ربوبی میں اس بات کا مقتضی ہے کہ بیشتر نظر تقدس و تنزیہ پر ہو بلکہ سالک کے حال کے مناسب یہی ہے اور خطرات سے دورتر بھی ہے پس جو شخص بھی طریق معرفت پر رواں یا قدم راسخ علمی کے ساتھ شہر حقیقت میں داخل ہو کہ وہ تمام حالات میں منزہ اور تمام مقامات میں تسبیح و تقدیس کرنے والا ہو۔

اسی وجہ سے تقدیس و تنزیہ اولیاء حق علیہم السلام کی زبان میں زیادہ تر متداول رہی ہے اور یہ ذوات مقدسہ علیہم السلام جب اس مقام پر پہنچتے تھے تو قول کے ساتھ بلا اشارہ و تلویح تصریح کیا کرتے تھے برخلاف تشبیہ و تکثیر کے جس کی تصریح کاملین اہل وحی و تنزیل کے کلمات میں بہت کم آتی ہے بلکہ جب بھی یہ اس تک پہنچتے تھے قول میں رموز و اشارات سے کام لیتے تھے یا بالکل ہی تصریح کو ترک کر دیتے تھے اور اس سلسلہ میں بعض اہل مکاشفہ و سلوک ارباب ریاضت کی طرف سے جو شطحیات منقول ہوئے ہیں یہ ان کے سلوک ناقص کی وجہ سے ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ان کے باطن میں یا باطن الباطن میں انانیت کے کچھ حصے باقی تھے جن کے سبب ان کے نفس میں فرعونیت تجلی نما تھی لیکن جو لوگ راہروان جادہ شریعت ہیں اور انانیت کو کلی طور پر انہوں نے دور پھینک دیا اور بندگی نفس میں سے ان پر کچھ باقی نہیں ان کے نفوس پاک ہو گئے اسی

Presented by Ziaraat.Com

لیے وہ اظہار قدرت وسلطنت وفرعونیت کی طرف توجہ نہیں رکھتے۔

پس وہ توحید و تقدیس کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے اور تکثیر کے جلیل ترین مقامات پر حاوی تھے اور تکثیر ان کے لیے توحید سے حجاب نہ بن سکی اور نہ توحید تکثیر سے چونکہ ان میں قوت سلوک تھی ان کے نفوس پاکیزہ تھے اور وہ اس ربوبیت کا اظہار نہ کرتے تھے جو کہ رب مطلق کے شایان شان ہے حالانکہ عالم امکان کا ہیولیٰ ولی اللہ کے دست مبارک میں مسخر ہے وہ اس کو جس طرح چاہے زیروزبر و تہ و بالا کر سکتا ہے اور ان کے لیے اس عالم میں ہی اللہ تعالیٰ عزیز کی طرف سے وہ تحریری پیغام آیا ہے جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ وہ پیغام اہل بہشت کو بہشت میں ملے گا جس میں اللہ اہل بہشت سے مخاطب ہوگا "خدائے حی وقیوم کی جانب سے ان حی و قیوم لوگوں کے نام جن کو موت نہ آئے گی امابعد جب میں کسی شے کو کن کہتا ہوں تو وہ پیدا ہو جاتی ہے میں نے تمہیں ایسا بنا دیا ہے کہ تم کسی شے کو کن کہہ دو وہ پیدا ہو جائے گی" پھر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اہل بہشت میں سے ہر شخص اس منزلت پر فائز ہوگا کہ جب وہ کوئی چیز پیدا کرنا چاہے گا تو اس کو کن کہہ دے گا اور وہ فوراً پیدا ہو جائے گی۔

نور

و من ذلك المقام أباء الأنبياء المرسلين و الأولياء الراشدين صلواة الله عليهم أجمعين عن اظهار المعجزات و الكرامات التى اصولها أظهار الربوبية و القدرة و السلطنة و الولاية فى العوالم العالية و السافلة ألا فى موارد اقتضت المصلحة لأظهارها و فيها

Presented by Ziaraat.Com

أيضا كانوا يصلون و يتوجهون ألى رب الأرباب بأظهار الذلة والمسكنة ولعبودية و رفض الأنانية و أيكال الأمر ألىٰ بارئه واستدعأ الأظهار عن جاعله و منشأ علة قدرته مع أن تلك الربوبية الظاهرة بأيديهم عليهم السلام هى ربوبية الحق جلّ و علا ألا أنهم عن أظهارها بأيديهم أيضاً يأبون۔

و أما أصحاب الطلسمات و النيرنجات و أرباب السحر والشعبدة و الرياضات التى اصولها الأتصال بعالم الجن والشياطين الكفرة و هو الملكوت السفلىٰ الذى هو الظل الظلمانى لعالم الملك مقابل الظل النورانى الذى هو الملكوت العلياء عالم الملائكة تراهم لا زال فى مقام أظهار سلطنتهم و أبراز تصرفهم لفرط العشق بأنانيتهم و زيادة الشوق بحيثية نفوسهم فهم عباد أصنام النفس و تابعى الجبت و الطاغوت غافلون عن رب العالمين و أن جهنم محيطة بالكافرين۔

قدرت معجزہ نمائی ریشۂ ربوبیت ہے

نور

یہی وجہ ہے کہ پیغمبر و رسول اور اولیاء راشدین صلوات اللہ علیہم اجمعین معجزات و کرامات کے اظہار سے خودداری فرماتے تھے کیونکہ معجزات کا اظہار اظہار ربوبیت کا ریشہ اور عوالم عالیہ وسافلہ میں قدرت وسلطنت وولایت کا اظہار ہے یہی ذوات مقدسہ

Presented by Ziaraat.Com

صرف چند ایسے مقامات پر ان کا اظہار کرتے تھے جہاں مصلحت کا تقاضا ہوا کرتا تھا اس کے باوجود بھی یہ اعجاز نمائی کے وقت پہلے نمازیں پڑھا کرتے تھے اور رب الأرباب کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور اس کے حضور میں اپنی عاجزی انکساری مسکنت و بندگی و ترک انانیت کا اظہار کرتے تھے اور اس کا انجام باری تعالیٰ کے سپرد کرتے تھے اور خالق ہی سے استدعا کرتے تھے جو کہ منشأ علت قدرت ہے حالانکہ ان ذوات مقدسہ کے دست ہائے مبارک پر ظاہر ہونے والی قدرت ربوبیت حق جل جلالہ ہے مگر وہ عین حال میں اپنے ہاتھوں سے اس کے اظہار سے بھی کتراتے تھے لیکن اصحاب طلسمات و نیرنگ اور ارباب سحر و شعبدہ وریاضات جن کا ریشہ کار عالم جن و شیاطین کفار سے پیوستہ ہے جو کہ ملکوت سفلی ہے جو عالم ملک کے لئے سایۂ ظلمانی ہے اور اس نورانی سایہ کے بالمقابل ہے جو کہ ملکوت علیاء و عالم ملائکہ ہے تم ان حضرات کو دیکھو گے کہ یہ اپنی سلطنت کے اظہار میں اور اپنی قدرت تصرف کو نمایاں کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں کیونکہ ان کو اپنی انانیت سے عشق ہے اور نفوس کی حیثیت سے والہانہ شوق ہے یہ اپنے نفس کے بتوں کو پوجنے والے ہیں اور جبت و طاغوت کے تابع اور رب العالمین سے غافل ہیں اور جہنم کفار کے ساتھ احاطہ کئے ہوئے ہے۔

نور

أذا صعدت تلك الذروة العالية و عرجت بروحك ألىٰ أوج هذه الحقيقة النورية و عرفت حقيقة ما تلونا عليك من الظهور الذاتي يمكن لك فهم الحقائق و يفتح عليك بعض أبواب الرموز والدقائق۔

Presented by Ziaraat.Com

منها: سر قول الحكماء السالفين و الفلاسفة السابقين أن البارئ جلت عظمته يعلم الجزئيات على الوجه الكلى فأن الجنبة العالية من كل حقيقة على حد الأطلاق و الصرافة الفعلية والمحوضة الكلية و التشخصات المشهودة و التعينات المعلومة من الجنبة السافلة الخلقة و من عالم الفرق لا الجمع۔

و منها : سر لاقدر فى النشأة العينية الذى حارت العقول فيه و تشتتت آراء الفلاسفة لديه و أما القدر العلمى فقد عرفت سالفا رجوعه ألىٰ عالم الأعيان۔

و منها : سر قول فرفوريوس الذى هو من أعاظم الحكماء فى علم البارئ من جعل مناط علمه تعالىٰ أتحاده بالمعلومات۔

و منها: وجه صحة رأى الشيخ المقتول و مقدم أشراقية الأسلام فى علم البارئ و جعل العلم على مشربه ذاتياً مقدماً على الأشياء و أن كان بوجه فعلياً هو الأشياء۔ ألىٰ غير ذلك من الأسرار التى يضيق المجال عن ذكرها و الغور فى تحقيقها۔

نشاۃ غیبیہ میں قدر کا راز

نور

جب تم معرفت کی اس بلند چوٹی پر چڑھ جاؤ گے اور تمہاری روح کو اس اوج حقیقت نوریہ کی معراج حاصل ہو جائے گی اور ظہور ذاتی کے متعلق جو حقیقت ہم نے

Presented by Ziaraat.Com

بیان کی ہے تم اس کی شناخت کرلو گے تو تمہارے لئے حقائق کا سمجھنا ممکن ہو جائے گا اور تم پر بعض رموز و دقائق کے ابواب کھل جائیں گے منجملہ ان کے حکماء ماسلف و فلاسفہ سابقین کے اس قول کی اصلی وجہ تم پر منکشف ہوگی کہ باری تعالیٰ جلت عظمتہ کلی طریقہ پر جزئیات کا علم رکھتا ہے چونکہ وہ جنبہ جو ہر حقیقت سے والاتر و بالاتر ہے وہ حد اطلاق وفعلیت وکلیت محض ہے اور یہ تشخصات جو دیکھے جاتے ہیں اور تعینات جو معلوم ہیں یہ سب کے سب جنبہ سافل خلقی سے تعلق رکھتے ہیں اور عالم فرق سے متعلق ہیں نہ عالم جمع سے اور ان میں سے نشات غیبیہ میں قدر کا راز وہ راز ہے جس نے عقول کو متحیر کر دیا اور اس کے بارے میں فلاسفہ کے آراء وافکار بھی پریشان ہو گئے لیکن قدر علمی کے متعلق تم پہلے جان چکے ہو کہ وہ اعیان کی طرف بازگشت رکھتی ہے۔

اور ان میں سے فرفوریوس کا قول ہے جو کہ عظیم ترین حکماء میں سے ہے اس نے باری تعالیٰ کے علم کے متعلق یہ کہا ہے کہ اس کے عالم کا مناط معلومات کے ساتھ متحد ہے اور جملہ ان میں سے شیخ مقتول کے نظریہ کے صحیح ہونے کی وجہ ہے اور اسلام کے اشراقی فلسفہ کا وہ تقدم ہے جو انہوں نے علم باری تعالیٰ کے متعلق قرار دیا ہے اور ان کے مشرب کے مطابق اس کا علم تمام اشیاء پر مقدم ہے اگرچہ ایک توجیہ کے لحاظ سے اس کا علم فعلی عین اشیاء ہے اور دوسرے اسرار بھی ہیں جن کا تذکرہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ان کی تحقیق میں غور وخوض کرنے کی دسترس ہے۔

نور

أن النبوة فی ذلك المقام الشامخ هی أظهار الحقائق الألٰهية

Presented by Ziaraat.Com

و الأسماء و الصفات الربوبية فی النشأة العينية طبقا للأنباء الحقيقية الغيبية فی النشأة العلمية و من ذٰلك المقام أعطی كل ذی حق حقه بأكمال المستعدين و أيصال القابلين ألیٰ كمالاتها اللائقة و المترقبة فأن مقام الرحمٰنية التی هی مقام بسط الوجود و مقام الرحيمية التی هی مقام بسط كمال الوجود من ذاك المقام هو أحدية جمعها و لهٰذا جعل الرحمٰن الرحيم تابعين لأسم الله فی قوله تعالیٰ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

و قال الشيخ العربی فی فتوحاته ظهر العالم ببسم الله الرحمٰن الرحيم انتهی و هو الرسول علیٰ سكان عالم الغيب والشهادة و الناطق بالحق عن مقام الجمع علی قطان سكنة الملك و الملكوت۔

نشاۃ غیبی میں حقیقت نبوت

نور

اس بلند مقام میں نبوت اس بات سے عبارت ہے کہ نبی حقائق الٰہیہ و اسماء و صفات ربوبیہ کو نشات غیبیہ میں اس کے مطابق ظاہر کرے جو کہ نشات علمیہ میں حقیقت غیبیہ کے متعلق معلوم ہے اور اسی مقام کی بدولت اس نے صاحب حق کو اس کا حق دیا اور صاحبان استعداد کو کمال تک پہنچایا اور قابلیت رکھنے والوں کو ان کے لائق اور متوقع کمالات تک پہنچایا چونکہ مقام رحمانیت ہی بسط وجود کا مقام ہے اور مقام رحیمیت بسط

Presented by Ziaraat.Com

کمال وجود کا مقام ہے اور اسی کے سبب مقام احدیت رحمانیت و رحیمیت کا جامع ہے چنانچہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اسی وجہ سے رحمٰن و رحیم کو اسم اللہ کے تابع قرار دیا گیا ہے اور شیخ عربی نے اپنی فتوحات میں کہا ہے کہ تمام جہان عالم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وسیلے سے وجود میں آیا اور یہ عالم غیب و شہادت کے باشندگان پر رسول ہے اور ساکنان ملک و ملکوت پر مقام جمع کے متعلق حق کے ساتھ سخن گو ہے۔

نور

أول من آمن بهذالرسول الغيبي والولي الحقيقي هو سكان سكنة الجبروت من الأنوار القاهرة النورية و الأقلام الألٰهية العالية فهي أول ظهور بسط الفيض و مد الظل كما قال النبي صلى الله عليه و آله وسلم أول ما خلق الله نوري أو روحي۔

ثم على الترتيب النزولي من العالي ألى السافل و من الصاعد ألىٰ النازل حتىٰ أنتهى الأمر ألىٰ عالم المادة و الماديات وسكان أراضي السافلات بلا تعص و لا استنكار (و لا استكبار) وهذا أحد معنى قوله صلى الله عليه و آله وسلم آدم و من دونه تحت لوائي و أحد معاني عرض الولاية على جميع الموجودات۔

و أما عدم قبول بعضها كما في الخبر فمبني على نقصان القابلية و الاستعداد من قبول الكمال لا عدم القبول مطلقاً حتىٰ في مقام الوجود بل في كماله و بعبارة أخرىٰ قبول مقام الرحمانية

Presented by Ziaraat.Com

و عدم قبول مقام الرحيمية و ألا فكل موجود على مقدار سعة وجوده و قابليته قبل الولاية و الخلافة الباطنيتين و هما نافذان في اقطار السماوات و الأرضين كما نطقت به الأحاديث الشريفة۔

موجودات پر عرض ولایت کا مطلب

نور

سب سے پہلے رسول غیبی اور ولی حقیقی پر ساکنین عالم جبروت ایمان لائے یعنی انوار قاہرہ واقلام عالیہ الٰہیہ اور یہی سب سے پہلے بسط فیض اور مد ظل کا ظہور ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور یا میری روح کو خلق فرمایا اس کے بعد ترتیب نزولی کے مطابق بلند سے پست کی جانب اور فراز سے نشیب کی طرف تمام مخلوقات ایمان لائیں حتیٰ کہ یہ معاملہ عالم مادہ و مادیات اور ساکنان اراضیٔ سافلات کی جانب بلا انکار و سرتابی پہنچا اور یہ آنحضرتؐ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جو کچھ حضور نے ارشاد فرمایا۔

آدمؑ سے لے کر پست تر مخلوق تک سب کے سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور تمام موجودات پر معصومؑ کی ولایت پیش کرنے کا بھی ایک معنی یہی ہے اور جہاں یہ وارد ہوا ہے کہ بعض موجودات نے ولایت کو قبول نہ کیا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ان میں کمال کو قبول کرنے کی صلاحیت و استعداد موجود نہ تھی نہ یہ کہ انہوں نے مطلقاً قبول نہ کیا حتیٰ کہ مقام وجود میں بھی نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کمال وجود کے مقام میں ولایت کو قبول نہیں کیا اور بعبارت دیگر یعنی انہوں نے مقام رحمانیت میں

Presented by Ziaraat.Com

تو قبول کیا مگر مقام رحیمیت میں قبول نہ کیا۔

وگرنہ ہر موجود نے اپنے وجود کی وسعت و قابلیت کی مقدار پر باطنی ولایت و خلافت کو قبول کیا اور یہی باطنی خلافت و ولایت تمام آسمانوں اور زمینوں کے گوشوں میں نافذ ہے جیسا کہ احادیث شریفہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔

نور

لعل الأمانة المعروضة على السمٰوات و الأرض والجبال التى أبين عنها حملها و حملها الأنسان الظلوم الجهول هى هذا المقام الأطلاقى فأن السمٰوات والأرضين و ما فيهن محدودات مقيدات حتىٰ الأرواح الكلية و من شأن المقيد أن يأبىٰ عن الحقيقة الأطلاقية و الأمانة هى ظل الله المطلق و ظل المطلق مطلق يأبىٰ كل متعين عن حملها و أما الأنسان بمقام الظلومية التى هى التجاوز عن قاطبة الحدودات و التخطى عن كأفة التعينات و اللامقامى المشار أليه بقوله تعالىٰ شأنه ما قيل [يا أهل يثرب لا مقام لكم] و الجهولية التى هى الفناء عن الفناء قابل لحملها فحملها بحقيقتها الأطلاقية حين وصوله ألىٰ مقام قاب قوسين و تفكر فى قوله تعالىٰ [أو أدنىٰ] واطف السراج فقد طلع الصبح۔

Presented by Ziaraat.Com

اس امانت کی وضاحت جس کا بوجھ آسمان و زمین نہ اٹھا سکے

نور

شاید وہ امانت جو کہ آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی گئی اور انہوں نے اس کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس کو ایک ظلوم اور جھول انسان نے اٹھا لیا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے اس سے مراد یہی مقام اطلاق ہے چونکہ آسمان زمین اور ان کے جملہ موجودات سب کے سب محدود اور مقید ہیں حتیٰ کہ ارواح کلیہ اور مقید کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ حقیقت اطلاقی کی پذیرفت سے انکار کرے اور امانت سے مراد ظل اللہ مطلق ہے اور ظل مطلق بھی مطلق ہوتا ہے۔

لہٰذا ہر ظل متعین اس اطلاق کا بوجھ اٹھانے سے انکار کرے گا لیکن انسان پس وہ اپنے مقام ظلومیت میں اس بات سے عبارت ہے کہ وہ تمام حدود سے تجاوز کر جائے اور تمام تعینات کی چوٹی پر قدم رکھ لے اور اس مقام لا مقامی کی حدود سے باہر نکل جائے جس طرف اس آیت کے بقولے اشارہ کیا گیا ہے (اے اہل یثرب پھر تمہارے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے)۔

یہ اس مقام لا مقامی کی طرف اشارہ ہے اور انسان کے لیے مقام جہولیت میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ فنا سے مقام فنا میں ہو اور اس ظل مطلق کو اٹھانے کی قوت رکھتا ہو پس اس نے حقیقت اطلاقیہ کے ساتھ اس امانت کو اٹھایا اور یہ اس وقت ہوا جب وہ مقام قاب قوسین تک پہنچا اب اللہ تعالیٰ کے کلام (او ادنیٰ: فاصلہ دو قوس سے بھی نزدیک تر) میں فکر کرو اور چراغ بجھا دو کیونکہ افق سے صبح طلوع ہو گئی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

نور

أعلـم هـداك الـله طريق الصواب أن هذا المقام أى الظهور بـمقام النبوة فى النشأة العينية و اظهار الحقائق الغيبية و الأسماء الألٰهية طبـقاً لصور الأسماء فى النشأة العلمية و الأعيان الثابتة هو الـنبوة للأنسان الكامل أى الحقيقة المحمدية فى النشأة الثانية بل فـى الحضرة الثـالثة لـمكـان الأتـحاد الظاهر و المظهر خصوصا الـمظهر الأتم الأطلاقى الذى لا تعين و لا نفسية له فالمقام الأول هو الأنبـاء بـالحقيقة الجمعية و الأسم الأعظـم أحدية جمع الأسماء عن لسـان غيـب الـغيوب لـلحضرات الأسمائية و فى مقام الواحدية فـالمقام الثانى هو الأنباء بالمظهر الأتم و المجلى الأعظـم أى العين الثـابتة الأنسـانية عن لسان الحقيقة الجمعية أى الأسم الأعظم بل عن لسان الغيب أيضاً لعدم الحجاب اصلًا لصور الأسماء الألٰهية أى الأعيـان الثـابتة و مـقـامنا هذا أى ثالث المقامات الذى كلامنا فيـه هو الأنباء بالمظهر الأتم فى النشأة العينية أم الحقيقة الأنسانية فـى عـالـم الأمـر عـن لســان الـعين الثابتة حقيقتها العلمية بل عن الأسم الأعظم بل عن مقام الغيب لما عرفت.

Presented by Ziaraat.Com

نشاۃ مختلفہ میں حقیقت محمدیہ

نور

تم جان لو خدا تمہیں راہ حق کی ہدایت کرے کہ یہ مقام یعنی نشاۃ غیبیہ میں مقام نبوت کا ظہور اور حقائق غیبی اور اسماء الٰہی کا ظہور بر طبق صور اشیاء اور نشاۃ علمیہ و اعیان ثابتۂ انسان کامل کی نبوت سے عبارت ہے یعنی نشاۃ ثانیہ بلکہ حضرت سوم میں حقیقت محمدیہ چونکہ ظاہر و مظہر دونوں متحد ہیں خصوصا مظہر اتم اطلاقی کہ جس کے وجود کے لئے کوئی نوع تعین نہیں اور نہ اس کے لئے کوئی نفسیت ہے۔

پس مقام اول عبارت ہے حقیقت جمعی اور اسم اعظم کے ساتھ خبر دینے سے جو کہ حضرات اسمائیہ کے لئے مقام واحدیت میں غیب الغیوب سے جمع اسماء کا مقام احدیت ہے پس مقام دوم اس بات سے عبارت ہوگا کہ مظہر اتم اور مجلائے اعظم کے ساتھ خبر دی جائے یعنی عین ثابت انسان از زبان حقیقت جمعی یعنی اسم اعظم بلکہ لسان غیب سے خبر دینا بھی اسی قبیل سے ہے کیونکہ صور اسمائیہ الٰہیہ کے لیے یعنی اعیان ثابتہ کے لیے اصلاً حجاب نہیں ہے۔

اور ہمارا تیسرا مقام ان مقامات میں سے جن کے بارے میں ہم بات کر رہے ہیں وہ نشاۃ عینیہ میں مظہر اتم کے ساتھ حقیقت علمی کے بارے میں خبر دینا یا بالفاظ دیگر عالم امر میں بوسیلۂ حقیقت انسانیہ عین ثابت کی زبان سے خبر دینا ہے بلکہ اسم اعظم کی طرف سے بلکہ مقام غیب کے بارے میں جیسا کہ تم نے پہچانا ہے اس مقام میں بھی حجاب نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

نور

قال شيخ مشائخنا آقا محمد رضا القمشهء قدس سره فی تعليقه علی مقدمات شرح فصوص الحکم بعد قياسه الأعيان الثابتة فی الأسماء الألٰهية بالماهية و الوجود و أن الماهية کما تکون تعين الوجودو الأشياء منسوبة أليها ألا الله لأن الشیء يفعل بتعينه کذلك الأعيان تعين الأسماء و العالم منسوب ألیٰ العين الثابتة للأنسان الکامل ما هذا کلامه الشريف ۔

اعیان کے متعلق آقائی قمشہ ای کا بیان

نور

ہمارے شیخ المشائخ آقائے محمد رضا قمشیٔ نے حاشیہ بر مقدمات شرح فصوص الحکم میں جہاں پر اعیان ثابتہ کو اسماء الٰہیہ میں ماہیت اور وجود کے ساتھ قیاس کیا ہے اور کہا ہے کہ ماہیت تعین وجود سے عبارت ہوتی ہے اور اشیاء کی نسبت ماہیت کی طرف دی جاتی ہے نہ وجود کی طرف یہ بات اللہ کے سوا تمام موجودات کے لئے ہے کیونکہ شے اپنے تعین کے لئے فاعل ہے اسی طرح اعیان اسماء کے تعین سے عبارت ہیں اور عالم انسان کامل کی عین ثابت کی طرف منسوب ہے انہوں نے وہاں اس طرح ارشاد فرمایا۔

نقد و تلخيص

الأعيان الثابتة تعينات أسماء الألٰهية و التعين عين المتعين فی العين و غيره فی العقل کما أن الماهية عين الوجود فی الخارج

Presented by Ziaraat.Com

و غيره في العقل فالأعيان الثابتة عين الأسماء الألٰهية تجليات
لأسم الله بأعتبار وأجزائه بأعتبار آخر و الأعتباران كونه أسم
الذات بأعتبار الصفات و كونه أسم الذات مع الصفات فالأعيان
الثابتة تجليات لأسم الله بأعتبار و أجزائه بأعتبار فهي تجليات
للحقيقة الأنسانية بأعتبار و أجزائها بأعتبار لأن حقيقية الأنسانية
عين ذلك الأسم لأتحاد التعين و المتعين فالعين الثابتة الأحمدية
التي هي حقيقية الأنسانية و هي الحقيقة المحمدية هي المتجلية في
صورة الأسماء و الأعيان في عالم الأسماء و الأعيان الثابتة والعالم
بمعنى ما سوى الله هو صور الأسماء و مظهرها فهو صورة
الخليفة الأنسانية و مظهرها لأنا قلنا أن الأسماء و الأعيان تجليات
تلك الحقيقة بأعتبار و أجزائها بأعتبار و صورتها صورة تلك
الحقيقة و مظهرها فالحقيقة المحمدية هي التي تجلت في صورة
العالم و العالم من الذره و ألىٰ الدرة ظهورها و تجليها ثم قال
قدس سره العزيز: فأن قلت أذا كان أسم الله و العين الثابتة
المحمدية متحدين في العين فلم أسند العالم ألى تلك العين و لم
يسند ألى ذلك الأسم أقول العين الثابتة تعين ذلك الأسم والشئ
الحق المبين انتهى كلامه زيد في مقام الروحانيين مقامه.

Presented by Ziaraat.Com

نقد و تلخیص

اعیان ثابتہ تعینات اسماء الٰہی سے عبارت ہیں اور مقام خارج میں تعین متعین کے لیے عین ہوتا ہے اور مقام عقل میں اس کا غیر ہوتا ہے پس اعیان ثابتہ عین اسماء الہیہ ہیں اور تجلیات کے اعتبار سے وہ اسم اللہ ہیں اور دیگر اعتبار سے وہ اس کے اجزاء ہیں اور یہ دو اعتبار اس حقیقت سے عبارت ہیں کہ اللہ باعتبار صفات اسم ذات ہو یا اسم ذات باصفات ہو۔

پس اعیان ثابتہ تجلیات کے اعتبار سے حقیقت انسانیت کی تجلیات ہیں اور دیگر اعتبار سے اس حقیقت کے اجزاء ہیں کیونکہ انسانی حقیقت اس اسم کے لئے عین ہے اس دلیل سے کہ تعین متعین کے ساتھ متحد ہے بنابریں عین ثابت احمدی وہی حقیقت انسانیت اور حقیقت محمدیہؐ ہے جو کہ بصورت اسماء عالم اسماء میں بصورت عالم اعیان ثابتہ میں جلوہ نما ہے اور عالم یعنی ماسوی اللہ سب صورت اسماء سے عبارت ہے اور ان کا مظہر ہے۔

پس یہ عالم وہی صورت حقیقت انسانیت اور اس حقیقت کا مظہر ہے جس دلیل سے ہم نے کہا ہے کہ اسماء و اعیان ایک اعتبار سے اس حقیقت کی تجلیاں ہیں اور دوسرے اعتبار سے اس حقیقت کے اجزاء ہیں اور ان کی صورت اس حقیقت کی صورت اور اس حقیقت کا مظہر ہے پس حقیقت محمدیہؐ ہی عالم کی صورت میں جلوہ گر ہے اور عالم میں ذرے سے لے کر بڑی چیز تک سب اس حقیقت کا ظہور اور تجلی کا محل ہیں پس اس کے بعد انہوں نے اس طرح ارشاد فرمایا۔

اگر اسم اللہ اور عین ثابت محمدی دونوں عین میں متحد ہیں تو کیا وجہ ہے کہ عالم اس عین کی طرف منسوب ہوتا ہے اور اس اسم کی طرف منسوب نہیں ہوتا؟ عین ثابت اس

Presented by Ziaraat.Com

اسم کا تعین ہے اور یہ وہ چیز ہے جو کہ واضح طرف پر حق ہے ان کا کلام تمام ہوا زمرۂ روحانیین میں ان کا مقام بلند ہو۔

نور

قد عرفت بما كشفنا الغطاء عن بصرك و صار اليوم حديداً أن ثبوت الأعيان الثابتة فى العلم الألهى بوجه كثبوت الأنوار الناقصة فى النور التام و العقل التفصيلى فى العقل البسيط الأجمالى و حيث لا حجاب فى الأعيان و الأسماء كلما نسب ألىٰ العين الثابتة نسب ألىٰ الذات المقدسة و الأسماء و الصفات الألٰهية فالتجليات مع كونها فى لباس الأسماء و الصفات و كسوة الأعيان ذاتية فالقياس بالماهية و الوجود مع كونه مع الفارق ليس الأمر فى المقيس عليه علىٰ ما افاد قدس سره عند أرباب البصيرة و اصحاب الذوق و السلوك فأن أنتساب الآثار ألىٰ الماهية أما بنظر الوحدة فى الكثرة و أن الوجود مع تنزهه عن التعينات ظاهر فيها و هو الأشياء كلها و أما بنظر اصحاب الفلسفة الرسمية من كون العالم ألىٰ الكليات الطبيعية موجوداً لا المشرب العرفانى فأنه عند الأحرار خيال فى خيال۔

و بالجملة أن أراد بقوله أن الشيء يفعل بتعينه أنه لا يفعل ذاته بذاته بلا التعين الأسمى و الصفتى أو فى كسوة الأعيان فهو حق كما عرفت تحقيقه لٰكنه لا يوجب نفى الأنتساب ألىٰ المتعين

Presented by Ziaraat.Com

بل الفعل منسوب ألیٰ المتعین حقیقة لا التعین و أن أراد أن التعین فاعل فلا وجه صحیح له و أن أراد أنه آلة للمتعین فمع كونه خلاف التحقیق لا یوجب نفی الأنتساب أیضا و التحقیق الحقیق بالتصدیق ما عرفت فی طی الأنوار الألٰهیة أن الذات فی كسوة التعینات الأسمائیة تتجلی علی الأعیان الثابتة و فی كسوتها تتجلی عن الأعیان الخارجیة.

و لٰكن لعدم الحجاب و صفاء المرآة كان التجلی ذاتیا لاشریك له تعالیٰ فی الهیئة و هذا أحد معانی الحدیث منقول بمعناه و اللفظ لیس كذلك الوارد عن أهل بیت العصمة سلام الله علیهم أن التوحید الحقیقی بأیقاع الأسم علی المسمیٰ و ألا فعبادة الأسم كفر و عبادة الأسم و المسمیٰ شرك (١)

---

(١) أقول لفظ الحدیث كما فی التوحید عن هشام بن الحكم أنه سأل أبا عبد الله علیه السلام عن اسماء الله عزوجّل و اشتقاقها فقال: الله مشتق من ألٰه و ألٰه یقتضی مألوها و الأسم غیر المسمیٰ فمن عبد الأسم دون المعنی فقد كفر و لم یعبد شیئا و من عبد الأسم و المسمیٰ فقد أشرك و عبد الأثنین و من عبد المعنی دون الأسم فذاك التوحید و فیه عن أبی عبد الله علیه السلام قال من عبد الله بالتوهم فقد كفر و من عبد الأسم و لم یعبد المعنی فقد كفر و من عبد الأسم و المعنی فقد أشرك و من عبد المعنی بأیقاع الأسم علیه بصفاته التی وصف بها نفسه فعقد علیه قلبه و نطق به لسانه فی سرائره و علانیته فأولئك أصحاب أمیر المؤمنین علیه السلام و فی حدیث آخر هم المؤمنون حقا (الفهری)

Presented by Ziaraat.Com

صدق ولی اللہ و فی کلامہ قدس سرہ نظر آخر نترکہ مخافۃ التطویل و الآن نختم ھذا المصباح و نشرع فی طور آخر من الکلام بعون الملک العلام و بہ نستعین فی البدء و الختام۔

آقائی قمشہ ای کے بیان پر تنقید

نور

ہم نے جو تمہاری آنکھ سے جو پردہ ہٹایا ہے اور وہ اب تیز بین ہے اس سے ہمارے بیان کردہ مباحث پر توجہ کرنے سے تم جان چکے ہو کہ علم الٰہی میں اعیان ثابتہ کا ثبوت ایک لحاظ سے اس طرح ہے جس طرح کہ نور تام میں ناقص انوار کا ثبوت ہے اور عقل اجمالی بسیط میں عقل تفصیلی مضمر ہے اور چونکہ اعیان و اسماء میں کوئی حجاب نہیں ہے اور جو چیز عین ثابت کی طرف منسوب ہو وہ ذات مقدسہ کی طرف منسوب ہو گی پس تجلیات باوجودیکہ اسماء و صفات کے لباس میں اور اعیان کی پوشاک میں ہیں مگر ذاتی ہیں بنابریں اس مطلب کو ماہیت و وجود پر قیاس کرنا مع الفارق ہے مگر پھر بھی ارباب بصیرت و اہل ذوق و سلوک کے نزدیک مقیس علیہ (یعنی اسماء الٰہیہ میں اعیان ثابتہ) اس طرح نہیں ہیں جیسا کہ مرحوم قمشئی نے فرمایا ہے کیونکہ آثار کا ماہیت کی طرف منسوب ہونا یا بنظر وحدت در کثرت ہے اور وجود تعینات سے منزہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان میں ظاہر ہے اور نظریہ کے مطابق وجود ہمہ اشیاء سے عبارت ہے یا بنظر اصحاب فلسفۂ رسمیہ اس سے عبارت ہے کہ عالم یعنی کلیات طبیعہ خارج میں موجود ہیں نہ مشرب عرفانی جو کہ آزاد لوگوں کی نگاہ میں خیال اندر خیال ہے اور بالجملہ اگر ان کا مقصد ان کے اس

قول کے مطابق کہ فاعلیت شے اس کے تعین کے ساتھ ہے اور وہ یہ ہے کہ ذات شے بدون تعین اسم وصفت یا بدون آنکہ اعیان کی پوشاک میں ظاہر ہوان میں فاعلیت کی کوئی نوع نہیں پائی جاسکتی یہ مقصد برحق ہے جس کی تحقیق تم نے جان لی ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں ہے کہ ہم متعین کے ساتھ انتساب فعل کی نفی کریں بلکہ فعل حقیقتاً متعین کے ساتھ منسوب ہوتا ہے نہ تعین کے ساتھ اور اگر ان کا مقصود یہ ہے کہ تعین فاعل ہے تو اس مطلب کی کوئی صحیح وجہ موجود نہیں ہے اور اگر ان کی مراد یہ ہے کہ وہ تعین کے لئے آلہ ہے تو باوجودیکہ وہ خلاف تحقیق ہے تب بھی اس سے نفی انتساب کا موجب ہونا ثابت نہیں اور وہ تحقیق جو قابل تصدیق ہے وہ وہی ہے جو تم انوار الہیہ کے بیان کے ضمن میں جان چکے ہو کہ ذات تعینات اسماء کے لباس میں اعیان ثابتہ پر تجلی کرتی ہے لیکن چونکہ درمیان میں حجاب نہیں ہے اور جو آئینہ مورد تجلی ہے صاف روشن ہے اور تجلیٔ ذاتی ہے اور الوہیت میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ اس حدیث کے معانی میں سے ایک معنی ہے کہ جس کو ہم بالمعنی نقل کرتے ہیں اور حدیث کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں اور حدیث اہل البیت عصمت علیہم السلام سے منقول ہوئی ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ توحید حقیقی یہ ہے کہ تم اسم کو مسمیٰ پر واقع کرو اگر ایسا نہ ہو تو تنہا اسم کی عبادت کرنا کفر ہے اور اسم و مسمیٰ دونوں کو ملا کر ان کی عبادت کرنا شرک ہے (۱)

---

(۱) حدیث کے الفاظ جیسا کہ کتاب التوحید میں منقول ہے یوں ہیں کہ ہشام بن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسماء اللہ اور ان کے اشتقاق کے متعلق دریافت کیا تو امامؑ نے فرمایا اللہ الہ سے مشتق ہے اور الٰہ کسی مالوہ کا مقتضی ہے اور ہمیشہ اسم غیر مسمیٰ ہوتا ہے جس نے صرف اسم کی پرستش کی اور معنی کو ترک کر دیا اس نے کفر کیا اور جس نے...... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Presented by Ziaraat.Com

ہاں ولی اللہ نے سچ فرمایا اور مرحوم قمشئی قدس سرہ کے کلام میں ایک اور بھی تامل موجود ہے جس کو ہم طوالت کے خوف سے ترک کرتے ہیں اور یہاں اس مصباح کو ختم کرتے ہیں اور بمدد خداوندی اس کلام کے دوسرے طریقہ کا آغاز کرتے ہیں اور ابتداء وانتہا میں اسی سے استقامت چاہتے ہیں۔

المصباح الثانی

فيما ينكشف لك من سر الخلافة و النبوة والولاية فی النشأة الغيبية و الأنوار العقليية الألهية و فيه حقائق ايمانية تطلع من مطالع نورانية لعلك تتدرج بها ألیٰ الكمالات الأنسانية۔

نشاۃ غیبی میں اسرار خلافت ونبوت

مصباح دوم

نشاۃ غیبیہ اورانوار عقلیہ میں تمہارے لئے منکشف ہونے والے اسرار خلافت و نبوت وولایت کے بیان میں اور اس میں ایسے ایمانی حقائق ہیں جو نورانی مطلعوں سے طلوع ہوتے ہیں تاکہ تم ان کے ذریعہ سے کمالات انسانی کی طرف بلندی اختیار کرسکو۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)......اسم اور مسمی دونوں کی پرستش کی اس نے شرک کیا اور دو کی عبادت کی اور جس نے معنی کی پرستش کی اور اسم کی نہ کی یہی توحید ہے اور اسی کتاب میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس نے وہم کے ساتھ اللہ کی عبادت کی اس نے کفر کیا اور جس نے اسم کی عبادت کی اور معنی کو ترک کردیا اس نے بھی کفر کیا اور جس نے اسم و معنی کی عبادت کی اس نے شرک کیا اور جس نے معنی پر اسماء صفاتیہ واقع کرکے پرستش کی جن صفات سے اللہ نے اپنی وصف بیان کی ہے اور اس پر دل میں اعتقاد پیدا کیا اور پوشیدہ وعلانیہ اس کے ساتھ زبان سے نطق کیا تو یہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اصحاب کی صفت ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ یہی لوگ مومنین برحق ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مطلع

أعـلـم هـداك الله ألىٰ حق اليقين و جعلك منخرطا فى سلك الـروحـانيـين أن الـحـقيقة العقلية الثابتة بالبراهين العقلية المتقنة عـلىٰ ما فصلها الفلاسفة الكاملون و ارمز أليها الألٰهيون الأقدمون و اشـارت أليهـا الـمسـفورات الألٰهية و الصحف السماوية و ألقى الـحـجـاب عـنهـا الآثـار الـنبوية و الولاية هي التعين الأول لحضرة الـمشيئة الـمـطـلـقة التـي قـد عـرفت مقامها و منزلتها من أحدية الـجـمـع و الـبـرهـان عـليـه سـوى مـا ذكـر فـى المفصلات من مسـفورات أرباب الفلسفة ما ألقى فى روعى بلا رؤية حين بلوغى ألىٰ هذا المقام من الرسالة.

و هـو أن الـحقيقة الغير المتعينة أية حقيقة كانت أذا صارت متعينة بالتعينات المتشتة اللاحقة لها لا يتعين بشيء منها لا بما هو أسبـق رتبة و أقـدم مـرتبة و ذاتا أو بما هو أقدم زمانا أن كانت من الـزمـانيـات و بـالـجـمـلة يتـعيـن و يتصور الحقيقة الغير المتعينة والـمتصورة بالتعين الأسبق و الصورة الأقدم والماهية أينما حلت تتـقدم على لواحقها و أعراضها من التعلقات الملكوتية و تقدراتها و لـواحـقهـا الـمـادية و أعـراضهـا كـمـا أن أصـل التقدر و التعلق متقدمان على لواحقها الآخر فتصور الحقيقة أولا بالمهية ثم غيرها

Presented by Ziaraat.Com

من اللواحق الأسبق فالأسبق.

وعند التفتيش التام و التفحص الكامل عن حال مراتب الوجود و عالم النزول و الصعود لا نرى فيها ما تعين بالماهية فقط ألا الحقيقة العقلية لا غير و أما سائر الموجودات من أى عالم كان له تعين زائد علىٰ تعين الماهية فيجب أن يكون متأخرا عنها و هى مقدمة عليها تقدما دهريا كما أن تقدم الحقيقة الغير المتعينة على المتعينات يكون تقدما بالحقيقة بل يقدما حقانياً أزلياً و لا تظنن أن تلك اللواحق أى التقدر و التعلق الملكوتي و الأنغمار فى المادة و الكون تحت سلطان الزمان و تدريج كانت من لواحق الوجود و أعراضه لا الماهية لأنفكاكها عنها فى التعقل و التعمل العقلى فأذن ذلك ظن فاسد وخيال باطن لأن سنخ ذات الملكوت هوالتعلق و التقدر و سنخ ذات الملك و الأسارة بالمادة و لواحقها لا يمكن أنفكاكها ذاتاً و تعقلاً خارجاً و ذهناً و لهٰذا حددت النفس بأنها كمال أول لجسم طبيعى آلى و صار علم النفس من الطبيعيات و و قد أقام شيخ العرفاء الكاملين و أعظم فلاسفة المعظمين صدر الحكماء و المتألهين قدس الله نفسه الشريفة البرهان على أن نفسية النفس فى أبتداء نشأتها ليست من العوارض اللاحقة بذاتها لازمة كانت أو مفارقة كذلك أسر الصور

Presented by Ziaraat.Com

الـملكية بالمادة و لواحقها ذاتا مما قام البرهان عليه و لو لا مخافة التطـويـل لـذكرنا ما يفيدك الأطمئنان و اليقين ألا أن الرسالة غير موضوعة لتحقيق تلك المباحث۔

و لا تتوهمن أن ذلك ينافي خلاص الصور الملكية والحقائق الملكوتية ألىٰ عالم النور فأن ذلك أيضاً ثابت عندنا بلا تناقض في المقال تدبر تجد۔

هـذا بـحسـب الـقـوس الـنـزولـي و بهـذا البيان يمكن أقامة البـرهـان على ترتيب الوجود و تنسيقها بحسب القوس الصعودى أيـضـاً فـأن مبدأ حصـول الصور و الترقي و التوجه من الكثرة ألىٰ الوحدة و من النزول ألىٰ الصعود هي الهيولىٰ الأولىٰ التي لاتتصور بـصـورة ذاتـاً و لا تتـعـيـن بتـعـيـن جـوهـراً فتعينت بالتعينات سـابقاً فسابقاً فتصورت أولا بالصورة الجسمية المطلقة ثم العنصرية ثم المعدنية ألىٰ أن ينخرط في سلك الروحانيين و يتصل الآخر بالأول و يرجع الأمر من حيث بداه [كما بدأكم تعودون]۔

مطلع

خدا تمہیں حق الیقین کی طرف ہدایت کرے اور تمہیں زمرہء روحانیین میں شامل کرے یہ جان لو کہ وہ حقیقت عقلی جو کہ براہین عقلیہ محکمہ سے ثابت ہے جیسا کہ فلاسفۂ کاملین نے اس کی تفصیل بیان کی ہے اور ماہرین علومِ الٰہیہ کاملین قدیمی نے اس کی

Presented by Ziaraat.Com

جانب رمز کیا ہے اور کتب سماویہ الٰہیہ نے اس کی جانب اشارہ کیا ہے اور احادیث آثار نبوت وولایت نے ان کے رخ سے نقاب اٹھایا ہے وہ یہ کہ وہ حضرت مشیت مطلقہ کے لیے تعین اولی ہے جس کا مقام ومرتبہ احدیت جمع ہے تم نے پہچانا اور اس پر دلیل و برہان یہ ہے جس کو ہم بیان کرتے ہیں اور یہ برہان جملہ براہین کے علاوہ ہے جو کہ ارباب فلسفہ کی مفصل کتابوں میں مذکور ہوا اور یہ از خود میرے دل میں القاء ہوا ہے جس وقت میں اس رسالہ کی تالیف کے وقت اس مقام پر پہنچا ہوں۔

اور وہ یہ ہے کہ حقیقت غیر متعینہ چاہے کوئی بھی حقیقت ہو جب وہ اپنے سے وابستہ گوناگوں حقیقتوں سے پیوستہ ہو کر تعین حاصل کرے گی تو اسی تعین سے وابستہ ہوگی جو رتبہ وذات میں سابق تر اور قدیم تر ہوگا بشرطیکہ اس کا تعلق زمانیات سے ہو اور بالجملہ حقیقت غیر متعینہ وغیر متصورہ جب متعین ومتصور ہوگی تو اس کا تعین وتصور اسبق و اقدم کے ساتھ ہوگا اور ماہیات جہاں بھی قدم رکھتی ہیں اپنے لواحقین واعراض سے متقدم ہوتی ہیں چاہے وہ لواحق واعراض تعلقات وتقدرات ملکوتی سے ہوں یا لواحق مادی اور ان کے اعراض سے ہوں جس طرح کہ اصل تقدیر وتعلق اپنی ماہیت کے دیگر لواحق سے متقدم ہوتی ہے پس پہلے حقیقت ماہیت کی صورت میں متعین ہوتی ہے اس کے بعد اس کے لواحق میں اس کا تصور کرتے ہو جو اس کی نسبت سابق تر ہو اور جب ہم مراتب وجود اور عالم نزول وصعود کے حالات کی مکمل طور پر تفتیش وتحیص کرتے ہیں تو ہماری نگاہ میں صرف حقیقت عقلیہ آتی ہے جو کہ کاملا مجرد ہے اور اس کے علاوہ ہم کوئی ایسی چیز نہیں دیکھتے جو ماہیت کے ساتھ متعین ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

لیکن باقی موجودات چاہے وہ کسی بھی عالم کے ہوں وہ ماہیت کے تعین سے زائد بھی تعین رکھتے ہیں پس وہاں واجب ہوتا ہے کہ تعین ماہیت سے مؤخر ہو اور ماہیت اس سے مقدم ہو اور یہ تقدم تقدم دہری ہوگا جیسا کہ حقیقت غیر معین کا تقدم معینات پر نہ صرف تقدم حقیقی ہے بلکہ تقدم حقانی ازلی ہے اور یہ گمان مت کرو کہ یہ لواحق یعنی تقدر و تعلق ملکوتی اور عالم مادہ کی طرف اترنا اور محکوم زماں ہونا اور ماہیت کا تدریجی ہونا یہ وجود کے لواحق واعراض سے ہے نہ لواحق ماہیت ہے جس پر دلیل یہ ہے کہ مقام تعقل و تجزیہ عقلی میں یہ اعراض ولواحق ماہیت سے جدا ہو جاتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لواحق وجود سے ہیں نہ لواحق ماہیت سے اور یہ گمان فاسد اور خیال باطل ہے کیونکہ سنخ ذات ملکوت تعلق و تقدر اس بات سے عبارت ہے کہ مادہ اور لواحق مادہ کے ہاتھوں اسیر ہو ان کا آپس میں جدا ہونا ممکن نہیں ہے نہ مقام ذات میں اور نہ مقام تعقل میں نہ خارج میں اور نہ ذہن میں اور اسی وجہ سے علماء نے نفس کی یہ تعریف کی ہے کہ نفس جسم طبیعی عالی کے لئے کمال اول سے عبارت ہے اور اسی وجہ سے روح شناسی کو علوم طبیعی میں شمار کیا جاتا ہے اور شیخ عارف کامل و بزرگ ترین فلسفی صدر الحکماء والمتالہین قدس اللہ نفسہ الشریفہ نے اس سے برہان قائم کیا ہے کہ نفس کی نفسانیت یعنی کمال اول نشؤ کی ابتداء اور عوارض کے کمال سے قبل ذات نفس سے لاحق نہیں ہوتا اور نہ عارض لازم نہ عارض مفارق اور اسی طرح ملکی صورتوں کی ذاتی قید مادہ اس کے لواحق کی قید میں ہے جس پر برہان قائم ہوا ہے اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم

Presented by Ziaraat.Com

تمہارے لئے ایسے امور بیان کرتے جو تمہارے لئے باعث اطمینان ویقین ہوتے لیکن یہ رسالہ ان بحثوں کے لیے نہیں ہے۔

اور یہ گمان نہ کرو کہ یہ صور کا لواحق کے چنگل میں اسیر ہونا صور ملکیہ وحقائق ملکوتیہ کے عالم نور کی جانب خلاص پانے کے منافی ہے چونکہ یہ بات ہمارے نزدیک ثابت ہے اس پر اچھی طرح تدبر کرلو اس گفتگو میں کوئی تضاد نہیں ہے تاکہ تم مطلب کی حقیقت کو دریافت کرسکو۔

اور یہ بات جو تعینات کے ساتھ رابطہ کے بارے میں کہی گئی ہے یہ برحسب قوس نزولی تھی اور اسی بیان میں قوس صعودی کی ترتیب پر بھی برہان قائم کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ سرآغاز جس سے صورتیں حاصل ہوتی ہیں اور ترقی کی راہ ملتی ہے وہ بھی کثرت سے وحدت کی جانب حرکت کرتا ہے اور نزول سے صعود کی طرف رخ کرتا ہے یہ وہی ہیولٰی اولی تھا جس نے بحسب ذات کوئی صورت اختیار نہ کی اور بحسب جوہر کوئی تعین نہیں رکھتا اور چونکہ یہ تعینات کے ساتھ سابق تر ترتیب سے متعین ہو گیا تو سب سے پہلے اس کی صورت نے جسم مطلق کے ساتھ تعین پایا پھر صورت عنصری پھر صورت معدنی میں آیا یہاں تک کہ روحانیوں کی صف میں پیوستہ ہو گیا اور ان کے مابین جگہ حاصل کی اور جس نکتہ سے شروع ہوا تھا اسی پر جاکے واپس پہنچ گیا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے جس طرح خدا نے تمہاری آفرینش کا آغاز کیا اسی طرح تم واپس پلٹ جاؤ گے۔

مطلع

أن الأحـاديـث الواردة عن اصحاب الوحي و التنزيل في بدء

Presented by Ziaraat.Com

خلقهم عليهم السلام و طينة أرواحهم و أن أول الخلق روح رسول الله وعلى صلى الله عليهما وآلهما وسلم او أرواحهم أشارة ألىٰ تعين روحانيتهم التي هى المشيئة المطلقة و الرحمة الواسعة تعيناً عقلياً لأنه أول الظهور هو أرواحهم عليهم السلام و التعبير بالخلق لا يناسب ذلك فأن مقام المشيئة لم يكن من الخلق فى شيء بل هو الأمر المشار أليه بقوله تعالىٰ[ألا له الخلق و الأمر] و أن يطلق عليه الخلق أيضاً كما ورد منهم (خلق الله الأشياء بالمشيئة و المشيئة بنفسها) و هذا الحديث الشريف أيضا من الأدلة علىٰ كون المشيئة المطلقة فوق التعينات الخلقية من العقل و ما دونه و نحن نذكر رواية دالة على تمام المقصود الذى أقمنا البرهان الذوقى عليه بحمد الله تيمناً بذكره و تبركاً به.

فى الكافي الشريف عن أحمد بن على بن محمد بن عبد الله بن عمر ابن على ابن أبي طالب قال أن الله كان أذ لا كان و خلق الكان و المكان و خلق الأنوار و خلق نور الأنوار الذى نورت منه الأنوار و أجرىٰ فيه من نوره الذى نورت منه الأنوار و هو نور الذى خلق منه محمداً وعلياً فلم يزالا نورين أولين أذ لا شيء كون قبلهما فلم يزالا يجريان طاهرين مطهرين فى أصلاب الطاهرين حتىٰ افترقا فى أطهر طاهرين فى عبد الله و أبى طالب صدق ولي الله

Presented by Ziaraat.Com

صلوٰة الله عليه.

و لسنـا بصدد شرح الحديث الشريف فأن شرحه مع عدم كونـه فـى عهدة مثلى طويل الذيل و لٰكن نشير ألىٰ بعض أشاراته التى تشير ألىٰ مقصودنا فنقول و بالله التوفيق.

لـعـل قـولـه عـليـه السـلام كان أذ لا كان أشارة ألى تقدمه تـعـالىٰ شأنه بالحقيقة على الموجودات و الآن كما كان كما قال جنيد البغدادى حين سمع الله كان الله و لم يكن معه شىء: الآن كما كان.

و فـى تـوحـيـد الصدوق الطائفة : أن الله تبارك و تعالىٰ كان لم يزل بلا زمان و لا مكان و هو الآن كما كان.

و قـولـه فخلق الكان و المكان ألى قوله منه الأنوار أشارة ألىٰ تـرتـيـب أمهـات مراتب الوجود من النازل ألىٰ الصاعد فأن الكان والـمـكـان هـو الكائنات و المكانيات الطبيعة و الأجرام السماوية والأرضية أو مـطـلـق مـا ظهـر فـى عـالـم الطبيعة و كان طالعاً عن بـحـرالهيولىٰ المظلمة حتىٰ يشمل النفس التى هى بذاتها من عالـم الأنـوار و لٰكنها طالعة عن مطلع المادة ظاهرة فى الكائنات النازلة والأنـوار هـى الـعـالـم الـعـقـلـى بقضها و قضيضها أو هو مع عالم النفسـى بأعتبار أصل حقيقتهما التى هى الأنوار.

Presented by Ziaraat.Com

و نور الأنوار هي الفيض المنبسط و الوجود المطلق الذى منه الحقائق العقلية و غيرها و العوالم الصاعدة و النازلة وتخصيص خلق الأنوار منه بالذكر مع أن جميع مراتب الوجود منه للتناسب الواقع بينهما أو لكون العقل أول ظهور المشيئة المطلقة أو لأن صدور الكائنات لا يحتاج ألىٰ الذكر بعد ذكر صدور الأنوار منه فان صدور الانوار اذكان من شئيكان صدورغيرالانوار منه أيضاً بحسب ترتيب سلسلة الوجود وقوسى النزول والصعود۔

و الضمير المجرور فى قوله "واجرى فيه" أما راجع ألىٰ الأنوار أشارة ألىٰ أن المقيدات التى هى الأنوار عين المطلق الذى هو نور الأنوار فعلىٰ هذا يكون المراد من نور الأنوار هو العقل المجرد الأول و من الأنوار النفوس الكلية أو هى مع سائر العقول غير العقل الأول و يكون المراد من نوره الذى نورت منه الأنوار هوالفيض المنبسط و هذا يناسب للعبارة من جهتين۔

الأولىٰ: نسبة الخلق ألىٰ نور الأنوار و قد عرفت مرارا أنه من عالم الأمر لا الخلق و أن أضيف أليه أحيانا كما فى الحديث الشريف المتقدم ذكره۔

الثانية: أضافة النور ألىٰ ذاته تعالى فى قوله و أجرىٰ فيه من

Presented by Ziaraat.Com

نوره فانها أشارة ألىٰ اتحاد الظاهر و المظهر و أن جاز أضافة نور سائر الأنوار ألىٰ ذاته تعالىٰ أيضا بأعتبار لٰكن الأنسب ذلك.

وأياك وأن تفهم من الأجرك ما هو المتفاهم العرفى منه كجريان النور الحسى فى المستنير بل هو بمعنى الظهور والأحاطة القيومية كما لا يكون النور هو النور الحسى و قوله عليه السلام هو النور الذى خلق منه محمدا و علياً أى من نور الأنوار الذى هو الوجود المنبسط الذى قد عرفت أنه الحقيقة المحمدية والعلوية بنحو الوحدة واللا تعين خلق نورهما المقدس و هذا صريح فيما ذكرنا فتفكر فيه حتى تنفتح عليك الأسرار.

و قوله عليه السلام فلم يزالا نورين أولين أذ لا شيء كون قبلهما يعنى به أن نورهما المقدس المنشأ من نوره هو العقل المجرد المقدم على العالم الكونى و قوله عليه السلام فلم يزالا ألىٰ آخره أشارة ألىٰ ظهوره فى العوالم النازلة من صلب عالم الجبروت ألىٰ بطن عالم الملكوت العلياء و من صلبه ألى بطن عالم الملكوت السفلىٰ و من صلبه ألىٰ بطن عالم الملك ثم ظهر فى خلاصة العوالم و نسختها الجامعة أى الأنسان الذى هو أبو البشر و انتقل منه ألىٰ أن افترق فى أطهر طاهرين عبدالله وأبى طالب عليهما السلام والسر فى تعبير عن كل عالم صاعد

Presented by Ziaraat.Com

بالنسبة ألیٰ الهابط منه بالصلب وعن کل عالم نازل بالنسبة ألیٰ الصاعد منه بالبطن ظاهر لایحتاج ألیٰ التفصیل۔

آنحضرتؐ اور جناب امیرؑ کی ارواح اول تعین مشیت ہیں اور معصومینؑ کا ظہور امری

مطلع

اہل وحی وتنزیل سے معصومین علیہم السلام کی خلقت کی ابتداء اور طینت ارواح کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں اور منقول ہے کہ اول مخلوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کی روح یا ان کی ارواح ہیں یہ بھی ان کی اس روحانیت کے تعین کی طرف اشارہ ہے جو کہ مشیت مطلقہ ورحمت واسعہ اور تعین عقلی ہے کیونکہ سب سے پہلا ظہور ان کی ارواح تھیں اور ان ذوات مقدسہ کے لیے خلق کا لفظ مناسب نہیں کیونکہ مشیت کسی طرح بھی عالم خلق سے نہیں بلکہ وہ امر ہے جس کی طرف اللہ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے اسی کے لیے خلق وامر ہے۔

اور اس پر خلق کا بھی بسا اوقات اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ ان ذوات مقدسہ سے منقول ہے کہ اللہ نے اشیاء کو مشیت کے ساتھ خلق کیا اور مشیت کو از خود خلق کیا اور یہ حدیث شریف بھی اس بات پر دلیل ہے کہ مشیت مطلقہ تعینات خلقیہ (از قبیل عقل واس کے علاوہ) سے مافوق ہے اور ہم یہاں ایک روایت نقل کرتے ہیں جو کہ اس تمام مقصود پر دلالت کرتی ہے جس پر ہم نے بحمد اللہ برہان ذوقی قائم کیا ہے تا کہ اس کے ذکر سے یمن و برکت حاصل ہو کافی شریف میں احمد بن علی بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن علی ابن ابی طالب

Presented by Ziaraat.Com

کی سند سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ تحقیق اللہ موجود تھا جب کچھ بھی نہ تھا اور خدائے تعالیٰ نے کون و مکاں کو پیدا کیا اور نورانوار کو خلق فرمایا کہ انوار کی نورانیت اسی نور سے ہے اور اس میں اپنا وہ نور جاری کیا جس سے انوار نے نور حاصل کیا اور یہ وہی نور ہے جس سے اس نے محمد و علی کو خلق فرمایا پس یہ دونوں بزرگوار نور اول رہے کیونکہ ان سے قبل کوئی چیز نہیں بنائی گئی تھی۔

پس یہ دونوں نور پاک و پاکیزہ صورت میں لوگوں کی پشتوں میں جاری رہے حتیٰ کہ حضرت عبداللہ و حضرت ابوطالبؑ جیسی پاکیزہ ترین ہستیوں میں آکر جدا ہو گئے ولی اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ نے سچ ارشاد فرمایا ہم اس حدیث شریف کی شرح کرنے کے درپے نہیں چونکہ اس کی شرح مجھ جیسے کے عہدہ میں نہیں ہے اس کی شرح کا دامن بہت طویل ہے ہاں ہم یہاں چند اشارات کا ذکر کرتے ہیں جو کہ ہمارے مقصد کی جانب اشارہ کر رہے ہیں پس ہم بتوفیق الٰہی کہتے ہیں۔

امامؑ نے جو یہ فرمایا کہ اذ لا کان یعنی جب کچھ نہ تھا اس سے انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام موجودات پر تقدم حقیقی حاصل ہے اور وہ اب بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا کہ جنید بغدادی نے جب یہ سنا کہ اللہ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا تو انہوں نے کہا کہ وہ اب بھی ایسا ہی ہے۔

اور صدوق الطائفہ کی کتاب میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تھا اور ہمیشہ زمان و مکان کے بغیر ہے اور وہ اب بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ پہلے تھا۔

معصومؑ کا فرمان فخلق الکان و المکان سے الانوار تک امہات

Presented by Ziaraat.Com

مراتب وجود کی ترتیب عالی سے اسفل کی طرف اشارہ ہے کیونکہ کان ومکان وہ کائنات ہے اور مکانیات طبیعہ واجرام سماویہ ارضیہ یا مطلقا جو کچھ بھی عالم طبیعت میں ظاہر ہوا اور اس نے تاریک ہیولیٰ کے سمندر سے سر اٹھایا حتیٰ کہ وہ نفس بھی جو بالذات عالم انوار سے ہے لیکن وہ افق مادہ سے طلوع ہوا اور پست کائنات میں ظاہر ہوا اور انوار سے مراد تمام تر عالم عقلی یا وہ عالم نفس کے ساتھ اس اعتبار سے مراد یہ ہے کہ ان کی اصل حقیقت انوار ہیں۔

اور نور الانوار سے اس فیض منبسط اور وجود مطلق کی طرف اشارہ ہے جو کہ حقائق عقلی وغیرہ کے لیے سر آغاز اور مبدأ عوالم بالا و پائین ہے۔

اور اس سے انوار کے خلق ہونے کے ذکر کو خصوصیت سے بیان کرنے کی وجہ جبکہ تمام مراتب وجود اسی سے ہیں یہ کہ انوار اور نور الانوار کے درمیان مناسبت ہے یا اس لئے کہ عقل سب سے پہلا ظہور مشیت مطلق ہے یا اس لئے کہ نور سے انوار کے صدور کا ذکر کرنے کے بعد اس کائنات کو صدور کے ذکر کی حاجت نہیں ہے چونکہ انوار کا صدور کسی شے سے ہوا تو غیر انوار بھی بحسب ترتیب سلسلۂ وجود قوسین نزول وصعود اسی سے صادر ہوں گے۔

اور ''اجری فیه'' میں ضمیر مجرور یا تو انوار کی طرف راجع ہے اور اس میں ان مقیدات کی طرف اشارہ ہے جو کہ انوار عین مطلق ہیں جو کہ نور الانوار ہے بنا بریں نور الانوار سے مراد عقل مجرد اول ہوگی اور انوار سے نفوس کلیہ مراد ہوں گے یا نفوس کلیہ دیگر تمام عقول کے ساتھ ماسواء عقل اول مراد ہوں گے اور اس نور سے مراد جس سے دیگر

Presented by Ziaraat.Com

انوار منور ہوئے وہ فیض منبسط ہوگا اور یہ دولحاظ سے عبارت کے لئے مناسب ہے۔

اول: نورالانوار کی طرف خلق کی نسبت دی گئی ہے جبکہ تم بارہا یہ جان چکے ہو کہ وہ عالم الامر سے ہے نہ عالم خلق سے اگرچہ بسا اوقات اس کی بھی نسبت دی جاتی ہے جیسا کہ متقدم الذکر حدیث شریف میں بیان ہوا ہے۔

دوم: نور کی نسبت ذات باری کی طرف حدیث ''اجری فیہ من نورہ'' میں پس اس میں اتحاد ظاہر و مظہر کی طرف اشارہ ہے اگرچہ تمام انوار کے نور کو ایک اعتبار سے ذات باری تعالیٰ کی طرف نسبت دے سکتے ہیں لیکن یہ زیادہ مناسب ہے۔

اور خبردار! اجراء سے وہ مفہوم نہ سمجھنا جو کہ عرف میں سمجھا جاتا ہے جیسا کہ نور حاصل کرنے والی شے میں حسی نور جاری ہوتا ہے بلکہ وہ ظہور اور احاطہ قیومیہ کے معنی میں ہے جیسا کہ یہاں حسی نور مراد نہیں ہوگا۔

امامؑ کا فرمانا کہ یہ وہ نور ہے جس سے اللہ نے محمد و علی کو خلق فرمایا یعنی نورالانوار سے جو کہ وجود منبسط ہے جس کو تم جان چکے ہو کہ وہ حقیقت محمدیہؐ وعلویہؑ ہے جن میں ایک گونہ وحدت اور لاتعین ہے کہ اللہ نے اس حقیقت سے اس مقدس نور کو خلق فرمایا اور ہمارے بیان کردہ مطلب کی تائید میں بالکل واضح ہے اس پر خوب فکر کرو تا کہ تم پر اسرار کا انکشاف ہو سکے۔

امامؑ کا فرمان ''پس دونوں نور اول رہے جبکہ کچھ بھی نہ تھا اور ان سے قبل کچھ نہ بنا تھا'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان کا مقدس نور اللہ کے نور سے بنا جو کہ عقل مجرد اور عالم کون سے مقدم ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور جو امامؑ نے یہ فرمایا کہ یہ دونوں ہمیشہ جاری رہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نور عوالم نازلہ یعنی صلب عالم جبروت سے بطن عالم ملکوت کی طرف اور پھر صلب عالم ملکوت سے بطن عالم پائین کی طرف جاری ہوئے اور پھر یہ خلاصۂ عوالم اور ان کے جامع نسخہ یعنی اس انسان میں ظاہر ہوئے جو کہ ابوالبشر ہے اور وہاں سے منتقل ہوئے یہاں تک کہ پاکیزہ ترین ہستیوں یعنی حضرت عبداللہ علیہ السلام اور حضرت ابو طالب علیہ السلام کی پشتوں میں آ کر جدا ہو گئے اور ہر عالم سے عالم پائین کی طرف نسبت کو صلب سے جو تعبیر کیا گیا ہے اور عالم پائین سے عالم بالا کی طرف نسبت کو بطن سے تعبیر کیا گیا ہے اس کی اصل وجہ ظاہر ہے اور تفصیل کی محتاج نہیں ہے۔

مطلع

هل بلغك أختلاف ظاهر كلمات الحكماء المتألهين والفلاسفة الأقدمين كمفيد الصناعة و معلمها و من يتلوه من المحققين مع كلمات العرفاء والمشائخ العارفين فى كيفية الصدور و تعيين أول ما صدر من المبدأ الأول.

قال فى الميمر العاشر من أثولوجيا: فأن قال قائل كيف يمكن أن تكون الأشياء من الواحد المبسوط الذى ليس فيه هوية ولا كثرة بجهة من الجهات قلنا لأنه واحد محض مبسوط ليس فيه شىء من الأشياء فلما كان واحداً محضاً انبجست منه الأشياء كلها و ذلك أنه لما لم يكن له هوية انبجست منه الهوية.

Presented by Ziaraat.Com

و أقول و أختصر القول أنه لما لم يكن شيئا من الأشياء رأيت الأشياء كلها منه غير أنه وأن كانت الأشياء كلها أنما انبجست منه فان هوية الاولىٰ اعنى بها هوية العقل هى التى انبجست منه أولا بلا وسط ثم انبجست منه جميع هويات الأشياء التى فى العالم الأعلىٰ و العالم الأسفل بتوسط هوية العقل و العالم العقلى انتهى كلامه.

ثم شرع في البرهان على مطلبه و ليس لنا الحاجة أليه وأليه يرجع كلام سائر المحققين كرئيس فلاسفة الأسلام في الشفاء وغيره من مسفوراته و الشيخ المقتول و غيرهما من أساطين الحكمة و آئمة الفلسفة و قالت الطائفة الثانية أن أول ما صدر منه تعالى و ظهر عن حضرة الجمع هو الوجود العام المنبسط على هياكل الموجودات المشار أليه بقوله تعالىٰ [و ما أمرنا ألا واحدة و أينما تولو فثم وجه الله].

قال الشيخ صدر الدين القونوى خليفة الشيخ الكبير محى الدين فى نصوصه : و الحق سبحانه من حيث وحدة وجوده لم يصدر عنه ألا واحدا لاستحالة أظهار الواحد و أيجاده من حيث كونه واحدا ما هو أكثر من واحد لكن ذلك الواحد عندنا هوالوجود العام المفاض على الأعيان المكونات و ما وجد منها و ما لم

Presented by Ziaraat.Com

یوجد فما سبق العلم بوجوده و هذا الوجود مشترك بين القلم الأعلیٰ الذی هو أول موجود المسمیٰ أیضا بالعقل الأول و بین سائر الموجودات لیس کما یذکره أهل النظر من الفلاسفة انتهی کلامه۔

و قال بمثل المقالة فی مفتاح الغیب و الوجود و قال کمال الدین عبد الرزاق القاسانی فی أصطلاحاته : التجلی الشهودی هو ظهور الوجود المسمیٰ بأسم النور و هو ظهور الحق بصور أسمائه فی الأکوان التی هی مظاهرها و ذلك الظهور هو النفس الرحمٰن الذی یوجد به الکل انتهیٰ۔

صادر اول کے متعلق حکماء و عارفین کا اختلاف

مطلع

کیا تمہیں اس بارے میں خبر ملی ہے جو خدا پرست حکماء و فلاسفۂ قدماء مثلاً مفید و معلم صناعت فلسفہ ارسطو اور ان کے بعد کے محققین کے درمیان اور عارفین والاشان و مشائخ عارفین کے درمیان کیفیت صدور اور مبدأ اول سے سب سے پہلے صادر ہونے والی تعین کے بارے میں ہوا ہے۔

ارسطو نے کتاب اثولوجیا کے میمر دہم میں کہا ہے: اگر کوئی کہنے والا کہے کہ کس طرح ممکن ہے کہ اشیاء اس واحد مبسوط سے صادر ہوں جس میں کسی جہت سے بھی ھویت و کثرت نہیں تو ہم جواب میں کہیں گے کہ چونکہ وہ واحد محض و مبسوط ہے اور اس

Presented by Ziaraat.Com

میں اشیاء میں سے کوئی شے نہیں ہے اور جب وہ واحد محض تھا تو اس کے سرچشمہ سے اشیاء پھوٹ پڑیں اور وہ اس لئے کہ جب اس میں ھویت نہیں تھی تو اس سے ھویت پیدا ہوئی۔

اور میں اس بات کو بطور اختصار بیان کرتا ہوں کہ جب کسی شے کا بھی وجود نہ تھا تو تم نے تمام اشیاء کا وجود اس سے صادر ہوتے دیکھا بجز آنکہ اگرچہ تمام اشیاء اسی سے صادر ہوئیں تو ھویت اول جس سے میری مراد ھویت عقل ہے یہی اس سے اولا بلاتوسط ظاہر ہوئی پھر اس سے تمام اشیاء کی ھویات ظاہر ہوئیں جو کہ عالم بالا و عالم پائین میں بتوسط عقل و عالم عقلی صادر ہوئیں یہاں ارسطو کا کلام ختم ہوا۔

پھر ارسطو نے اپنے مطلب پر برہان قائم کیا جس کی ہمیں بیان کرنے کی حاجت نہیں اور دیگر محققین کی بات کی بازگشت بھی اسی طرف ہوتی ہے مثلاً رئیس فلاسفۂ اسلام نے الشفاء اور دیگر کتابوں میں اور شیخ مقتول وغیرہ نے بیان کیا ہے جو کہ فلسفہ کے اکابرین و آئمہ ہیں اور ایک اور گروہ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ سے سب سے پہلے صادر ہونے والا جو کہ حضرت جمع سے عرصۂ وجود میں آیا وہ وجود عالم ہے جو تمام موجودات کے ہیاکل پر پھیلا ہوا ہے اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے "نہیں ہے ہمارا امر مگر ایک اور تم جس طرف بھی توجہ کرو وہیں خدائے تعالیٰ ہے اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

اور شیخ صدرالدین قونوی خلیفۂ شیخ کبیر محی الدین نے اپنی کتاب فصوص میں کہا ہے: اور حق تعالیٰ کے وحدت وجود سے صرف ایک چیز صادر ہوئی کیونکہ واحد کا ایک سے

Presented by Ziaraat.Com

زیادہ کو اظہار و ایجاد کرنا محال ہے اور وہ واحد ہمارے نزدیک وہ وجود عام ہے جو کہ اعیان مکونات پر فیضان کیا گیا ہے چاہے وہ اب موجود ہو یا اس کا وجود اس کے علم میں پہلے سے ہو مگر وہ اب تک عرصہ وجود میں نہ آیا ہو اور یہ وجود بھی اس قلم اعلیٰ کے درمیان جو کہ اول وجود ہے اور اس کا نام عقل اول بھی ہے اور تمام موجودات کے درمیان مشترک ہے اور ایسا نہیں ہے جیسا کہ فلاسفہ میں سے اہل نظر ذکر کرتے ہیں ان کا کلام تمام ہوا۔

اور انہوں نے کتاب مفتاح الغیب والوجود میں بھی ایسی ہی بات کہی ہے اور کمال الدین عبدالرزاق قاسانی نے اپنی اصطلاحات میں کہا ہے: تجلی شہودی عبارت ہے اس ظہور وجود سے کہ جس کا نام نور ہے اور وہ یہ ہے کہ حق اپنے اسماء کی صورتوں میں ان اکوان میں ظاہر ہو جو کہ اس کے مظاہر ہیں اور وہ ظہور وہی نفس الرحمن ہے جس کے توسط سے تمام اشیاء نے وجود حاصل کیا ان کا کلام تمام ہوا۔

مطلع

قد حان حين أداء ما فرض علينا بحكم الجامعة العلمية والعرفانية والأخوة الأيمانية بألقاء الحجاب عن وجه مطلوبهم بحيث يرتفع الخلاف من البين و يقع اصلاح ذات البين فأن طور العرفاء و أن كان طورا وراء العقل ألا أنه لا يخالف العقل الصريح والبرهان الفصيح حاشا المشاهدات الذوقية أن تخالف البرهان و البراهين العقلية أن تقام علىٰ خلاف شهود اصحاب العرفان فنقول

Presented by Ziaraat.Com

أعلم أيها الأخ العزيز أن الحكماء الشامخين و الفلاسفة المعظمين لما كان نظرهم ألىٰ الكثرة و حفظ مراتب الوجود من عوامل الغيب والشهود و ترتيب الأسباب و المسببات و العوالم الصاعدات و النازلات لا جرم يحق لهم أن يقولوا بصدور العقل المجرد أولاً ثم النفس ألىٰ أخيرة مراتب الكثرات فأن مقام المشيئة المطلقة لا كثرة فيها و أنما هي تتحقق في المرتبة التالية منه وهي تعيناته فالمشيئة لأندكاكها في الذات الأحدية واستهلاكها في الذات السرمدية لم يكن لها حكم حتىٰ يقال في حقها أنها صادرة أو غير صادرة.

و أما العرفاء الشامخون و الأولياء المهاجرون لما كان نظرهم ألىٰ الوحدة و عدم شهود الكثرة لم ينظروا ألىٰ تعينات العوالم ملكها و ملكوتها ناسوتها أو جبروتها و يروا أن تعينات الوجود المطلق المعبر عنها بالماهيات و العوالم أية عوالم كانت أعتبار و خيال و لذا قيل العالم عند الأحرار خيال في خيال.

و قال الشيخ الكبير محي الدين : العالم غيب ما ظهر قط والحق ظاهر ما غاب قط عندما انتهى فما كان في دارالحقق والوجود و محفل الغيب و والشهود ألا الحق ظاهرا و باطنا أولا وآخرا و ما ورائه من تلبيسات الوهم و اختراعات الخيال.

Presented by Ziaraat.Com

اقوال حکماء وعارفین پر امام خمینی کا تبصرہ

مطلع

اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ ہم اس فرض کو ادا کر دیں جو کہ ہم پر بسبب اشتراک در مکتب علم وعرفان واخوت ایمانی عائد ہوتا ہے کہ ہم ان عرفاء کے مقصد سے پردہ ہٹا دیں تا کہ درمیان میں سے اختلاف اٹھ جائے اور دونوں گروہوں کے درمیان صلح ہو جائے کیونکہ عارفین کا شیوہ اگرچہ ادراک عمل سے بالاتر ہوتا ہے مگر وہ عقل صریح اور برہان فصیح کے مخالف نہیں ہوتا اور حاشا وکلا ایسا نہیں ہوسکتا کہ مشاہدات ذوقیہ برہان کے خلاف ہوں اور براہین عقلیہ اصحاب عرفان کے شہود کے خلاف واقع ہوں۔

اے برادر اعز! یہ جان لو کہ حکماء عالی قدر اور فلاسفۂ عظمین کی نظر چونکہ کثرت کی جانب ہوتی ہے اور حفظ مراتب وجود جو کہ عوالم غیب وشہود اور ترتیب اسباب ومسببات اور عوالم بالا وپست سے عبارت ہیں ان کے مراتب کا تحفظ کیا جائے لہٰذا ناچار ہے کہ وہ یہ کہیں کہ پہلا صادر عقل مجرد ہے پھر نفس اور اسی ترتیب سے تا آخرین مراتب کثرت۔

کیونکہ مقام مشیت مطلقہ میں کوئی کثرت نہیں اور یہ صرف اپنے مابعد کے مرتبہ میں متحقق ہوتی ہے اور یہ اس تعینات میں پس مشیت چونکہ ذات احدیت میں از خود رفتہ اور ذات سرمدی میں مستہلک ہے اس لیے ان کا کوئی حکم نہیں تا کہ ان کے بارے یہ کہا جا سکے کہ وہ صادر ہیں یا غیر صادر اور عارفین عالی قدر اور اولیاء مہاجرین الی اللہ کی نگاہ چونکہ وحدت اور عدم شہود کثرت کی جانب ہوتی ہے اسی وجہ سے وہ تعینات عوالم کی طرف

Presented by Ziaraat.Com

نظر نہیں کرتے نہ عوالم ملک کی طرف نہ ملکوت کی طرف نہ ناسوت کی طرف نہ جبروت کی طرف اور وہ یہ رائے رکھتے ہیں کہ تعینات وجود مطلق جن کو ماہیات وعوالم سے تعبیر کیا جاتا ہے چاہے وہ کوئی بھی عوالم ہوں وہ سب کے سب اعتبار وخیال ہیں اسی لئے کہا جاتا ہے عالم آزادلوگوں کی نظر میں خیال اندر خیال ہے۔

اور شیخ محی الدین نے کہا ہے کہ عالم غیب ہے جو کبھی ظاہر نہیں ہوا ان کا کلام تمام ہوا پس جو کچھ بھی دار تحقق وو جود و محفل غیب وشہود میں ہے چاہے ظاہر میں ہو یا باطن میں یا اول میں یا آخر میں جو کچھ بھی ہے سب حق ہے اور بجز اس کے سب کچھ وہم کا دھوکہ اور خیال کا ساختہ وبافتہ ہے۔

مطلع

بل نرجع و نقول أن كلام المحقق القونوی أيضا ليس عند عرفاء الكاملين بشيء بل ما توهم أنه من كلمات الأولياء الشامخين عندهم فاسد و فی سوق أهل المعرفة كاسد فأن الصدور لا بد له من مصدر و صادر و يتقوم بالغيرية و السوائية وهی مخالفة بطريقة اصحاب العرفان و غير مناسبة لذوق أرباب الأيقان و لذا تراهم يعبرون عن ذلك حيث يعبرون بالظهور والتجلی أمن وراء الحق شیء ؟ حتیٰ ينسب الصدور أليه بل هو الأول و الآخر والظاهر و الباطن قال مولانا أبو عبد الله الحسين عليه السلام فی دعاء عرفة ألغيرك من الظهور ما

Presented by Ziaraat.Com

ليس لك صدق ولي الله روحي له الفداء فالعالم بجهة السوائية ما ظهر قط والكلي و الطبيعي غير موجود في نظر أهل الحق و بغيرها هو أسمه الظاهر۔

صادر اول کے متعلق امام خمینی کا نظریہ

مطلع

بلکہ ہم رجوع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ محقق قونوی کا کلام بھی عارفین کاملین کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہے بلکہ جو یہ وہم کیا گیا ہے کہ یہ ان کے نزدیک عالی قدر اولیاء کے کلمات میں سے ہے یہ غلط ہے اور بازار اہل معرفت میں بے قیمت ہے کیونکہ صدور کے لیے مصدر اور صادر کا ہونا ضروری ہے جو کہ غیریت اور سوائیت کے ساتھ متقوم ہوتا ہے اور اس قسم کی بغیر اصحاب عرفان کے طریقہ کے خلاف ہے اور اہل یقین کے ذوق کے لیے نامناسب ہے اسی لئے وہ اس کو ظہور و تجلی سے تعبیر کرتے ہیں کیا حق تعالیٰ کے سوا کوئی چیز موجود ہے؟ تا کہ اس کی طرف صدور کی نسبت دی جائے بلکہ وہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور ہمارے مولا حضرت ابوعبداللہ الحسین صلوٰۃ اللہ علیہ والسلام نے دعائے عرفہ میں فرمایا ہے اے خدایا کیا تیرے غیر کے لئے ایسا کوئی ظہور ہے جو تیرے لئے نہیں ہے ولی اللہ روحی لہ الفداء نے سچ فرمایا پس عالم اس لحاظ سے کہ وہ حق کے ماسوا ہے ہرگز ظاہر نہیں ہوا اور کلی طبیعی اہل حق کی نظر میں خارج میں غیر موجود ہے اور اس جہت کے علاوہ عالم سے مراد اللہ کا اسم الظاہر ہے اور کچھ نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

مطلع

هذا حكم من غلب عليه سلطان الوحدة وتجلى الحق بالقهر علىٰ جبل أنيته و جعله دكا دكا و ظهر عليه بالوحدة التامة و المالكية العظمىٰ كما يتجلى بذلك عند القيمة الكبرىٰ و أما الذى يشاهد الكثرة بلا أحتجاب عن الوحدة و يرى الوحدة بلا غفلة عن الكثرة يعطى كل ذى حق حقه فهو مظهر الحكم العدل الذى لايتجاوز عن الحد و ليس بظلام للعبد فحكم تارة بأن الكثرة متحققة و تارة بأن الكثرة هى ظهور الوحدة كما قال المتحقق بالبرزخية الكبرىٰ و الفقير الكل على المولى و المرتقى بقاب قوسين أو أدنى المصطفى المرتضى المجتبى بلسان أحد الأئمة : لنا مع الله حالات هو هو و نحن نحن و هو نحن و نحن هوو كلمات أهل المعرفة خصوصا الشيخ الكبير محى الدين مشحونة بأمثال ذلك مثل قوله: الحق خلق و الخلق حق والحق حق والخلق خلق و قال في فصوصه و من عرفه ما قررناه فى الأعداد و أن نفيها عين ثبتها علم أن الحق المنزه هو الحق المشبة و أن كان قد تميز الخلق من الخالق فالأمر الخالق المخلوق و الأمر المخلوق الخالق ألىٰ أن قال:

فالحق خلق بهذا الوجه فاعتبروا

و ليس خلقا بذاك الوجه فادكروا

Presented by Ziaraat.Com

من یدر ما قلت لم تخذل بصیرته

و لیس یدریه ألا من له البصر

جمع و فرق فأن العین واحدة

و هی الکثیرة لا تبقی و لا تذر

و قد خرج الکلام عن طور هذه الرسالة فلنطوی الکلام و نصرف العنان ألیٰ أصل المرام۔

وحدت در کثرت اور کثرت در وحدت

مطلع

یہ جو کچھ ہم نے کہا ہے یہ اس کا حکم ہے جس پر سلطنت وحدت نے غلبہ کیا ہو اور حق نے قہراً اس کی کوہ انانیت پر تجلی کی ہو اور اس کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے اور وہ اس پر وحدت تامہ سے اور ملکیت عظمیٰ کے ساتھ ظاہر ہوا ہو جس طرح کہ وہ اس پر بروز قیامت کبریٰ تجلی نما ہوگا لیکن وہ شخص جو وحدت سے محجوب ہوئے بغیر کثرت کے مشاہدہ میں ہو اور کثرت سے غافل ہو کر وحدت کا مشاہدہ کرتا ہو ایسا شخص ہر صاحب حق کو اس کا حق عطا کرتا ہے اور اسم مبارک "حکم عدل" کا مظہر ہے جو کسی حد سے تجاوز نہیں کرتا اور کسی بندہ پر ستم روا نہیں رکھتا وہ کبھی یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کثرت متحقق ہے اور کبھی یہ کہ کثرت ہی ظہور وحدت ہے جیسا کہ اس ہستی کا ارشاد ہے جس کا وجود مقدس مقام برزخیت کبریٰ پر فائز ہے اور وہ سراپا فقیر مولا اور مقام قاب قوسین او ادنیٰ پر پہنچنے والی اللہ کی برگزیدہ و منتخب شدہ مخلوق ہے یعنی آنحضرتؐ آپ نے فرمایا جیسا کہ بعض آئمہؑ کی زبان سے

Presented by Ziaraat.Com

منقول ہے کہ ہمارے اللہ کے ساتھ کچھ ایسے حالات ہیں کہ ان میں وہ وہ ہیں اور ہم ہم ہیں لیکن وہ ہم ہے اور ہم وہ ہیں۔

اہل معرفت خصوصا شیخ محی الدین کے کلمات میں اس قسم کی باتیں اکثر دیکھی جاتی ہیں مثلا وہ کہتے ہیں کہ حق خلق ہے اور خلق حق ہے اور حق حق ہے اور خلق خلق ہے نیز (ابن عربی) نے اپنی فصوص میں کہا ہے کہ جو شخص اعداد میں ہمارے مقرر کردہ بیان کو بخوبی سمجھتا ہو یعنی یہ کہ نفی عدد عیناً دوسرے عدد کے لئے اثبات ہے وہ جان لے گا۔ حق منزہ اسی خلق مشیت سے عبارت ہے ہر چند خلق خالق سے متمیز ہے پس جو امر خالق ہے وہ مخلوق ہے اور جو امر مخلوق ہے وہ خالق ہے یہاں تک کہ انہوں نے شعر کہا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ایک توجیہ سے حق تعالیٰ خلق ہے پس عبرت پکڑو اور دوسری توجیہ سے حق تعالیٰ خلق نہیں ہے پس اس نکتہ کی طرف متوجہ رہو اور جو شخص میری گفتگو کو سمجھ لے گا اس کی چشم بصیرت دیدار حق میں ناکامی سے دوچار نہیں ہوگی تو جمع وتفریق میں سرگرم رہ کر حقیقت ایک ہی ہے اور یہی حقیقت یکتا دارائے کثرت ہے لیکن وحدت کسی جگہ کثرت کا کوئی اثر نہیں چھوڑتی۔

من ہر چہ میگذرم بوی دوست می شنوم
من ہر چہ می نگرم روئے اوست می بینم
نے عجب اگر گویم او من است و من اویم
ویں عجب تر است کہ باز او وی است و من اینم

Presented by Ziaraat.Com

میں جہاں سے گزرتا ہوں دوست کی بو سونگھتا ہوں
میں جہاں دیکھتا ہوں دوست کا چہرہ دیکھتا ہوں
عجب نہیں کہ میں کہوں کہ وہ میں ہے
اور یہ عجیب نہیں کہ پھر بھی وہ وہ ہے اور میں میں ہوں

کلام اس رسالہ کے طور وطریق سے باہر نکل چکا ہے لہٰذا ہم یہاں کلام کو مختصر کر رہے ہیں اور اصل مقصد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

مطلع

أعلم هداك الله ألیٰ جبروته و أراك بلطفه طرق ملكوته أن هذه الحقيقة العقلية التي عرفت شأنها لكونها في غاية التجرد عن تباعد المكان و المكانيات و كمال التنزه عن تغير الزمان والزمانيات و أندكاك ماهيتها في أنيتها و قهر نور وجودها علیٰ ظلمة ماهيتها بل التجرد عن حقيقتها و نفسيتها تحيط بعوالم الغيب و الشهادة أحاطة المشيئة عليها و علیٰ غيرها و تسرى فيها سريان الحقيقة في الرقيقة بل هي حقيقة العوالم وهذا ظلها و هي الروح و الباقي قواها و جسمها۔

وبالجملة هي جهة وحدة العالم و العالم جهة كثرتها بل هي العالم في صورة الوحدة و العالم هو العقل في صورة الكثرة قال الشيخ الكامل العارف القاضي سعيد القمي رضوان الله عليه في

Presented by Ziaraat.Com

جـمـلة من كتبه و رسـائله أن النفس عقل بالعرض و نفس بالذات وفـي شـرحه لتوحيد الصدوق الطائفة رضي الله عنه امتثل العقل أى الأمـر لتصوير المادة انتهى و هو قدس سره و أن قصر ذلك أى تـصـويـر الـعـقـل بـصـورة النفس فقط لٰكن العلم بمراتب الوجود ومـلـكـوت الـغـيـب و الشهود يعطي ما ذكرنا من تصويره بصورة الـجـسـم أيـضـا و هـذا مـراد الأقـدميـن كالأفلاطون الألٰهي و مفيد المشائين ارسطاطاليس في أثولوجيا من هبوط النفس ألیٰ العالم السـفـلـى مـع أن البرهان يعطي حدوثها من المادةو ما ذكره ذلك الـعـارف الـقـمـي قـدس سـره مـأخـوذ من كلمات الأقدمين كهذا الـفـيلسـوف الـعـظيـم فأنه قال في ميمر الأول في أثولوجيا من أن الـنـفـس أنـما هو عقل تصور بصورة الشوق و مما يؤدى ما ذكرنا أتـم تـأدية قـولـه فـي ذلك الميمر أيضا أنها أى النفس لما اشتاقت ألـى السـلوك و ألیٰ أن تظهر أفاعيلها تحركت من العالم الأول أولًا ثـم ألیٰ عـالـم الثـانـى ثـم ألـیٰ عالم الثالث غير أنها و أن تحركت وسـلـكـت مـن عـالـمهـا ألـیٰ أن تـأتي العالم الثالث فأن العقل لم يفارقها و به فعلت ما فعلت انتهى۔

و فـي كلماته الشريفة ما يفيد مقصودنا و يشير ألیٰ مطلوبنا فـوق حد الأحصاء خصوصا في ميمر العاشر في باب نوادره فمن

Presented by Ziaraat.Com

أراد فليرجع ألىٰ ذلك الكتاب الشريف لٰكن بعد الفحص الكامل عن مرموزات القوم و الرجوع ألىٰ أهله فأن لكل علم أهلاً و أياك والرجوع أليه و ألىٰ مثله بأنانيتك و نفسيتك فأنه لا يفيدك شيئا بل لا يزيدك ألا حيرةً و ضلالةً ألى ترىٰ أن الشيخ الرئيس أبا على ابن سينا يقول: أنى ما قرأت على الأستاذ من الطبيعيات والرياضيات و الطب ألا شيئاً يسيراً وتكفلت بنفسى علىٰ حلها فى مدة يسيرة بلا تكلف و ظفرت على حلها بغير تعسف و أما الألٰهيات فما فهمت منها شيئا ألا بعد الرياضيات و التوسل ألىٰ مبدأ الحاجات و التضرع الجبلى ألىٰ قاضى السؤالات حتىٰ أن فى مسألة واحدة منها راجعت أربعين دفعة فما فهمت منها شيئا حتىٰ آيست من حل ذلك العلم ألىٰ أن انكشف لى بالرجوع ألىٰ مبدأ الكل و التدلىٰ ألىٰ بارئ القل و الجل مع أن خطاياه فى ذلك العلم الأعلىٰ أكثر كثير كما يظهر بالمراجعة ألىٰ كتبه فأذا كان هذا حال الشيخ الرئيس النابغة الكبرىٰ و الأعجوبة العظمىٰ الذى لم يكن له فى حدة الذهن و جودة القريحة كفوا أحد فكيف بغيره من متعارف الناس و هذه نصيحة منى ألىٰ أخوانى المؤمنين لئلا يهلكوا من حيث لا يعلمون-

Presented by Ziaraat.Com

عالم حقیقت عقلیہ کی صورت کثرت ہے

مطلع

اے عزیز اللہ تعالیٰ جہان جبروت کی طرف ہماری رہنمائی فرمائے اور اپنے لطف سے تمہیں اپنے ملکوت کی راہیں دکھائے یہ حقیقت عقلی جس کی شان و مقام کو تو نے پہچانا ہے چونکہ وہ بعد مکان و مکانیات سے نہایت ہی تجرد میں ہے اور تعبیر زمان و زمانیات سے کمال تنزہ میں ہے اور اس کی ماہیت اس کی انیت میں از خود رفتہ اور اس کا نور وجود اپنی ظلمت کی ماہیت پر غالب ہے بلکہ اس کی وجہ سے کہ وہ اپنی حقیقت و نفسیت سے بھی مجرد ہے لہٰذا تمام عوالم غیب و حضور پر احاطہ رکھتا ہے جس طرح کہ مشیت اس حقیقت پر اور اس کے غیر پر احاطہ رکھتی ہے اور ان عوالم میں اس حقیقت کی سرایت اس طرح ہے جس طرح کہ حقیقت رقیقہ میں سریان ہے بلکہ حقیقت عوالم اس حقیقت عقلیہ سے عبارت ہے اور یہ عوالم اس کا سایہ ہیں اور وہ روح ہے اور باقی عوالم اس کے قواء جسم ہیں۔

اور بالجملہ وہ عالم کے لئے جہت وحدت ہے اور عالم اس کے لئے جہت کثرت ہے بلکہ وہ حقیقت صورت وحدت میں ہمہ عالم سے عبارت ہے شیخ کامل قاضی سعید رضوان اللہ علیہ نے اپنی چند کتب و رسائل میں اس کے متعلق کہا ہے: کہ نفس عقل بالعرض ہے اور بالذات نفس ہے نیز انہوں نے شرح توحید شیخ صدوق الطائفہ رضی اللہ عنہ میں کہا ہے: اور عقل نے فرمان الٰہی کی اطاعت کی پس وہ تصویر مادہ کے لیے بصورت

Presented by Ziaraat.Com

نفس کلیہ متصور ہوا مرحوم نے اگرچہ اس سخن میں تصویر عقل کو بصورت نفس کے ہی مختص کیا ہے لیکن مراتب وجود اور ملکوت غیب و شہود کے علم و آگاہی کا تقاضا وہ ہے جو کہ ہم نے کہا اور وہ یہ ہے کہ عقل تنہا بصورت نفس کلی متصور نہیں ہوتا بلکہ بصورت جسم بھی متصور ہوتی ہے اور متقدمین علماء فلسفہ مثلاً افلاطون الٰہی و مفید مشائین ارسطاطالیس نے اثولوجیا میں کہا ہے کہ نفس عالم بالا سے پستی کی جانب آیا ہے حالانکہ برہان کا مقتضی یہ ہے کہ نفس مادہ سے ظاہر ہوا ہے اور عارف قمی نے جو کچھ کہا ہے وہ انہیں متقدمین کے کلمات سے ماخوذ ہے مثلاً فلاسفر بزرگ نے کتاب اثولوجیا کے میمر میں کہا ہے کہ نفس عقل سے عبارت ہے جو کہ بصورت شوق متصور ہوا ہے اور جو کچھ ہمارے بیان کی پوری ترجمانی کرتا ہے وہ میمر مذکور میں ان کا قول ہے کہ نفس جب سلوک کی طرف مشتاق ہوا اور اس کو یہ اشتیاق ہوا کہ وہ اپنے کام ظاہر کرے تو سب سے پہلے اس نے عالم اول سے حرکت کی پھر وہ عالم دوم میں پہنچا پھر عالم سوم میں مگر جب بھی اس نے عوالم مذکورہ میں حرکت کی اور سلوک پرواز ہوتے ہوئے عالم سوم تک پہنچا تو اس سے عقل جدا نہ ہوئی اور اس نے جو کچھ بھی کیا وہ عقل کے وسیلہ سے کیا۔

جو کچھ اس فلاسفر کے کلمات شریفہ میں ہمارے افادۂ مقصود سے مربوط ہے اور جس میں ہمارے مطلب کی طرف اشارہ دکھائی دیتا ہے وہ اس سے زیادہ ہے کہ اس کو شمار کیا جائے خصوصاً باب النوادر میں میمر دہم میں جو شخص بھی چاہے اس کتاب شریف کی طرف رجوع کرے لیکن یہ مطلب فلاسفہ کی اصطلاحات کی پوری پوری تحقیق اور اہل فن کی طرف رجوع کرنے سے حاصل ہوگا کیونکہ ہر علم کے لئے سپیشلسٹ ہوتے ہیں اور

Presented by Ziaraat.Com

خبردار مبادا کہ تم اس فن یا اس کے امثال کی طرف اپنی انانیت ونفسیت کے بل بوتے پر رجوع کرو اس سے تم کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا اور محض حیرت اور گمراہی میں ہی اضافہ ہوگا کیا تم نہیں دیکھتے کہ شیخ الرئیس بوعلی سینا نے کہا ہے کہ میں نے اپنے استاد سے بہت تھوڑا سا علم طبیعیات وریاضیات وطب حاصل کیا اور پھر تھوڑی مدت تک ازخود اس کے اکثر حصہ پر حاوی ہونے کی بلا تکلف زحمت اٹھائی اور بغیر کسی پیچیدگی کے اس کے اکثر مطالب کو حل کرلیا لیکن علم الٰہیات میں ریاضیات حاصل کرنے کے بعد ہی کچھ نہ کچھ سمجھ آیا اور اس سلسلہ میں میں نے مبدا حاجات کی طرف توسل کیا اور مسائل حل کرنے والے خدا کے حضور میں فطری تضرع کیا حتیٰ کہ ایک ہی مسئلہ میں چالیس چالیس بار غور و خوض کیا مگر میں اس میں سے کچھ نہ سمجھ سکا حتیٰ کہ جب میں ان مسائل کو حل کرنے سے مایوس ہوا تو مجھ پر یہ انکشاف ہوا کہ میں مبدا اکل کی طرف رجوع کروں اور خالق قلیل و کثیر کی بارگاہ سے وابستگی کروں تاکہ وہ مجھ پر ان مسائل کے عقدے کھول دے باوجود اس کے بھی اس علم اعلیٰ میں شیخ الرئیس سے بہت سی خطائیں سرزد ہوئیں جیسا کہ ان کی کتب کی طرف رجوع کرنے سے ظاہر ہے جب یہ حال شیخ الرئیس جیسے نابغۂ کبریٰ و اعجوبۂ عظمیٰ کا ہے جن کی تیز ذہانت اور جید استعداد میں ان کا کوئی ثانی نہیں پایا گیا تو پھر عام لوگوں کا کیا حال ہوگا یہ برادران ایمانی کو میری نصیحت ہے تاکہ وہ لاشعوری طور پر ہلاک ہونے سے محفوظ رہیں۔

مطلع

أحاطة العقل المجرد على ما دونه من الملك و الملكوت لم يكن كأحاطة شئ محسوس بشيء محسوس حيث يكون الأحاطة

Presented by Ziaraat.Com

فيه ببعض الجوانب و النهايات و لا يحيط بعضها ببعض ألا ببعض السطوح الخارجة عن الذات بل أحاطته من جميع الجوانب يحيط بباطن المحاط كما يحيط بظاهره فأن أحاطته يكون بنحو السريان و النفوذ فهو سار فى حقائق العوالم و ذواتها و لب الحقائق و أنياتها لا يشذ عن أحاطته الوجودية و سريانه المعنوى ذره فى السماء و الأرض من جواهرها و عوارضها الذاتية و المفارقة وهو أقرب أليها من حبل الوريد و أنفذ فيها من الأرواح فى الأبدان بل حضور العوالم عنده أشد و أعلىٰ من حضورها عند أنفسها كل ذلك لأن المادة التى هى مناط الغيرية والتباعد عنه مفقودة و الماهية التى هى اصل السوائية فيه مستهلكة مضمحلة لا حكم لها اصلا بل الحكم للوجود المطلق وهو القاهر عليها و الحاكم علىٰ كل أنية و حقيقة و اشارة ألىٰ هذه الأحاطة الوجودية و السريان الذاتى قال معلم المشائين أن الحقائق البسيطة تقتضى بذاتها استدارة حقيقة تامة ألا أن المحيط فيها لا يحوى المركز كما أن الأمر فى الدوائر الحسية كذلك بل الأمر فى الدوائر العقلية بعكس الدوائر الحسية و نحن قدأشرنا ألىٰ لمعةمن التحقيق لهٰذا السر فى المشكاة الأولىٰ.

Presented by Ziaraat.Com

عالم ملکوت پر عقل مجرد کے احاطہ کی کیفیت

مطلع

وہ احاطہ جو کہ عقل مجرد اپنے سے پائین تر عوالم یعنی ملک وملکوت وغیرہ پر رکھتی ہے وہ اس طرح نہیں ہے جس طرح کہ ایک غیر محسوس چیز دوسری محسوس چیز پر محیط ہوتی ہے کیونکہ محسوس اشیاء میں احاطہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ وہ اپنے بعض اطراف وجوانب پر احاطہ کرتی ہیں اور جو اسی مقدار میں اس کی خارجی سطح پر بھی احاطہ ہوتا ہے وہ علیحدہ ہے چونکہ وہ اس کی ذات سے خارج ہے لیکن عقل مجرد کا احاطہ اس طرح کا نہیں ہے بلکہ وہ اس کی تمام جوانب سے ہوتا ہے جو کہ اپنے ظاہر محاط کی طرح باطن پر بھی احاطہ کرتا ہے اور یہ احاطہ بطور سرایت نفوذ ہوتا ہے جو کہ تمام عوالم کے حقائق وذوات اور مغز حقائق و انیات میں سرایت کیے ہوئے ہے اور اس کے احاطہء وجودی اور سریان معنوی سے آسمان وزمین کے جواہر وعوارض ذاتیہ ومفارقہ کا کوئی ذرہ بھی جدا نہیں ہے اور یہ عقل مجرد ان سے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور ان میں روح کے نفوذ سے بھی زیادہ نفوذ رکھتی ہے بلکہ محضر عقل میں عوالم کا حاضر ہونا اس سے زیادہ شدید وبلند تر ہے جتنا کہ وہ اپنے نزدیک حاضر ہیں اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ وہ مادہ جو کہ غیریت اور دوری کا دارومدار ہے وہ وہاں مفقود ہے اور وہ ماہیت جو کہ ریشۂ دوئیت ہے وہ وہاں مستہلک اور مضمحل ہے اور عقل مجرد میں ماہیت کے لیے کوئی حکم نہیں بلکہ وہاں موجود مطلق کے لئے حکم ہے اور وہی وہاں پر قاہر اور ہر انیت وحقیقت پر غالب ہے اور اسی احاطۂ وجودیہ و سریان ذاتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے معلم مشائین ارسطو نے کہا ہے کہ حقائق

Presented by Ziaraat.Com

بسیط بذات خود تقاضا کرتی ہیں کہ وہ دائرہ حقیقی کامل ہوں مگر ان میں جو محیط ہے وہ مرکز پر حاوی نہیں ہوتا جیسا کہ دوائر حسیہ میں ایسا ہی ہے بلکہ عقلی دوائر کا جریان کار دوائر حسی کے برعکس ہے اور ہم نے اس تحقیق کے ایک شمہ کی طرف اس راز کے بارے میں مشکوۃ اولیٰ میں اشارہ کیا ہے۔

مطلع

أن الحقيقة العقلية التامة المجردة حاكمة على ما سواه من الحقائق العقلية و النفوس الكلية و الجزئية الملكوتية و البدعيات و الكائنات الملكية الناسوتية ترشدها ألىٰ طرق الهداية والأستقامة و الكمال و يسوقها ألىٰ بارئها المتعال و تقودها ألى فناء الرب ذى الجلال و لو لاها لما عبد الله و ما وحد و ما أطيع وما سجد فالعقل هوالذى أرسله الله ألىٰ سكان جميع العوالم ليهديها ألىٰ سواء الصراط فقال له أقبل ألىٰ المسجونين فى ظلمات العوالم الخلقية من عالمك الأمرى فارشدهم ألىٰ دار السرور و عالم يغلو فيه النور علىٰ نور فظهر فى كل حقيقة بقدر الاستعداد أطاعة لأمر رب العباد فهداهم ألىٰ عالم الأسرار ودعاهم ألىٰ محفل الأنس و دار القرار ثم بعد الأرشاد و الهداية أمره بالرجوع بجميع مظاهره من عالم الدنيا ألىٰ الغاية القصوىٰ و الرفيق الأعلىٰ فقال له أدبر فأدبر و هذه الحقيقة هى التى أعطاها

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تعالیٰ الجنود فی بعض المظاهر المناسبة من عالم القدس لتقاوم جنود الشیطان و تغلب علیها و تقود الخلق ألیٰ حزب الرحمٰن و أودعت فیها من حقائق عالم الغیب الألٰهی لیجذب من هو لایق الجذبة الرحمٰنیة ۔

عقل کے اقبال وادبار کا مطلب

مطلع

حقیقت عقلی تام مجرد اپنے ماسوا تمام حقائق عقلیہ ونفوس کلیہ و جزئیہ وملکوتیہ و بدعیات وموجودات ملکی وناسوتی سب پر حکومت کرتی ہے اور ہدایت واستقامت وکمال کے راستوں کی طرف ان کی رہنمائی کرتی ہے اور ان کو ان کے خالق بزرگ کی طرف کھینچتی ہے اور ان کو رب ذوالجلال کے آستانہ کی طرف پہنچا دیتی ہے اگر یہ عقل نہ ہوتی تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی اور نہ اس کو واحد مانا جاتا اور نہ اس کی اطاعت کی جاتی اور نہ اس کا سجدہ کیا جاتا پس عقل ہی وہ ہے جس کو اللہ نے تمام عوالم کے ساکنان کی طرف بھیجا ہے تاکہ وہ ان کو راہ راست کی طرف ہدایت کرے اور اس سے کہا ہے کہ اے عقل تو اپنے عالم امری سے ظلمات عوالم خلقیہ کے قیدیوں کی طرف جا اور ان کو دارالسرور اور ایسے عوالم کی طرف ہدایت کر جس میں نور نور پر غالب ہے پس وہ بقدر استعداد اپنے رب العباد کے امر کے لئے ہر حقیقت میں ظاہر ہوئی اور ان لوگوں کو عالم اسرار کی طرف ہدایت کی اور محفل انس ودارالقرار کی طرف دعوت دی پھر ارشاد وہدایت کے بعد اللہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اپنے تمام مظاہر کے ساتھ عالم دنیا سے انتہائی منزل مقصود اور رفیق اعلیٰ

Presented by Ziaraat.Com

کی طرف رجوع کرے اور اس نے کہا پیچھے ہٹ پس وہ حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے عالم قدس کے سپاہیوں کو بعض مظاہران کی مناسبت سے عطاء کیے تا کہ وہ شیطان کی فوج کا مقابلہ کرسکیں اور ان پر غلبہ حاصل کریں اور لوگوں کو اللہ کی جماعت کی طرف رہبری کریں اور اس میں عالم غیب کے حقائق ودیعت کیے گئے ہیں تا کہ جو شخص جذبہء رحمانی کی شائستگی رکھتا ہو اس کو جذب کر سکے۔

مطلع

فأذا انفتحت بصيرتك بما ألقي عليك من الأصول و انكشف الأمر لديك في ضمن القواعد و الفصول يمكن لك أن ترتقي بقدم المعرفة ألىٰ أوج الحقيقة فتعرف بعض ما أرمز في رواية الكافي الشريف عن مولانا أبي جعفر الباقر عليه الصلوٰة و السلام قال: لما خلق الله العقل استنطقه قال له أقبل فأقبل ثم قال له أدبر فأدبر ثم قال و عزتي و جلالي ما خلقت خلقا هو أحب أليّ منك و لا أكملتك ألا في من أحب أما أني أياك آمر و أياك أنهي و أياك أثيب و أياك أعاقب صدق ولي الله تعالىٰ۔

و قد شرح المحققون الكاملون رضي الله عنهم و لٰكن لما لم يشيروا قدس الله أنفسهم ألىٰ بعض أسراره فنحن نشير أليه مع قلة الباع و نقصان الأطلاع كيف و عطاياهم لا يحملها ألا مطاياهم و ليس لمثلي هذا المحل الأعلىٰ و لامنزل الأبهىٰ والأسنىٰ

Presented by Ziaraat.Com

فنقول: قوله عليه السلام استنطقه أى جعله ذا نطق و أدراك بنفس جعل ذاته فأن العلم و الأدراك فى المبادى العالية و لا سيما العقل الذى هو أول التعينات عين ذاتها و هذا بوجه نظير قوله تعالىٰ: وعلم آدم الأسماء كلها فأن التعليم فى ذلك المقام بأيداع صور الأسماء و الصفات بنحو اللف و الأجمال و أحدية الجمع فيه لاأنه خلقه مجردا عن العلم بالأسماء ثم علمّها أياه فأن الأنسان مظهر أسم الله الأعظم الجامع لجميع مراتب الأسماء و الصفات بنحو أحدية الجمع و العقل أيضا مظهر علم الحق فهو عالم فى مرتبة هويته و لبّ حقيقته.

و قوله : أقبل أمر من حضرة الجمع ألىٰ المظهر الأول بظهوره فى جميع مراتب التعينات من عالم الملك والملكوت فهو النافذ فى جميع العوالم بأمر بارئه ليظهر الكمالات التى فى عالم الأسماء و الصفات و بنشر الخيرات فى مراتب الكائنات ويهديهم ألىٰ الصراط المستقيم و يرشدهم ألىٰ الطريق القويم.

و قوله عليه السلام : أدبر من عالم التفصيل ألىٰ حضرة الجمع بجميع المظاهر ألىٰ الأسم المناسب لمقامك و مقام مظاهرك و أما ألىٰ الأسم الرحمٰن فتثاب أو ألىٰ الأسم المنتقم فتعاقب. فالعقل الظاهر فى العوالم النازلية يثاب و يعاقب بأعتبار

Presented by Ziaraat.Com

أتحاد الظاهر و المظهر و معاد كل شيء بتوسطه بل بمعاده فأن الأشياء الكونية لا تعود ألىٰ الحق ما لم تصل ألىٰ العالم العقلى أو تفنى فيه و أن كان معاد الكل بتوسط الأنسان الكامل الذى كان العقل هو مرتبة عقله.

و قوله عليه السلام: و لا أكملتك ألى فى من أحب أشارة ألىٰ أن ظهور العقل في مراتب الموجودات علىٰ قدر استعدادهم الذى قدر لهم في الحضرة العلمية بالحب الذاتي و لو لا ذلك الحب لايظهر موجود من الموجودات و لا يصل أحد ألىٰ الكمال من الكمالات فأن بالعشق قامت السمٰوات ـ

و فى قوله عليه السلام: أياك آمر و أياك أنهى و أياك أثيب وأياك أعاقب بلا تخلل الباء أشارة واضحة عند أرباب الذوق بما قلنا من أن العقل هو الظاهر و هو الباطن و هو النافذ في الملك والملكوت و النازل من مقامه الأرفع ألىٰ المنزل الأدنىٰ بلا تجاف عن محله الأعلىٰ و مقامه الأرفع الأسنىٰ و الله الموفق فى الآخرة والأولىٰ.

خلقت عقل کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث کی تشریح

مطلع

جب ان اصول کے القاء سے تمہاری چشم بصیرت کھل گئی اوران قواعد و اصول کے ضمن میں تمہارے لئے حقیقت کا انکشاف ہو گیا تو تمہارے لیے ممکن ہے کہ تم

Presented by Ziaraat.Com

معرفت کے قدم کے ساتھ اوج حقیقت کی طرف بلندی اختیار کرسکواور کافی شریف میں بطور رمز بیان شدہ حدیث کا مطلب سمجھ سکو جو ہمارے مولا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہوئی ہے کہ جب اللہ تعالٰی نے عقل کو خلق فرمایا تو اس کو صاحب نطق قرار دیا اور کہا آگے آ! پس وہ پلٹ گئی پھر کہا میری عزت وجلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق خلق نہیں کی جو مجھے تجھ سے زیادہ عزیز ہو اور میں نے تجھ کو اپنے محبوب لوگوں میں ہی کمال تک پہنچایا آگاہ رہ کہ میں تجھ کو ہی حکم دوں گا اور تجھ کو ہی منع کروں گا اور تجھ کو ہی ثواب دوں گا اور تجھ کو ہی عذاب دوں گا ولی اللہ نے سچ فرمایا۔ محققین کاملین رضی اللہ عنہم نے اس حدیث کی شرح کی ہے لیکن اللہ ان کے نفوس کو مقدس کرے انہوں نے اس کے اسرار کی جانب اشارہ نہیں کیا پس ہم ناتوانی اور قلت اطلاع کے باوجود ان کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ان کے عطیات کو انہیں کی سواریاں اٹھا سکتی ہیں اور مجھ جیسے کے لیے یہ بلند مقام اور خوبصورت در روشن منزل نہیں۔

امامؑ کا فرمان استنطقہ یعنی اس کو صاحب نطق وادراک بنایا کیونکہ علم و ادراک مبادیٔ عالیہ میں سے ہے خصوصاً عقل میں جو کہ تعین اول ہے اس کے لیے عین ذات ہے اور ایک لحاظ سے یہ اللہ کے اس فرمان کی نظیر ہے و علم آدم الأسماء کلها اور اللہ نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی کیونکہ اس مقام میں تعلیم یوں ہے کہ اللہ نے صور اسماء وصفات کو بطور پیچیدہ اجمال واحدیت وجمع اس میں ودیعت کر دیا نہ یہ کہ ان کو پہلے علم بالاسماء سے خالی پیدا کیا اور پھر اس کو اسماء کی تعلیم دی کیونکہ انسان اسم اللہ الأعظم کا مظہر ہے جو تمام مراتب اسماء وصفات کے لئے بطریق احدیت مجمع حاوی

Presented by Ziaraat.Com

ہے اور عقل بھی علم الحق کے لئے مظہر ہے پس وہ اپنے مرتبہ ھویت میں اور لب حقیقت میں عالم ہے۔

امامؑ کا فرمان اقبل یہ حضرت جمع کی طرف سے مظہر اول کے لئے حکم ہے جو کہ عالم ملک وملکوت سے تمام مراتب تعینات میں ظاہر ہوا پس وہ اپنے خالق کے امر سے تمام عوالم میں نافذ ہے تا کہ وہ عالم اسماء وصفات میں کمالات کو ظاہر کرے اور مراتب کائنات میں خیرات کو نشر کرے اور راہ راست کی طرف ان کو ہدایت کرے اور صحیح راہ کی طرف ان کی ہدایت کرے۔

اور امامؑ کا فرمان ہے ادبر یعنی تمام مظاہر کے ساتھ حضرت جمع کی طرف عالم تفصیل سے اس نام کی طرف پلٹ جاؤ جو تمہارے مقام اور مقام مظہر کے لئے مناسب ہے یا اسم رحمٰن کی طرف پلٹو تا کہ تم کو ثواب دیا جائے یا اسم منتقم کی طرف پلٹو تا کہ تم کو عقاب دیا جائے۔

پس عقل جو کہ عوالم نازلہ میں ظاہر ہے اس کو باعتبار ظاہر ومظہر ثواب وعقاب دیا جاتا ہے اور ہر شے کی بازگشت اس کے توسط سے بلکہ اس کی بازگشت سے ہوگی کیونکہ اشیاء کونیہ جب تک عالم عقلی کی طرف نہ پہنچیں اور اس میں فنا نہ ہوں حق کی طرف عود نہیں کرتیں اگرچہ کل کی بازگشت اس انسان کامل کے توسط سے ہے جس کے لئے عقل خود مرتبۂ عقلی ہے۔

امامؑ کا فرمان و لا ایکملتك الی فی من احب اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عقل مراتب موجودات میں ان کی استعداد کے مطابق ظاہر ہوتی ہے

Presented by Ziaraat.Com

جو مقدار ان کے لئے حضرت علمیہ میں محب ذاتی مقرر ہو اور اگر وہ حب نہ ہو تو موجودات میں سے کوئی بھی کسی کمال تک رسائی حاصل نہ کر سکے کیونکہ آسمان عشق کی بدولت قائم ہے۔

اور امامؑ کے فرمان میں أياك آمر و أياك أنهىٰ وأياك أثيب وأياك أعاقب یہ فقرے جو درمیان میں با کے بغیر آئے ہیں ان میں ارباب ذوق کے لئے واضح اشارہ ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ عقل ہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور وہی ملک وملکوت میں نافذ ہے اور اپنے مقام ارفع سے ادنیٰ منزل کی طرف اترنے والی ہے جبکہ وہ اپنے مقام اعلیٰ وارفع سے روگردان نہیں اور اللہ ہی آخرت ودنیا میں توفیق دینے والا ہے۔

مطلع

قد حان حين أن تعلم معنى خلافة العقل الكلي في العالم الخلقي فأن خلافته خلافة في الظهور في الحقائق الكونية و نبوته أظهار كمالات مبدئه المتعال و أبراز الأسماء و الصفات من حضرة الجمع ذى الجلال و ولايته التصرف التام في جميع مراتب الغيب و الشهود تصرف النفس الأنسانية في أجزاء بدنها بل تصرفه لا يقاس بتصرفها فأنه لعدم شوبه بالقوة و أعتناقه بالعدم و النقصان يكون أقوىٰ في الوجود و الأيجاد و التصرف والأمداد فهو الظاهر و الحق به الظاهر و هو الباطن و الحق به الباطن۔

Presented by Ziaraat.Com

و لا تتوهمن من هذا التعبير أن ظهور الحق و بطونه تبع ظهوره و بطونه فأن ذلك توهم فاسد و ظن في سوق اليقين والمعرفة كاسد بل الأصيل في الظهور و الأظهار هو الحق بل لا ظهور و لا وجود ألا له تبارك و تعالىٰ و العالم خيال في خيال عند الأحرار۔

خلافت ونبوت اور ولایت عقل کا معنی

مطلع

اب وقت آن پہنچا ہے کہ تم جہان آفرینش میں عقل کلی کی خلافت کا معنی جان لو کیونکہ اس کی خلافت حقائق کو دنیہ میں ظہور میں خلافت ہے اور اس بات سے عبارت ہے کہ وہ اپنے بلند مرتبہ خالق کے کمالات کا اظہار کرے اور حضرت جمع ذوالجلال کے اسماء و صفات کو واضح کرے اور اس کی ولایت یہ ہے کہ تمام مراتب غیب وشہود میں پورا پورا تصرف کرے جس طرح کہ نفس انسانی اپنے اجزاء بدن میں تصرف کرتا ہے بلکہ اس تصرف کو اس نفس کے تصرف پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ عقل اس لحاظ سے کہ وہ ہمہ فعلیت ہے اور قوت واستعداد کے شائبہ سے اس کا دامن پاک ہے اور عدم وکم بودن سے یہ ہم آغوش نہیں ہے یہ وجود وایجاد وتصرف میں قوی تر ہو گی اور یہ ظاہر ہے اور ظاہر اسی سے ملحق ہے اور یہ باطن ہے اور باطن اسی سے ملحق ہے اور اس تعبیر سے یہ وہم ہرگز نہ کرنا کہ حق کا ظہور و بطون اس کے ظہور و بطون کے تابع ہے یہ ایک فاسد وہم ہے اور ایسا گمان ہے جو بازار یقین ومعرفت میں بے قیمت ہے بلکہ ظہور واظہار میں اصل اصیل حق

Presented by Ziaraat.Com

تعالیٰ ہی ہے اور اس کے علاوہ کسی کا کوئی ظہور رو وجود نہیں ہے اور آزاد لوگوں کی نظر میں تمام عالم خیال اندر خیال ہے۔

مطلع

و مما يرشدك ألىٰ ما ذكرنا حق الأرشاد و يهديك كمال الهداية ألىٰ الطريق السداد ما حدثه صدوق الطائفة رضوان الله عليه في عيون أخبار الرضا عليه السلام بأسناده عن مولانا وسيدنا علي ابن موسىٰ الرضا عليه آلاف التحية و الثناء عن آبائه عن علي ابن أبي طالب عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم۔

ما خلق الله خلقا أفضل مني و لا أكرم عليه مني قال علي عليه السلام فقلت يا رسول الله فأنت أفضل أم جبرئيل عليه السلام؟ فقال يا علي أن الله تبارك و تعالىٰ فضل أنبيائه المرسلين على ملائكته المقربين و فضلني علىٰ جميع النبيين والمرسلين و الفضل بعد لك يا علي و للآئمة من بعدك و أن الملائكة لخدامنا و خدام محبينا يا علي الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمد ربهم و يستغفرون للذين آمنوا بولايتنا يا علي لو لا نحن ما خلق الله آدم عليه السلام و لا حواء و لا الجنة و لا النار و لا السماء و الأرض فكيف لا نكون أفضل من الملائكة

Presented by Ziaraat.Com

وقد سبقناهم ألىٰ معرفة ربنا وتسبيحه وتهليله و تقديسه لأن أول ما خلق الله عز وجل أرواحنا فأنطقها بتوحيده و تمجيده ثم خلق الملائكة فلما شاهدوا أرواحنا نوراً واحداً استعظمت أمرنا فسبحنا لتعلم الملائكة أنا خلق مخلوقون و أنه منزه عن صفاتنا فسبحت الملائكة بتسبيحنا و نزهته عن صفاتنا فلما شاهدوا عظم شأننا هللنا لتعلم الملائكة أن لا أله ألا الله و أنا عبيد ولسنا بآلهة يجب أن نعبد معه أو دونه فقالوا لا أله ألا الله فلما شاهدوا كبر محلنا كبرنا لتعلم الملائكة أن الله تعالىٰ أكبر من أن ينال عظم المحل ألا به فلما شاهدوا ما جعله الله لنا من العز و القوة قلنا لا حول و لا قوة ألا بالله لتعلم الملائكةأن لا حول لنا ألا به و لا قوة ألا بالله فلما شاهدوا ما أنعم الله به علينا و أوجبه لنا من فرض الطاعة قلنا الحمد لله لتعلم الملائكة ما يستحق الله و ما يحق الله تعالىٰ ذكره علينا من الحمد علىٰ نعمه فقالت الملائكه الحمد لله فبنا أهتدوا ألىٰ معرفة توحيد الله عزوجل و تسبيحه وتهليله و تحميده و تمجيده.

ثم أن الله تبارك و تعالىٰ خلق آدم عليه السلام فأودعنا صلبه و أمر الملائكة بالسجود له تعظيماً و أكراماً و كان سجودهم لله عزوجل عبودية و لآدم أكراما وطاعة لكوننا في صلبه فكيف لا

Presented by Ziaraat.Com

نكون أفضل من الملائكة و قد سجدوا لآدم كلهم أجمعون و أني لما عرج بى ألىٰ السماء أذن جبرئيل عليه السلام مثنى مثنى و أقام مثنى مثنى ثم قال لى تقدم يا محمد فقلت له ياجبرئيل أتقدم عليك ؟ فقال نعم أن الله تبارك و تعالىٰ فضل أنبيائه على ملائكته أجمعين و فضلك خاصة قال فتقدمت وصليت بهم و لا فخر فلما انتهيت به ألىٰ حجب النور قال لى جبرئيل تقدم يا محمد و تخلف عنى فقلت يا جبرئيل أفي مثل هذا الموضع تفارقني؟ فقال يا محمد أن انتهاء حدى الذى وضعني الله عزوجل فيه ألىٰ هذا المكان فأن تجاوزته احترقت أجنحتي بتعدى حدود ربى جل جلاله فزخ بى فى النور زخة (فزج بى فى النور زجة) حتىٰ انتهيت ألىٰ ما شاء الله من علوملكه فنوديت يا محمد فقلت لبيك و سعديك تباركت وتعاليت فنوديت يا محمد أنت عبدى و أنا ربك فأعبد و علىّ فتوكل فأنك نورى في عبادى و رسولى علىٰ خلقى و حجتى علىٰ بريتى لك و لمن تبعك خلقت جنتي و لمن خالفك خلقت نارى و لأوصيائك وأوجبت كرامتى ولشيعتهم أوجبت ثوابى فقلت يا رب و من أوصيائى ؟ فقال يا محمد أوصيائك المكتوبون علىٰ ساق العرش فنظرت فأنا بين يدى ربى جل جلاله ألىٰ ساق العرش فرأيت أثناء عشر نورا فى كل نور سطر أخضر

Presented by Ziaraat.Com

علیه أسم الوصی من أوصیائی أولهم علی ابن أبی طالب و آخرهم مهدی أمتی فقلت یارب! هٰؤلاء أوصیاء بعدی فنودیت یا محمد هٰؤلاء أولیائی و أحبائی و أصفائی و حججی بعدك علیٰ بریتی و هم أوصیائك وخلفائك و خیر خلقی بعدك و عزتی و جلالی لأظهرن بهم دینی و لأعلین بهم کلمتی و لأطهرن الأرض بآخرهم من أعدائی و لأملکنه مشارق الأرض و مغاربها ولأسخرن له الریاح و لأذللن له السحاب الصعاب و لأرقینه فی الأسباب و لأنصرنه بجندی و لأمدنه بملائکتی حتیٰ یعلن دعوتی بجمع الخلق علیٰ توحیدی ثم لأدیمن ملکه و لأدوالن الأیام بین أولیائی ألیٰ یوم القیامة ۔ تم الحدیث الشریف و لقد نقلته بطوله مع بناء هذه الرسالة علیٰ الأختصار للتبرك و التیمن و زیادة الفائدة والبصیرة وهأنا أشرح بعض فقراته الراجعة ألیٰ المقام مع الأیجاز و الأختصار و أرجو التوفیق من الحق المختار۔

معصومینؑ کی خلقت نوری اور ولایت کے متعلق

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی حدیث الشریف

مطلع

جو حدیث صدوق الطائفہ رضوان اللہ علیہ نے کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں اپنی سند سے ہمارے امام حضرت علی رضا علیہ آلاف التحیۃ والثناء نقل کی

Presented by Ziaraat.Com

ہے وہ تمہارے لئے ہمارے بیان کردہ مطلب کی طرف بہترین رہنما اور کامل ترین رہبر ہے اور وہ حدیث امام رضا علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام کے سلسلہ سے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

خداوند عالم نے مجھ سے برتر وافضل کوئی مخلوق خلق نہیں فرمائی جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ افضل ہیں یا جبرئیل؟ پس آنحضرتؐ نے فرمایا یا علیؑ تحقیق اللہ نے اپنے تمام انبیاء ومرسلین کو ملائکہ مقربین پر فضیلت دی ہے اور مجھے تمام انبیاء ومرسلین پر فضیلت دی ہے اور یا علیؑ میرے بعد یہ فضیلت آپ کے لئے اور آپ کے بعد آئمہ کے لئے ہے اور تمام ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں اور وہ ہماری ولایت پر ایمان لانے والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں یا علیؑ اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ آدم وحواؑ جنت وجہنم اور آسمان وزمین کو خلق نہ کرتا اور ہم ملائکہ سے افضل کیوں نہ ہوں گے جبکہ ہم نے اپنے رب کی معرفت اور اس کی تسبیح وتہلیل وتقدیس کی طرف سبقت کی کیونکہ خداوند عالم نے سب سے پہلے ہماری ارواح کو خلق فرمایا اور ان کو اپنی توحید وتمجید کے ساتھ نطق فرمایا پھر ملائکہ کو پیدا کیا جب انہوں نے ہماری ارواح کا ایک نور دیکھا تو ہمارے امر عظیم کو سمجھا پس ہم نے تسبیح کی تا ملائکہ کو معلوم ہو جائے کہ ہم لوگ مخلوق خدا ہیں اور وہ ہماری صفات سے منزہ ہے۔

پس ہماری تسبیح دیکھ کر ملائکہ نے بھی اللہ کی تسبیح کی اور اس کو ہماری صفات سے برتر قرار دیا جب انہوں نے ہماری عظیم شان کو دیکھا تو ہم نے لا الہ الا اللہ کہا تا کہ ملائکہ

کو علم ہو جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے بندے ہیں خدا نہیں ہیں تا کہ ہماری عبادت بھی اس کے ساتھ اس کے سوا واجب ہو پس ملائکہ نے بھی لا الہ الا اللہ کہا اور جب انہوں نے ہمارے مقام کی بزرگی کو دیکھا تو ہم نے اللہ اکبر کہا تا کہ ملائکہ کو علم ہو جائے کہ اللہ اس سے بزرگ و برتر ہے کہ کوئی عظیم مقام والا اس کے بغیر یہ مرتبہ حاصل کر لے پس جب انہوں نے ہماری اس عزت وقوت کا مشاہدہ کیا جو اللہ نے ہمارے لئے قرار دی تو ہم نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا تا کہ ملائکہ معلوم کر لیں کہ اس کے بغیر ہمارے لئے کوئی طاقت وقوت نہیں ہے پس انہوں نے ہم پر اللہ کے انعامات کو دیکھا اور یہ دیکھا کہ اللہ نے ہماری اطاعت فرض کی ہے تو ہم نے کہا الحمد للہ تا کہ ملائکہ جان لیں کہ اللہ ہم پر اپنے انعامات کی وجہ سے ہماری حمد کا مستحق ہے اور حمد اسی کا حق ہے۔

پس ملائکہ نے بھی الحمد للہ کہا پس وہ ہماری بدولت توحید خدا کی معرفت کی طرف ہدایت یافتہ ہوئے اور ان کو اللہ کی تسبیح وتہلیل وتجید وتحمید کا طریقہ معلوم ہوا پھر خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کو خلق فرمایا اور ہمیں ان کی صلب میں ودیعت کیا اور ملائکہ کو ہماری تعظیم و عزت کی بدولت آدم کا سجدہ کرنے کا حکم فرمایا اور ان کا سجدہ اللہ کی عبادت اور آدمؑ کی عزت اور ہمارے ان کے صلب میں ہونے کی وجہ سے تھا پس ہم ملائکہ سے افضل کیوں نہ ہوں گے جبکہ تمام ملائکہ نے آدم کا سجدہ کیا اور جب مجھے آسمان کی طرف معراج حاصل ہوئی تو جبرئیل نے دو دو بار اذان واقامت کہی پھر مجھے کہا کہ اے محمدؐ آگے تشریف لایئے پس میں نے کہا اے جبرئیل میں تم سے آگے بڑھوں؟ اس نے کہا ہاں کیونکہ اللہ

Presented by Ziaraat.Com

نے اپنے انبیاء کو تمام ملائکہ پر فضیلت دی ہے اور خصوصی طور پر آپ کو سب پر فضیلت دی ہے۔

پس میں آگے بڑھا اور میں نے انبیاء کو نماز باجماعت پڑھائی اور اس میں کوئی فخر نہیں پس جب میں نوری حجابوں میں پہنچا تو جبرئیل نے مجھے کہا اے محمد آگے بڑھیئے اور خود پیچھے رہ گئے پس میں نے کہا اے جبرئیل کیا ایسے مقام پر تم مجھ سے جدا ہوتے ہو تو جبرئیل نے کہا اے محمد جو حد اللہ نے میرے لئے مقرر کی ہے وہ اس جگہ پر تمام ہو گئی ہے اگر میں اس سے تجاوز کروں تو حد سے تجاوز کرنے کی وجہ سے میرے پر جل جائیں گے پس مجھے نور میں داخل کر دیا گیا حتیٰ کہ جب میں اللہ کی مشیت کے مطابق اس بلند مقام پر پہنچا تو مجھ کو ندا دی گئی اے محمدؐ! میں نے کہا اے پروردگار میں تیرے فرمان کے لئے آمادہ ہوں اور تو برکت اور بلندی والا پروردگار ہے پس مجھے ندا آئی اے محمد تم میرے عبد ہو اور میں تمہارا رب ہوں پس میری عبادت کرو اور مجھ پر توکل کرو تم میرے بندوں میں میرے نور اور میری مخلوق کی طرف میرے رسول اور میری مخلوقات پر میری طرف سے حجت ہو اور میں نے اپنی جنت کو تمہارے پیروکاروں کے لئے خلق کیا ہے اور جہنم کو تمہارے نافرمانوں کے لئے خلق کیا ہے اور تمہارے اوصیاء کے لیے اپنی کرامت واجب کی اور ان کی شیعوں کے لئے ثواب واجب کیا ہے پس میں نے کہا اے میرے رب میرے اوصیاء کون ہیں؟ اللہ نے کہا اے محمد تمہارے اوصیاء کے نام ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں پس میں نے اپنے رب جلالہ کے سامنے ہی ساق عرش کی طرف نگاہ کی تو مجھے بارہ نور نظر آئے ہر نور میں سبز رنگ کی سطر پر میرے اوصیاء میں سے ہر وصی کا نام

Presented by Ziaraat.Com

لکھا ہوا تھا ان میں سے اول علی ابن ابی طالبؑ اور ان میں سے آخر میری امت کے مہدی ہیں پس میں نے کہا اے میرے رب! یہ لوگ میرے بعد میرے اوصیاء ہوں گے؟ مجھے ندا آئی ہاں محمدؐ! میرے اولیاء واحباء واصفیاء اور میری طرف سے مخلوق پر حجت ہیں اور یہی تمہارے اولیاء وخلفاء ہیں اور تمہارے بعد میری بہترین مخلوق ہیں اور تمہیں میری عزت وجلال کی قسم میں ان کے ذریعے اپنے دین کو غالب کروں گا اور ان کے ذریعے اپنے کلمہ کو سر بلند کروں گا اور ان میں سے آخری وصی کے ذریعے اپنی زمین کو دشمنوں سے پاک کروں گا اور اس کو زمین کے مشارق ومغارب پر حکمران بناؤں گا اور اس کے لئے ہواؤں کو مسخر کروں گا اور سنگین بادلوں کو ان کے لئے مطیع کروں گا اور اسباب کے ساتھ رابطہ میں ان کے ہدف کو مقدم کروں گا اور اپنے لشکر کے ساتھ ان کی مدد اور اپنے فرشتوں کے ساتھ ان کی نصرت کروں گا تا کہ وہ تمام مخلوق کو میری توحید پر جمع کر کے میری دعوت کا اعلان کرے پھر میں ان کی حکومت کو دوام بخشوں گا اور قیامت تک ایام کو اپنے دوستوں کے سپرد کر دوں گا۔

حدیث شریف تمام ہوئی اور باوجود اس کے طویل ہونے کے میں نے اس کو پورا نقل کیا حالانکہ رسالہ کی بنیاد اختصار پر رکھی گئی ہے تا کہ یمن وبرکت حاصل ہو اور فائدہ و بصیرت میں اضافہ ہو اور اب میں مقصد کی طرف رجوع کرنے والے فقروں کی مختصر مختصر تشریح کرتا ہوں اور حق مختار جل جلالہ سے توفیق کی امید کرتا ہوں۔

مطلع

أعلم جعلك الله وأيانا من أمة الرسول المختار و سلكنا

Presented by Ziaraat.Com

سبيل الشيعة الأبرار أن قوله صلى الله عليه و آله وسلم ما خلق الله خلقا أفضل منى أشارة ألىٰ أفضليته صلى الله عليه و آله وسلم فى مقام تعينه الخلقى فأنه فى النشأة الخلقية أول التعينات و أقربها ألىٰ الأسم الأعظم أمام آئمة الأسماء و الصفات و ألا فهو بمقام ولايته الكلية العظمىٰ و برزخيته الكبرىٰ و الهيولوية الأولىٰ المعبر عنها بدنى و تدلى والوجود الأنبساطى الأطلاقى و الوجه الدائم الباقى المستهلك فيه كل الوجودات و التعينات والمضمحل لديه جميع الرسوم و السمات لا نسبة بينه و بين شىء لأحاطه القيومية بكل ضوء و فىء فلا يستصح الأكرمية و الأفضلية و لا يتصور الأولية و الآخرية بل هوالأول فى عين الآخرية والآخر فى عين الأولية ظاهر بالوجه الذى هو باطن و بالوجه الذى هو ظاهر كامن كما قال: نحن السابقون الأولون.

١ ......قوله عليه السلام: فأنت أفضل أم جبرئيل؟

أعلم أن هذا السؤال و غيره من المقال من مولانا أمير المؤمنين و أمام اصحاب الكشف و اليقين عليه صلوٰة رب العالمين لمصلحة لكشف الحقائق بالنسبة ألىٰ سائر الخلق و ألا فهو عليه الصلوٰة و السلام يستفيد من رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم حقائق العلوم و غيبيات السرائر بمقامه العقلى وشأنه

Presented by Ziaraat.Com

الغيبي قبل الوصول ألىٰ النشأة المثالية الخيالية فضلا عن نزولها ألىٰ الهيئات اللفظية و الكلامية فأن منزلته منه بعد أتحاد نورهما بحسب الولاية الكلية المطلقة منزلة اللطيفة العقلية بل الروحية السرية من النفس الناطقة الألٰهية و منزلة سائر الخلائق منه صلوٰة الله عليه منزلة سائر القوىٰ الباطنية و الظاهرية فأن لرسول الله صلى الله عليه و آله وسلم أحدية جمع الحقائق الغيبية و الشهادتية وهو أصل أصول المراتب الكلية و الجزئية ونسبته ألىٰ رعيته نسبة الأسم الأعظم في الحضرة الجمعية ألىٰ سائر الأسماء و الصفات بل هو الأسم الأعظم في الحضرة الجمعية ألىٰ سائر الأسماء و الصفات بل هو الأسم الأعظم المحيط لسائر الأسماء الألٰهية في النشأة الخلقية و الأمرية فكما أن الفيض من حضرة الجمع لا يصل ألىٰ التفاصيل المحضة ألا بعد عبوره في مراحل متوسطة و لا يمر علىٰ السوافل ألا بعد مروره على العوالي التي هي الواسطة كما قد أوضحنا سبيله في المشكلة السافلة و بيّنا دليله في المصابيح السابقة كذلك الفيوضات العلمية و المعارف الحقيقية النازلة من سماء سرالأحمدية لا تصل ألىٰ الأراضي الخلقية ألا بعد عبورها على

مـرتبة الـعماء العلوية و لذلك ولأسرار أخرىٰ قال صلى الله عليه و آله وسلم ((أنا مدينة العلم و على بابها)).

و مـمـا يؤيد ما ذكرنا لك و يشهد على ما تلونا عليك ما ورد أنه يسمع كلام جبرئيل.

و مـن ذلك مـا ورد فـى الـكافى الشريف فى باب العهود فى رواية طويلة أنه قال أمير المؤمنين : والذى فلق الحبة و برء النسمة لـقـد سـمـعـت جبـرئيـل يقول للنبى صلى الله عليه و آله وسلم يا محمد عرفه أنه منتهك الحرمة ، الخبر الشريف .

٢......ثـم أن السـؤال عـن أفـضـلية عـن جبـرئيل سؤال عن قـاطبة سكنة عالم الجبروت و أختصاصه بالذكر أما لعظمة شأنه مـن بيـن سائر الملائكة أو لتوجه الأذهان أليه دون غيره و بالـجملة ليـس السؤال مختصا به و لهٰذا أجاب صلى الله عليه و آله وسلم بفضله على جميع الملائكة.

٣......و ليعـلـم أن هـذه الـفـضـيـلة ليسـت فـضيلة تشريفية أعتبـارية كفضيله السلطان علىٰ الرعية بل فضيلة حقيقية وجودية كـمالية ناشئة من أحاطيته التامة و سلطنته القيومية ظل الأحاطة التى لـحضرة أسـم الـلـه الأعـظـم المحيط علىٰ سائر الأسماء فأن سـائـر الأسماء و الصفات من شؤونه و أطواره و مظاهره و أنواره

Presented by Ziaraat.Com

فكما أن شرافة أسم الله الأعظم المحيط على سائر الأسماء ليست تشريفية أعتبارية فكذا سائر الأسماء و بعضها بالنسبة ألىٰ بعض كذلك الأمر في مربوب الأسماء المحيطة الذى هو النبى فى كل عصر و خصوصاً نبينا صلى الله عليه وآله وسلم الذى هو مربوب أمام آئمة الأسماء و الصفات فله الرئاسة التامة علىٰ جميع الأمم السابقة و اللاحقة بل كل النبوات من شؤون نبوته ونبوته دائرة عظيمة محيطة علىٰ جميع الدوائر الكلية و الجزئية والعظيمة و الصغيرة.

٤ ......قوله صلى الله عليه و آله وسلم و الفضل بعدى لك وللآئمة من بعدك أشارة ألىٰ ما ذكرنا من أن مرتبة وجوده ووجود سائر الآئمة بالنسبة ألىٰ النبى صلى الله عليه و آله وسلم مرتبة الروح من النفس الناطقة الأنسانية و رتبة سائر الأنبياء و الأولياء رتبة سائر القوى النازلة منه و رتبة سائر الرعية رتبة القوىٰ الجزئية النازلة الظاهرة أو الباطنة حسب درجاتهم و مراتبهم وكل فضيلة و كمال و شرف في المملكة الأنسانية ثابتة للمرتبة الروحية و منها يصل ألىٰ سائر القوىٰ والمراتب بل جميع القوىٰ الظاهرة و الباطنة ظهور حقيقة الروح ولذلك قال على عليه السلام (كنت مع الأنبياء سراً و مع رسول الله جهراً) على ما حكى

Presented by Ziaraat.Com

والمعية بالنسبة ألىٰ سائر الأنبياء عليهم السلام معية قيومية وبالنسبة ألىٰ رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم معية تقومية.

٥......وقوله صلى الله عليه و آله : و أن الملائكة لخدامنا وخدام محبينا شاهد على ما ذكرنا من أن العالم بجميع أجزائه وجزئياته من القوىٰ العلّامة و العمّالة للولى الكامل فبعض الملائكة من قواه العلّامة كجبرئيل و من فى طبقته و بعضهم من العمّالة كعزرائيل ومن فى درجته و كالملائكة السماوية والأرضية المدبرة و خدمة الملائكة لمحبيهم أيضاً بتصرفهم عليهم السلام كخدمة بعض الأجزاء الأنسانية لبعض بتصرف النفس.

٦......وقوله صلى الله عليه و آله: والذين يحملون العرش

للعرش أطلاقات و المراد فيهنا جملة الخلق أو الجسم المحيط و جملته أربعة من الأملاك و هى أرباب أنواع أربعة كما نقل عن أعتقادات الصدوق عليه الرحمة لا الحضرة العلمية فأن حامل العلم نفسه صلى الله عليه و آله و شؤونه كما ورد فى الكافى الشريف عن أبى عبد الله عليه السلام قال: حملة العرش والعرش العلم ثمانية أربعةمنا و أربعة ممن شاء الله وفى رواية أخرىٰ عن الكاظم عليه السلام أذا كان يوم القيامة كان حملة العرش ثمانية : أربعة من الأولين نوح و أبراهيم و موسىٰ و عيسىٰ

Presented by Ziaraat.Com

عليهم السلام و أربعة من الآخرين محمد و علي و الحسن والحسين عليهم السلام.

٧...... قوله صلى الله عليه و آله: لو لا نحن ما خلق الله آدم ألى آخر لأنهم وسائط بين الحق و الخلق و روابط بين الحضرة الواحدة المحضة و الكثرة التفصيلية و في هذه الفقرة بيان وساطتهم بحسب أصل الوجود و كونهم مظهر رحمة رحمانية التي هي مفيض أصل الوجود بل بحسب مقام الولاية هم الرحمة الرحمٰنية بل هم الأسم الأعظم الذي كان الرحمٰن الرحيم تابعين له.

كما أن الفقرة الآتية أي قوله صلى الله عليه و آله كيف لا نكون أفضل من الملائكة بيان كونهم وسائط بحسب كمال الوجود و كونهم مظهر الرحمة الرحيمية التي بها يظهر كمال الوجود فبهم يتم دائرة الوجود و يظهر الغيب و الشهود و يجري بالفيض في النزول والصعود.

قال الشيخ محي الدين في فتوحاته : ظهر الوجود ببسم الله الرحمٰن الرحيم فتمام دائرة الوجود تحت هذه الأسماء الثلاثة جمعا في الأول منها و تفصيلا في الآخرين ثم أن مقصودنا من نقل الرواية الشريفة بطولها هذه الفقرات التي بصدد بيان

Presented by Ziaraat.Com

تعليمهم حقيقة العبودية و الطريق أليها للملائكة في النشأة العقلية الـغيبية و بيـان أن هـذا الـتـعـليم هو حقيقة النبوة في النشأة العينية فـنـحـن نشير ألىٰ فقراتها علىٰ الأجمال في ضمن أصول لتوضيح الحال مع ضيق المجال و تشويش البال۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی حدیث کی تشریحات

مطلع

جان لو اے عزیز اللہ تمہیں اور ہمیں رسول مختار کی امت میں قرار دے اور نیکو کار شیعوں کے راستے پر چلنے کی توفیق دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ خداوند عالم نے مجھ سے افضل کوئی شے خلق نہیں فرمائی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام تعین میں افضل ہونے کی طرف اشارہ ہے چونکہ حضور نشاۃ خلقیہ میں اول تعینات ہیں اور اسم اعظم سے قریب ترین اور اور آئمہؑ اسماء وصفات کے امام ہیں ورنہ آنحضرتؐ ولایت کلیہ عظمیٰ کے امام ہیں اور برزخیت کبریٰ اور ہیولیت اولیٰ میں جس کو مقام دنیٰ فتدلیٰ اور وجود انبساطی اطلاقی اور وجہ دائم باقی سے تعبیر کیا گیا ہے جس میں تمام وجودات وتعینات مستہلک اور تمام رسوم ونشانات مضمحل ہیں ان کے مابین اور کسی شے کے مابین کوئی نسبت نہیں چونکہ آپ ہر نور اور سایہ پر احاطۂ قیومی رکھتے ہیں اور ایسے مقام پر اکرم وافضل ہونا قابل تصحیح نہیں بلکہ عین آخریت میں آپ ہی اول اور عین اولیت میں آپ ہی آخر ہیں اور جس وجہ سے باطن ہیں اسی وجہ سے ظاہر بھی ہیں جیسا کہ آنجنابؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ہی سبقت کرنے والے ہیں اور ہم ہی اول ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

تشریح اول

جناب امیر المومنین علیہ السلام کا آنحضرتؐ سے یہ سوال کرنا کہ "آپ افضل ہیں یا جبرئیل؟" تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس قسم کے سوالات جناب امیر المومنین علیہ السلام ارباب الکشف والیقین علیہ صلوات رب العالمین کی جانب سے اس مصلحت کی وجہ سے ہوتے ہیں تا کہ تمام مخلوق کی نسبت حقائق کا انکشاف ہو ورنہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام تو اپنے مقام عقلی کے ساتھ نشاۃ مثالی خیالی کی طرف پہنچنے سے قبل ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقائق علوم اور رازہائے غیبی کا استفادہ کرتے تھے چہ جائیکہ آپ کا استفادہ ان حقائق کے ہیئات لفظیہ وکلامیہ کی طرف تنزل کرنے پر موقوف ہو چونکہ ان دونوں بزرگواروں کا نور بحسب ولایت کلیہ مطلقہ متحد ہے اور جناب علی علیہ السلام جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے اس طرح ہیں جس طرح کہ لطیفۂ عقلیہ نفس ناطقہ سے بلکہ روح سری نفس ناطقۂ الہیہ سے ہے اور آنحضرتؐ سے دوسرے لوگوں کی نسبت اسی طرح ہے جس طرح دیگر قوئ باطنی ظاہریٔ نفس کی نسبت نفس کی طرف ہے چونکہ جناب رسول خدا کو مقام احدیت جمع حقائق حاصل ہے جو اصل اصول مراتب کلی وجزئی ہے اور رعیت کی جانب آنجناب کی نسبت اس طرح ہے جس طرح کہ حضرت جمع میں اسم اعظم کی نسبت دیگر اسماء وصفات کی طرف ہے بلکہ خود آنحضرت وہ اسم اعظم ہیں جو نشات خلقی وامری میں دیگر اسماء الٰہی پر احاطہ رکھتا ہے۔

پس جس طرح حضرت جمع سے فیض دیگر تفصیل محض رکھنے والے موجودات تک جو کہ جزئیات صرفہ ہیں اس وقت تک نہیں پہنچتا جب تک کہ درمیان میں واقع ہونے

Presented by Ziaraat.Com

والے مراحل سے نہ گزرے اور نیچے والے موجودات اس وقت تک فیض سے بہرہ ور نہیں ہوتے جب تک کہ وہ فیض موجودات بالا سے نہ گزرے جو کہ واسطۂ فیض ہیں جیسا کہ ہم نے گذشتہ مشکاۃ میں کہا ہے اور اس کی دلیل کو گذشتہ مصابیح میں بیان کیا ہے اسی طرح علمی فیوضات و معارف حقیقی جو کہ سر احمدی کے آسمان سے نازل ہوتے ہیں وہ زمین خلقی تک اس وقت تک نہیں پہنچتے جب تک کہ مرتبۂ عمائی علوی سے نہ گزریں انہیں وجوہات کی بناء پر آنحضرتؐ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں ہماری گفتار و مدعا کے لیے مؤید و شاہد وہ حدیث میں وارد ہے کہ جناب امیرؑ حضرت جبرئیلؑ کی آواز سنتے تھے چنانچہ کافی شریف باب العہود میں ایک طویل روایت میں وارد ہوا ہے کہ جناب امیرؑ نے فرمایا اس خداوند کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح کو خلق فرمایا میں نے حضرت جبرئیلؑ کو یہ کہتے سنا کے اے محمد علی سے کہہ دو کہ لوگ ان کی ہتک حرمت کریں گے۔ خبر شریف۔

تشریح نمبر ۲

ساکنان جبروت پر معصومینؑ کی برتری

پھر یہ سوال آیا کہ آنحضرتؐ افضل ہیں یا جبرئیل؟ یہ سوال تنہا جبرئیلؑ کے بارے میں نہیں ہے بلکہ مورد سوال تمام ساکنان عالم جبروت ہیں اور خصوصا جبرئیلؑ کے بارے میں سوال یا ذکر کی وجہ یا تو ان کے مقام کی عظمت ہے جو ان کو دوسرے فرشتوں میں حاصل ہے اور یا اس وجہ سے کہ ذہن جبرئیلؑ ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں نہ دوسرے فرشتوں کی طرف اور بہر صورت سوال جبرئیلؑ کے لئے مخصوص نہیں ہے اسی وجہ سے

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرت نے جواب میں تمام ملائکہ پر اپنی افضلیت کا تذکرہ فرمایا۔

تشریح نمبر۳

آنحضرت کی سلطنت قیومی

اور یہ جاننا چاہیے کہ یہ فضیلت فضیلت تشریفی یا اعتباری نہیں ہے جس طرح کہ بادشاہ کو رعیت پر فضیلت حاصل ہوتی ہے بلکہ فضیلت وجودی کمالی ہے جس کا منشا آنحضرتؐ کا دوسروں پر احاطۂ کامل اور سلطنت قیومی ہے اور یہ احاطہ وسلطنت اس احاطہ کا سایہ ہے جو کہ اس اسم اعظم کو حاصل ہے جو کہ دوسرے اسماء پر محیط ہے اور دوسرے اسماء وصفات اس کے شؤون واطوار ومظاہر وانوار سے ہیں۔

پس جس طرح کہ اسم اللہ اعظم محیط کی شرافت و برتری دیگر اسماء پر تشریفی و اعتباری نہیں ہے اور دیگر اسماء میں جو ہر ایک اسم کو دوسرے اسم پر شرافت حاصل ہے اس میں بھی جنبۂ تشریفی و اعتباری نہیں ہے اسی طرح اسماء محیطہ کے مربوب میں بھی یہی کیفیت ہے اور مربوب اسماء یعنی پیغمبر وقت خصوصا ہمارے پیغمبر جو کہ تمام آئمۂ صفات و اسماء کے مربوب امام ہیں پس تمام گذشتہ وآئندہ امتوں پر آپ ہی کی ریاست کاملہ ہے بلکہ تمام نبوتیں ان کی نبوت کے شؤون سے ہیں اور آپ کی نبوت ایک بزرگ دائرہ ہے جو تمام جزئی وکلی اور چھوٹے بڑے دائروں پر محیط ہے۔

تشریح نمبر۴

آئمہ کا مرتبۂ جلیلہ اور ''واسطۂ فیض'' ہونا

آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ میرے بعد اے علیؑ برتری وفضیلت آپ کے لئے ہے

Presented by Ziaraat.Com

اور آپ کے بعد تمام آئمہ کے لئے ہے اس میں اس مطلب کی طرف اشارہ ہے جو کہ ہم نے بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جناب امیرؑ اور دیگر آئمہ کا مرتبہ وجودی پیغمبر کی نسبت وہی مرتبہ ہے جو کہ روح کو نفس ناطقہ سے حاصل ہے اور دیگر انبیاء و اولیاء کا مرتبہ رسولؐ کی نسبت دیگر قوائے نازلہ کی مانند ہے اور دیگر افراد رعیت کا مرتبہ نفس کے قوائے جزئیہ نازلہ کی مانند ہے چاہے وہ قوائے ظاہرہ ہوں یا باطنہ جس طرح کہ افراد رعیت کے درجات و مراتب ہوں گے اسی کے مطابق یہ تطابق ہوگا اور تمام فضیلت و کمال و شرافت وجود انسانی کی مملکت میں مرتبۂ روح کے لئے ہے اور اسی سے دیگر قوی و مراتب وجود انسان کو فیض پہنچتا ہے بلکہ تمام قوائے ظاہر و باطن حقیقت روح کا ظہور ہیں اسی وجہ سے جناب علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جیسا کہ منقول ہوا ہے کہ میں گذشتہ انبیاء کے ساتھ پوشیدہ طور پر تھا اور آنحضرتؐ کے ساتھ ظاہری طور پر ہوں اور دیگر پیغمبروں کے ساتھ جناب امیرؑ کی یہ معیت وہمراہی معیت قیومی ہے اور آنحضرتؐ کے ساتھ آپ کی معیت تقومی ہے۔

تشریح نمبر ۵

فرشتوں پر معصومؑ کی حکمرانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں یہ بھی ہمارے بیان کردہ مطلب پر شاہد ہے کہ کائنات عالم بہمہ اجزاء و جزئیات چاہے وہ جزئیات اس کی عملی قوتیں ہوں یا علمی کارفرما ہوں یا کارگر یہ سب کے سب ولی کامل کے اختیار میں ہیں پس بعض ملائکہ مثلاً جبرئیل اور اس کے ہم طبقہ ملائکہ

Presented by Ziaraat.Com

ولی کامل کے قویٰ علمی ہیں اور بعض فرشتے مثلاً عزرائیل اور اس کے ہم درجہ اور دیگر آسمانی وزمینی مدبر عالم فرشتے ولی کامل کے قویٰ عملی ہیں اور محبوں کے لیے بھی فرشتوں کا خدمتگار رہونا ان ذوات مقدسہ کے تصرف کی بدولت ہے جیسا کہ نفس کے تصرف سے بعض اجزاء بدنی بعض کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔

تشریح نمبر ۶

حاملین عرش

آنحضرتؑ کا فرمانا جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں عرش کے متعلق مختلف اطلاقات ہیں اور یہاں پر مراد یا جملہ خلق ہے یا مقصود جسم محیط ہے اور حاملان عرش ملائکہ میں سے چار ہیں جو کہ چار انواع کے لئے رب النوع کہلاتے ہیں جیسا کہ اعتقادات صدوق علیہ الرحمہ سے منقول ہے اور عرش سے مراد حضرت علمی نہیں ہے چونکہ حامل علم آنحضرتؑ کا نفس مقدس اور ان کے شؤون ہیں جیسا کہ کافی شریف میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے حاملان عرش علم چار ہیں چار ہم میں سے ہیں اور چار وہ ہیں جن کو اللہ نے چاہا اور ایک دوسری روایت میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ بروز قیامت حاملین عرش آٹھ ہوں گے چار اولین میں سے یعنی حضرت نوح، حضرت ابراھیم، حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور چار آخرین میں سے ہیں محمد، علی، حسن اور حسین علیہم السلام۔

تشریح نمبر ۷

معصومین وسائط فیض ہیں

آنحضرتؑ کا یہ فرمان کہ اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ آدمؑ وغیرہ کو خلق نہ کرتا الیٰ

Presented by Ziaraat.Com

الآخر چونکہ یہ ذوات مقدسہ حق و خلق کے درمیان وسائط ہیں اور حضرت وحدت محضہ اور کثرت تفصیلیہ کے مابین روابط ہیں اور اس فقرہ میں بحسب اصل وجودان کی وساطت کا بیان ہے چونکہ یہ مظہر رحمت رحمنیہ ہیں جو کہ اصل وجود کو فیض لے کر دیتی ہے بلکہ بحسب مقام رحمت یہی رحمت رحمانیت ہیں بلکہ وہ اسم اعظم ہیں جس کے لئے لفظ الرحمٰن اور الرحیم تابع ہیں جس طرح کہ دوسرا فقرہ آنحضرت کا فرمانا کہ ہم ملائکہ سے افضل کیوں نہ ہوں گے اس میں یہ بیان ہے کہ یہ ذوات مقدسہ بحسب کمال وجود و وسائط اور مظہر رحمت رحیمیہ ہیں جس کے سبب سے کمال وجود ظاہر ہوتا ہے پس دائرۂ وجودان پر ہی تمام ہوتا ہے اور ان کے توسط سے غیب وشہود ظاہر ہوتا ہے اور نزول وصعود میں فیض ان کے ہاتھوں سے جاری ہوتا ہے۔

شیخ محی الدین نے فتوحات میں کہا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ذریعے سے وجود ظاہر ہوا پس تمام دائرہء وجودان تین اسماء کے ماتحت ہیں جو کہ بطور جمع پہلے اسم (اللہ) میں ہیں اور بطور تفصیل دو آخری اسماء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مین ہیں پھر بھی ہمارا مقصد اس طولانی حدیث شریف سے یہ فقرے ہیں جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ نشاۃ عقلیہ غیبیہ میں یہ بزگوار ملائکہ کو حقیقت عبودیت اور ان کے طور وطریق کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ کہ یہ تعلیم نشات عینی میں حقیقت نبوت ہے پس ہم بطور اجمال چند اصول کے ضمن میں ان کی طرف اشارہ کریں گے تا کہ حال کی توضیح ہو باوجودیکہ گنجائش تنگ ہے اور خاطر مشوش ہے۔

أصل فی بیان سبقهم ألیٰ معرفة ربهم

Presented by Ziaraat.Com

أنك قد عرفت فيما عرفت فيما تلون عليك أن العالم العقلي وجودات نورية حية علمية بلا تخلل جعل بينها وبين كمالاتها بل كل ما يمكن لها بالأمكان العام واجب التحقق لها فالسبق ألىٰ معرفة الرب و تسبيحه و تهليله لسبق الوجود و هذا السبق هو السبق الدهرى المناسب لهذا المقام الرفيع العالى المنزه عن الزمان والمكان و بالجملة هو السبق بالعلية و الحقيقة الذى هو ثابت فى مراتب الوجود و حقائق الغيب والشهود۔

و قوله فأنطقها أى جعلها ذا نطق بعين جعل ذاتها نطقاً عقلياً من غير صوت و لا لفظ و تخلل الفاء فيه لسبق الذات علىٰ كمالاتها سبقاً بالتجوهر خلق الملائكة بحسب الوجود كما أنهم وسائط بحسب كمالات الوجود۔

معرفت رب میں ان کی سبقت کا بیان

اصل

جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ عالم عقلی وہ نوری و زندہ و دانا وجودات ہیں جن کے درمیان اور ان کے کمالات کے درمیان کوئی جعلی فاصلہ نہیں ہے بلکہ ہر وہ چیز جس کا امکان عام کے ساتھ ہونا ممکن ہو وہ انہیں کی بدولت واجب التحقق ہے پس پروردگار کی معرفت اور تسبیح و تہلیل میں انہوں نے فرشتوں پر اس لیے سبقت حاصل کی چونکہ یہ اصل وجود میں سبقت رکھتے ہیں اور یقیناً یہ سبقت زمانی و

Presented by Ziaraat.Com

مکانی سبقت نہیں ہے بلکہ سبقت دہری ہے جو کہ ان ذوات مقدسہ کے بلند مقام سے مناسبت رکھتی ہے چونکہ یہ مقام زمان ومکان سے منزہ ہے اور بالجملہ یہ سبقت اس طرح ہے جس طرح کہ علت معلول پر سبقت رکھتی ہے اور یہ تقدم حقیقت وجود کے لحاظ سے ہے جو کہ مراتب وجود وحقائق غیبیہ وشہودیہ میں ثابت ہے اور آنحضرتؐ کا فرمانا فأنطقها اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ان ذوات مقدسہ کو بعین جعل ذات نطق عقلی کے لحاظ سے ناطق بنایا ہے یہاں لفظی صوتی نطق مراد نہیں ہے اور اس میں فاء درمیان میں سے اس لئے لائی گئی ہے چونکہ جوہر کے اعتبار سے ذات صفات پر سبقت رکھتی ہے اور سبقت کا جو معنی ہم نے بیان کیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ معصومینؑ بحسب وجود ملائکہ کی خلقت میں بھی واسطہ ہیں جیسا کہ یہ بحسب کمالات وجود بھی واسطہ ہیں۔

أصل

أعلم هداك الله ألیٰ الصراط المستقیم أن للتوحید أربعة أركان و لكل منها ثلاثة درجات درجة منها ظاهرة و درجتان منها فی البطون و الأسم تابع لماهی الظاهرة كما أن الأمر كذلك فی الأسماء الألٰهية المنقسمة ألیٰ الأقسام الثلاثة أی الأسماء الذاتية والأسماء الصفاتية و أسماء الأفعالية۔

ارکان توحید کا بیان

اصل

اے عزیز خدا تمہیں راہ راست کی طرف ہدایت کرے یہ جان لو کہ توحید کے چار

Presented by Ziaraat.Com

ارکان ہیں اور ارکان چہارگانہ میں سے ہر ایک کے تین درجات ہیں اور ان میں سے ایک درجہ ظاہر ہے اور دیگر درجات پوشیدہ و پنہاں ہیں اور ہر رکن اس ظاہر درجہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اسی طرح اسماء الٰہی بھی تین قسم پر تقسیم ہوتے ہیں۔

الركن الأول

هو التحميد و هو مقام توحيد الأفعال و هو الدرجة الظاهرة منه و باطن فيه التوحيدان الآخران أى الصفتى و الذاتى فأن التحميد مقام أرجاع جميع المحامد و الأثنية ألىٰ الله تعالىٰ و نفى الاستحقاق عن غيره جل وعلا ولا يتحقق ذلك ألا بأن يكون جميع الأفعال الحسنة و الأعمال الصالحة و قاطبة العطيات و جل المنحات منه بأن يرىٰ العبد المشاهد لهذا المقام أن العطيات والمنحات التى فى صورة الكثرة التفصيلية ظهور العطية المطلقة التى هى المشئية المطلقة التى هى وجه الله الفانى فى ذى الوجه وليس فى الوجود جميل و لا فاعل جميل حتىٰ يحمد على جماله أو فعله سوىٰ الجميل المطلق و يؤكده الحوقلة التى هى مقام نفى الحول و القوة عن غيره و أثبات كونهما بالله الجميل و لو كان فى صورة التفصيل و باطن هذا التوحيد توحيد الذات و الصفات عند أصحاب الرموز و الأشارات۔

Presented by Ziaraat.Com

الركن الثانى

هـو التهـليـل وهـو مـقـام تـوحـيـد الصفات و أضمحلال كل الـكـمـالات بأن يرىٰ العبد كل جمال و كمال و حسن و بهاء ظهور جـمـال الـحـق و كـمـاله و تجل من تجليات جماله و كون التهليل لـذلك المقام لما فيه من نفي الألوهية عن الغير والألوهية هٰيهنا هي الألـوهية الصفتية لا الفعلية و التوحيدان الآخران فيه محجوب عند أرباب الأذواق و القلوب۔

الركن الثالث

هـوالتـكـبيـر و هـو مـقــام تـوحـيـد الذات و استدراك جميع الأنيـات لـمـا ورد فـي معناه أنه أكبر من أن يوصف لا من كل شئ معللا بأنه لا شيء هناك و التوحيدان الآخران فيه على حد الأستتار عند أولي السـابقة الحسنىٰ من الأحرار۔

الركن الرابع

هـو التسبيـح و هـو مـقام التنزيه عن التوحيدات الثلاثة فأن فيهـا تـكثيـر و تـلوين و هو مقام التنزيه و التمكين و به يتم التوحيد الـفـعـلي يرىٰ السـالك كل فعل ظهور فعله و تنزيهه بأن لا يرىٰ فعل الغير أبدا ۔

و التوحيد الصفتي استهلاك الصفات و الأسماء في أسمائه

Presented by Ziaraat.Com

و صفاته و التنزيه فی ذلك المقام عدم رؤية صفة و أسم فی دار التحقق ألا صفاته و أسمائه۔

و التوحيد الذاتی اضمحلال الذوات لدی ذاته و التنزيه فی ذلك المقام عدم رؤية أنية و هوية ألی الهوية الأحدية۔

و فی الآثار و الأخبار : يا من هو يا من ليس ألا هو و التوغل الذی هو بمنزلة النتيجة لكل المقامات و التوحيدات عدم رؤية فعل و صفة حتیٰ من الله تعالیٰ ونفی الكثرة بالكلية و شهود الوحدة الصرفة و الهوية المحضة التی هی الظاهرة فی عين البطون و الباطنة فی عين الظهور و التنزيه فی كل مقام ينطوی فی المقامين الآخرين۔

رکن اول

تحمید سے عبارت ہے اور وہ مقام توحید افعال ہے جو کہ اس کا درجہ ظاہر ہے اور دیگر دو توحیدیں یعنی توحید صفتی اور توحید ذاتی اس کا درجہ باطن ہے کیونکہ تحمید اس بات سے عبارت ہے کہ تمام تعریفات اور جملہ ثنائیں خداوند کریم کی طرف رجوع کریں اور اس سے خداوند جل جلالہ کے غیر سے ہر قسم کی ستائش وثناء کے استحقاق کی نفی ہوتی ہے اور یہ معنی اس وقت متحقق نہیں ہے جب تک کہ تمام نیک کام اور جملہ اعمال صالحہ اور تمام عطیات اور بخششیں اسی کی جانب سے تسلیم نہ کی جائیں یعنی اس کے مقام کا مشاہدہ کرنے والا بندہ یہ دیکھے کہ وہ عطیات جو کہ کثرت تفصیلی کی صورت میں ہیں سب ظہور

Presented by Ziaraat.Com

عطاء مطلق ہیں جو کہ وہ مشیت مطلقہ ہے جو صاحب الوجہ میں وجہ اللہ الفانی ہے پس وجود میں کوئی بھی خوبصورت اور کوئی بھی فاعل جمال نہیں ہے جس کے جمال یا فعل کی حمد کی جائے سوائے جمیل مطلق کے اور اس کی تاکید کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی کرتا ہے جس میں غیر اللہ سے ہر قسم کے حول اور قوت کی نفی کی گئی ہے اور ان دونوں کو خدائے جمیل کے لئے ثابت کیا گیا ہے اگر چہ وہ تفصیل کی صورت میں ہو اور اس توحید کا باطن اہل رموز و اشارات کے نزدیک توحید ذات وصفات ہے۔

رکن دوم

وہ تہلیل ہے جو کہ توحید صفات کا مقام ہے اور تمام کمالات کا اضمحلال ہے وہ اس طرح ہے کہ بندہ ہر جمال وکمال وحسن وخوبی کو جمال حق وکمال حق سمجھے اور اس پروردگار جل جلالہ کی تجلیات میں سے ایک تجلی قرار دے اور اس مقام کے لئے تہلیل اسی لئے مخصوص ہے کہ اس میں غیر سے الوہیت کی نفی کی گئی ہے اور یہاں الوہیت سے مراد الوہیت صفتی ہے نہ فعلی اور ارباب ذوق وقلوب کے نزدیک دوسری توحید اسی توحید میں پوشیدہ ہے۔

رکن سوم

وہ تکبیر ہے جو کہ توحید ذات اور جملہ انیات کے حاصل کرنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے معنی میں وارد ہوا ہے کہ اللہ وصف بیان کرنے سے بلند تر ہے اور اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ اللہ ہر شے سے بڑا ہے کیونکہ اللہ کے مقابلہ میں کوئی شے موجود نہیں تا کہ ہم کہیں کہ وہ ان سے بڑا ہے اور اہل سابقہ حسنیٰ آزاد لوگوں کے نزدیک دوسری دو توحیدیں بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

رکن چہارم

وہ تسبیح ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں مبداء متعال توحید کی سابقہ تین قسموں سے منزہ ہوتا ہے کیونکہ ان میں تکثیر وتلوین ہے لیکن اس مقام میں تکثیر وتلوین سے بھی تنزیہہ ہے اور یہاں تمکین ہے جس کی بدولت توحید فعلی کمال تک پہنچتی ہے اور سالک تمام افعال کو اسی کے فعل کا ظہور سمجھتا ہے اور تنزیہہ یہ ہے کہ سالک اصلا اس کے غیر کے فعل کو بھی نہ دیکھے اور توحید صفتی یہ ہے کہ تمام صفات واسماء اس کے صفات واسماء میں از خود رفتہ ہوں اور اس مقام میں تنزیہہ یہ ہے کہ دار التحقق میں اس کے صفات واسماء کے سوا کسی صفت واسم کو نہ دیکھا جائے اور توحید ذاتی یہ ہے کہ تمام ذاتیں اس کی ذات میں مضمحل ہوں اور اس کے مقام میں توحید یہ ہے کہ ھویت احدیت کے سوا کسی انیت وھویت کو نہ دیکھے اور اخبار وآثار میں اللہ کے متعلق وارد ہے کہ اے وہ خدا جو ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں اور یہاں ایک مقام توغل بھی ہے جو کہ تمام مقامات وتوحیدات کے لیے بمنزلہ نتیجہ ہے اور وہ اس بات سے عبارت ہے کہ اصلاً کوئی فعل اور صفت حتی کہ خدا کی جانب سے بھی نہ دیکھے اور کثرت کی کلی طور پر نفی کرے اور صرف وحدت اور ھویت محض کا مشاہدہ کرے اور یہ وہ وحدت ہے جو کہ عین پوشیدگی میں ظاہر اور عین ظہور میں باطن ہے اور تنزیہ ہر مقام پر ان دو دیگر مقامات میں پوشیدہ اور مخفی ہیں۔

أصل

أعلم أن فی جعل التسبیح فی الروایة الشریفة مقدما علیٰ سائر الأرکان دلالة علی شرفه و علو قدره علی سائر المراتب مع

Presented by Ziaraat.Com

أنـه مـناسـب لمقام الملائكة و نشـأتهم و أما جعل التكبير متوسطاً بين التهـليـل و التـمجيد فلأن المركز فى الحقائق المجردة مـحيط علـىٰ الـمـحيـط بـعـكـس الدوائر الحسية كما سبقت الأشارة أليه ودلالة عـلـى 'أن ذاته تعالىٰ محفوف بالصفات و الأسماء و أن رؤية الـذات لا يـمـكـن ألا مـن وراء حـجـاب الأسماء و الصفات و الآثار وتـأكيـد التحميد بالحوقلة للدلالة علىٰ كون الكثرة فى الفعل أوغل بحسب رؤية السالكين۔

تسبیح کی فضیلت

یہ جان لو کہ روایت شریفہ میں جو تسبیح کو تمام ارکان پر مقدم بیان کیا گیا ہے اس میں یہ دلیل دی ہے کہ تسبیح تمام مراتب میں اعلیٰ واشرف ہے باوجودیکہ وہ ملائکہ کے مقام اوران کی نشاۃ سے مناسبت رکھتی ہے اور تکبیر کو تہلیل وتحمید کے درمیان اس لئے رکھا گیا ہے کہ حقائق مجردہ میں مرکز محیط پر محیط ہے بخلاف دوائر حسی کے جیسا کہ اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اوراس میں اس بات پر دلالت ہے کہ ذات باری تعالیٰ اسماء و صفات میں گھری ہوئی ہے اور ذات کی رؤیت حجاب اسماء وصفات کے پیچھے سے ہی ممکن ہے اوراس روایت شریفہ میں جو مقام تحمید کے ساتھ کلمہ لاحـول و لا قـوة الا بالله کی تاکید وارد ہے اس بات کی دلیل ہے کہ سالک حضرات اپنی نگاہ میں کثرت افعالی کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

أصل

أعلم أن حظ الملائكة من التوحيدات الثلاثة و التنزيه ليس كحظ الأنسان الكامل في جميع المقامات بل لكل منها مقام معلوم لا يتجاوزه فالتعليم في تلك النشأة بحسب استعداداتهم التي يحيط بها النبي المكرم صلى الله عليه و آله وسلم الذي أحاط بكل الأشياء و ترتيب تكميل كل العوالم و النشأت على طبق القضاء و ما كان بقية الحديث الشريف خارجاً عن مقصدنا جزنا عن شرحه مع كونه لائقاً للشرح الطويل و البحث و التفصيل عسى الله أن يوفقنا لأفراد رسالة في شرحه.

اصل

جان لو کہ توحید ثلاثہ میں ملائکہ کا حصہ اوران کی تنزیہ اس طرح نہیں ہے جس طرح کہ تمام مقامات میں انسان کامل کا حصہ ہے بلکہ ان میں ہر ایک کے لیے ایک مقرر مقام ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے پس اس نشات میں ان کی تعلیم ان کی استعداد کے مطابق تھی جس کا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احاطہ کئے ہوئے تھے جن کا علم تمام اشیاء پر محیط ہے اور آنحضرتؐ جانتے ہیں کہ تمام عوالم اوران کی نشاۃ کی ترتیب تکمیل بر طبق قضاء الٰہی کس طرح ہیں اور چونکہ اس حدیث شریف کا باقی حصہ ہمارے مقصد سے غیر متعلق ہے اسی وجہ سے ہم نے اس کی تشریح نہیں کی حالانکہ یہ حدیث شریف شرح طویل اور بحث کے قابل ہے شاید خدا ہمیں اس کی توفیق دے کہ ہم اس کی شرح میں ایک مستقل رسالہ تالیف کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

خاتمة

هذه التعاليم التي وقعت في النشأة العقلية من النبي المكرم و آله الطيبين الطاهرين سلام الله عليهم أجمعين هي حقيقة النبوة و الأمامة في العالم الأمري العيني فقد عرفت في ما سبق بسطها و تفصيلها و لنختم الكلام في المقام ولنصرف عنان القلم ألىٰ طور آخر من الكلام وهو الخلافة و النبوة و الولاية في النشأة الظاهرة الخلقية و أسئل الله التوفيق فأنه خير رفيق و الصلوٰة والسلام علىٰ الرسول الأمين و آله الطيبين الطاهرين۔

خاتمہ

یہ تعلیمات جونشاۃ عقلیہ میں نبی مکرم اوران کی پاک و پاکیزہ آل سلام اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے ہوئی یہ عالم امر عینی میں حقیقت نبوت و امامت ہیں تم سابقہ ان کی بسط و تفصیل جان چکے ہو اور ہم اس مقام میں کلام کو تمام کرتے ہیں اور دوسرے موضوع کی طرف قلم کی باگ کو موڑتے ہیں اور وہ نشاۃ ظاہرہ خلقیہ میں خلافت و نبوت و ولایت کا مقام ہے اور میں اللہ سے توفیق چاہتا ہوں کہ وہ بہترین رفیق ہے اور سلام ہو رسول امینؐ اوران کی آل طیبینؑ وطاہرینؑ پر۔

المصباح الثالث

فيما نختم به الكلام من أسرار الخلافة والنبوة والولاية في النشأة الظاهرة الخلقية و سر بعث الأنبياء عليهم السلام ومنزلتهم مع نبينا

Presented by Ziaraat.Com

صلى الله عليه وآله وفيه وميضات نورية تشير ألىٰ أسرار ربوبية۔

نشاۃ ظاہری خلقی میں اسرار خلافت ونبوت وولایت

مصباح سوم

اس مصباح میں ہم نشاۃ ظاہری خلقی میں اسرار خلافت ونبوت وولایت پر انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا راز اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کی منزلت کا تذکرہ کرتے ہیں اس مصباح میں چند ومیضات نوریہ ہیں جو اسرار ربوبیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اسی پر ہمارا کلام تمام ہوگا۔

وميض

لعلك قد أخذت الخبر بيديك و انكشف الأمر بأيضاحنا لديك من أن للأسماء الألٰهية محيطية ومحاطية و رئاسة ومرؤسية فرب أسم ألٰهي يكون محيطا بالأسماء الجمالية كالرحمٰن ورب أسم ألٰهي محيط بالأسماء الجلالية كالمالك و القهار و لا يكون فى الأسماء الألٰهية مرتبة الجامعية المطلقة و أحدية جمع الحقائق الألٰهية اللطفية و القهرية بطريق الجمع و البساطة ألا لأسم الله رب جميع الحقائق الألٰهية و مفتاح مفاتيح الكنوز الغيبية فهوالأسم المحيط التام الأعظم الأزلى الأبدى السرمدى وغيره من الأسماء حتىٰ الأمهات منها لايكون بهذه الأحاطة و أن كان لبعضها أحاطة على ابعضها أقل و أكثر۔

Presented by Ziaraat.Com

اسماء الٰہی کے مراتب کا بیان

ومیض

شاید تم نے گذشتہ حدیث کو اپنے ہاتھوں مضبوط پکڑا ہوگا اور ہماری توضیح سے تمہارے لیے یہ امر منکشف ہوا ہوگا کہ اسماء الٰہیہ کے لیے محیط ہونا، محاط ہونا رئیس ہونا مرؤس ہونا بھی ثابت ہے کئی اسماء الٰہی مثلاً رحمٰن یہ اسماء جمالیہ پر محیط ہیں اور کئی اسماء الٰہی اسماء الٰہیہ جلالیہ پر احاطہ رکھتے ہیں مثلاً المالک والقہار اور جامعیت مطلقہ اور احدیت جمع حقائق الٰہیہ چاہے وہ لطفی ہیں یا قہری یہ بر طریق جمع و بساطت اسم اللہ کے سوا دیگر اسماء الٰہیہ میں کسی کے اندر موجود نہیں ہے کیونکہ اسم اللہ تمام حقائق الٰہیہ کے لئے رب اور تمام خزائن غیبی کے لئے کلیدوں کی کلید ہے اور یہ اسم محیط و تام و اعظم ازلی ابدی سرمدی ہے اور دیگر اسماء حتیٰ کہ امہات اسماء میں بھی ایسا احاطہ نہیں ہے اگر چہ بعض کے لئے بعض پر کم و بیش احاطہ ثابت ہے۔

ومیض

كما أنك قد عرفت من تضاعيف ما تلونا عليك أن ظهور الأعيان الخارجية أنما يكون حسب أقتضاء الأسماء الألٰهية على نظام ما في العلم الربوبي و حضرة الأعيان الثابتة فلكل حقيقة من حقائق الأسماء الألٰهية رقيقة تكون مظهرها في العالم الغيبي وحكم الظاهر و المظهر سواء في السنة الألٰهية فما هو مظهر الرحمٰن تكون الرحمٰن فيه غالبة و تكون محيطا على سائر

Presented by Ziaraat.Com

المظاهر اللطفية والجمالية و حاكما عليها و ما كان مظهر المالك والواحد كذلك بالنسبة أليٰ المظاهر القهرية فوجب لامحالة بحكم القضاء السابق الألٰهي والعناية الرحمانية وجود خليفة جامعة لجميع الصفات الربوبية و حقائق الأسماء الألٰهية ليكون مظهرا لأسم الله الأعظم۔

و بالجملة لما كان كل ما في الكون آية لما في الغيب لا بد وأن يكون لحقيقة العين الثابتة الأنسانية أى العين الثابتة المحمدية و حضرة الأسم الأعظم مظهر في العين ليظهر الأحكام الربوبية و يحكم عليٰ الأعيان الخارجية حكومة الأسم الأعظم عليٰ سائر الأسماء و العين الثابت للأنسان الكامل عليٰ بقية الأعيان فمن كان بهذه الصفة أى الصفة الألٰهية الذاتية يكون خليفة فى هذا العالم كما أن الأصل كان كذلك۔

مشربِ عرفان میں خلیفۂ الٰہی کے وجود کی اہمیت

ومیض

جیسا کہ ہماری سابقہ مکرر بحثوں سے تم یہ جان چکے ہو کہ اعیان خارجہ کا ظہور محض اسماء الٰہیہ کے تقاضے کے مطابق ہوتا ہے جیسا کہ علم ربوبی اور حضرت اعیان ثابتہ کے نظام میں ہے پس حقائق اسماء الٰہیہ میں سے ہر حقیقت ایک رقیقہ ہے جس کا مظہر عالم غیبی میں ہوتا ہے اور سنت الٰہی میں ظاہر و مظہر کا حکم برابر ہے پس جو الرحمٰن کا مظہر ہے

Presented by Ziaraat.Com

اس میں اسم الرحمٰن کا غلبہ ہوگا اور وہ تمام مظاہر لطفیہ و جمالیہ پر محیط اور ان پر حاکم ہوگا اور جو المالک اور الواحد کا مظہر ہوگا وہ بھی مظاہر قہریہ کی نسبت اسی طرح ہوگا پس لامحالہ بحکم قضاء سابق الٰہی و عنایت رحمانی واجب ہے کہ ایک خلیفہ موجود ہو جو تمام صفات ربوبیت اور حقائق اسماء الٰہیہ پر جامع ہوتا کہ وہ اسم اللہ الاعظم کا مظہر قرار پائے چونکہ کائنات کی ہر چیز عالم غیب کے لیے ایک نشانی ہے۔

پس ضروری ہوا کہ عین ثابت انسان یعنی عین ثابت محمدی اور حضرت اسم اعظم کے لئے عین میں مظہر ہوتا کہ وہ احکام ربوبیت کو ظاہر کرے اور اعیان خارجیہ پر اس کی حکمرانی کرے جس طرح کہ اسم اعظم تمام اسماء پر حکمران ہوتا ہے اور عین ثابت انسان کامل دیگر اعیان پر حکمرانی رکھتا ہے پس جو بھی اس صفت یعنی صفت الٰہی ذاتی کا حامل ہو گا وہ اس عالم میں اس کا خلیفہ ہوگا جیسا کہ وہ اصل میں بھی اسی طرح تھا۔

ومیض

وكما أن أسم الله الأعظم بمقامه الجمعي كان جامعا لجميع المراتب الأسماء الألهية بنحو أحدية الجمع و البساطة الحقيقة وكان عالم بحقائقها بعلمه بذاته وعالماً بكيفية ظهور صورها في الحضرة العلمية و الكون العيني و كيفية استهلاكها وأضمحلالها في مقام الغيب الأحدي الذي هو حقيقة القيمة الكبرىٰ للأسماء الألهية أذ كان أن القيمة الكبرىٰ للأكوان الخارجية بأنطماس نورها و هويتها تحت سطوع النور الربوبي

Presented by Ziaraat.Com

وبرجوع كل مظهر ألیٰ ظاهره و فنائه فیه تکون الأعیان الثابتة والأسماء الألٰهیة بأنقهارها تحت شمس الأحدیة الذاتیة و أنمحاق أنوارها لدی نورها بتوسط الأنسان الکامل فی الأعیان الخارجیة والعین الثابتة المحمدیة صلی الله علیه و آله فی الأعیان الثابتة والأسم الأعظم الألٰهی فی الأسماء الألٰهیة کما ستسمع أن شاء الله فی ما سیأتی من بیان قوسی النزول و الصعود بشرط مساعدة التوفیق کذلك الأسم الأعظم الألٰهی الموجود فی النشأة الظاهرة جامع لجمیع مراتب الأسماء و حقائق الأعیان و یریٰ الأشیاء علیٰ ما هی علیها برؤیة ذاته و یریٰ کیفیة أرتباطها بالأسماء الألٰهیة ووصولها ألیٰ باب اربابها الذی هو حقیقة القیمة الکبریٰ الأشیاء الکونیة الخارجیة و هو فی الحقیقة یوم لیلة القدر المحمدیة صلی الله علیه و آله کما سیأتی تحقیقها أن شاء الله۔

تمام عوالم میں قیامت کبریٰ کا ظہور

وميض

جس طرح کہ اسم اعظم تمام مراتب اسماء الٰہیہ کے لیے اپنے مقام جمعی کے ساتھ احدیت جمع و بساطت حقیقت جامع تھا اور اپنے علم ذاتی کے ساتھ ان کے حقائق کا عالم تھا اور اس حقیقت کا علم بھی رکھتا تھا کہ حضرت علمیت اور کون عینی میں ان کی صورتوں کے ظہور کی کیفیت کیا ہے اور وہ مقام غیب احدی میں کس طرح مستہلک و مضمحل ہیں اور یہ

Presented by Ziaraat.Com

مقام اسماء الٰہیہ کے لئے حقیقت قیامت کبریٰ ہے کیونکہ ان اکوان خارجیہ میں قیامت کبریٰ اس طرح ہوگی کہ ان کا نور اور ھویت نور ربوبی کی چمک کے مقابلے میں ناپید ہو جائے گی اور ہر مظہر اپنے ظاہر کی طرف رجوع کرے گا اور اس میں فناء ہو جائے گا اسی طرح اعیان ثابتہ اور اسمائے الٰہیہ احدیت ذاتی کے سورج کے نیچے مغلوب ہوں گے اور نور ذات کے مقابلہ میں ان کا نور محو ہو جائے گا اور یہ سب کچھ اعیان خارجیہ میں انسان کامل اور اعیان ثابتہ میں عین ثابت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط سے ہوگا اور اسماء الٰہیہ میں اسم اعظم کے توسط سے جیسا کہ تم عنقریب سنو گے اور اگر توفیق نے مدد کی تو ہم جہاں قوسین صعود و نزول کا بیان کریں گے اس کا تذکرہ بھی وہاں ہوگا۔

اسی طرح وہ اسم اعظم جو نشات ظاہری میں موجود ہے وہ جمیع مراتب اسماء و حقائق اشیاء کے لئے جامع ہے اور اپنی ذات کی مانند اشیاء کے واقعی حقائق کو دیکھتا ہے اور یہ بھی دیکھتا ہے کہ اسماء الٰہیہ کے ساتھ ان کے ارتباط کی کیفیت کیا ہے اور اشیاء کس طرح اپنے ارباب کی پیش گاہ میں باریابی حاصل کرتی ہیں اور جہاں ہستی کی اشیاء خارجی کے لئے حقیقت قیامت کبریٰ بھی اسی طرح ہے کہ وہ اشیاء اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رسائی حاصل کریں اور یہ حقیقت لیلۃ القدر محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے دن ہے جس طرح کہ اس کی تحقیق عنقریب بیان ہوگی۔

ومیض

وكما أن الأسماء المحيطة حاكمة على الأسماء التي تحت حيطتها وقاهرة عليها وكل أسم كانت جامعيته وحيطته أكثر

Presented by Ziaraat.Com

كان حكمه اشمل و محكومه أكثر ألىٰ أن ينتهى الأمر ألىٰ أسم الله الأعظم الذى يكون محيطا علىٰ الأسماء كلهاً أزلا و أبداً ولم يكن حكمه مخصوصا بأسم أو أسماء كذلك الأمر فى المظاهر طابق النعل بالنعل فأن العالم نقشة ما فى الأسماء الألٰهية وعلم الربوبى فسعة دائرة الخلافة و النبوة وضيقها فى عالم الملك حسب أحاطة الأسماء الحاكمة علىٰ صاحبها و شارعها و هذا سر اختلاف الأنبياء عليهم الصلوٰة و السلام فى الخلافة و النبوة ألىٰ أن ينتهى الأمر ألىٰ مظهر الأسم الجامع الأعظم الألٰهى فتكون خلافته باقية دائمة محيطة أزلية أبدية حاكمة على سائر النبوات والخلافات كما أن الأمر فى المظاهر كذلك فدورة نبوات الأنبياء عليهم السلام دورة نبوته و خلافته و هم مظاهر ذاته الشريفة وخلافاتهم مظاهر خلافته المحيطة و هو صلى الله عليه وآله وسلم خليفة الله الأعظم و سائر الأنبياء خليفة غيره من الأسماء المحاطة بل الأنبياء عليهم السلام كلهم خليفته و دعوتهم فى الحقيقة دعوة أليه و ألىٰ نبوته وآدم و من دونه تحت لوائه فمن أول ظهور الملك ألىٰ أنقضائه و انقهاره تحت سطوع نور الواحد القهار دورة خلافته الظاهرة فى الملك ـ

Presented by Ziaraat.Com

انبیاءِ ماسلف کا دورہ آنحضرتؐ کی خلافت کا دور ہے

وسیض

اور جس طرح کہ اسماء محیطہ ان اسماء پر حکمرانی کرتے ہیں جو ان کے زیر احاطہ ہیں اور وہ ان پر قہر و غالب ہیں اور ہر اسم جس کی جامعیت اور احاطہ زیادہ ہوگا اس کی حکمرانی وسیع تر اور اس کے محکوم زیادہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ یہ امر اس اسم الاعظم تک پہنچے جو ازلاً ابداً تمام اسماء پر محیط ہے اور اس کا حکم کسی خاص اسم یا اسماء کے ساتھ مخصوص نہیں اسی طرح مظاہر اسماء میں بھی ہو بہو بالکل اسی طرح ہے چونکہ کائنات عالم وہ نقشہ ہے جس میں اسماء الٰہیہ اور علم ربوبی شامل ہے لہٰذا خلافت و نبوت کے دائرہ کی وسعت اور تنگی عالم ملک میں ان اسماء کے احاطہ کے مطابق ہے جو کہ اپنے صاحب نبوت اور صاحب شریعت پر حکمرانی کرتے ہیں اور خلافت نبوت میں انبیاء علیہم السلام کے اختلاف کا یہی راز ہے حتیٰ کہ یہ معاملہ اسم جامع اعظم الٰہی تک پہنچتا ہے جس کی خلافت باقی و دائم و محیط و ازلی و ابدی اور تمام نبوتوں اور خلافتوں پر حکمران ہے جس طرح کہ مظاہر اسماء میں بھی معاملہ اسی طرح ہے لہٰذا انبیاء علیہم السلام کی نبوتوں کا دورہ آنحضرتؐ کی نبوت و خلافت کا دورہ ہے اور یہ ذوات مقدسہ ان کی ذات شریف کے مظاہر ہیں اور ان کی خلافتیں ان کی خلافت محیطہ کی مظہر ہیں پس آنحضرتؐ خلیفۂ اسم اعظم ہیں اور دیگر انبیاء دیگر اسماء الٰہی کے خلیفہ ہیں جو احاطہ اسم اللہ میں واقع ہیں بلکہ تمام کے تمام انبیاء آنحضرتؐ کے خلفاء ہیں اور ان کی دعوت درحقیقت آپ کی اور آپ کی نبوت کی دعوت ہے اور آدمؑ اور ان کے علاوہ تمام انبیاء حضورؐ کے پرچم کے نیچے جمع ہیں پس حضور کی خلافت ظاہری کا

Presented by Ziaraat.Com

آغاز عالم ملک کے ظہور سے شروع ہوتا ہے اور تادم جہان باقی ہے اور یہ دورۂ خلافت ظاہرہ ملک میں اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ نور واحد قہار کی شعاع کا پرتو نیست ونابود نہ ہوجائے۔

ومیض

و بما علمناك من البيان و آتيناك من التبيان يمكن لك فهم القول مولىٰ الموحدين و قدوة العارفين أمير المؤمنين صلواة الله عليه و آله أجمعين كنت مع الأنبياء باطناً و مع رسول الله ظاهرا فأنه عليه السلام صاحب الولاية المطلقة الكلية والولاية وباطن الخلافة والولاية المطلقة الكلية باطن الخلافة الكذائية فهو عليه السلام بمقام ولايته الكلية قائم على كل نفس بما كسبت و مع كل الأشياء معية قيومية ظلية ألٰهية ظل المعية القيومية الحقة الألٰهية ألا أن الولاية لما كانت في الأنبياء أكثر خصهم بالذكر۔

جناب امیر المؤمنینؑ کا ہر نبی بلکہ ہر شے کے ساتھ ہونا

ومیض

اور جو بیان ہم نے تمہیں واضح کیا ہے اور جو تشریح پیش کی ہے اس کی بدولت تمہارے لئے ممکن ہوگیا ہے کہ تم جناب سرکار موحدین اور پیشوائے عارفین جناب امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ وآلہ اجمعین کے فرمان کا معنی سمجھ لو کہ آپ نے فرمایا کہ میں تمام انبیاء کے ساتھ باطن میں تھا اور آنحضرتؐ کے ساتھ ظاہراً موجود ہوں کیونکہ حضور

Presented by Ziaraat.Com

علیہ السلام صاحب ولایت مطلقہ باطن خلافت ہے اور ولایت کلیہ مطلقہ باطن خلافت کلیہ مطلقہ ہے پس جناب امیرؑ اپنے مقام و ولایت کلیہ کے سبب ہر شخص کے ساتھ اور اس کے اعمال کے ساتھ موجود ہیں اور تمام اشیاء کے ساتھ معیت قیومی الٰہی رکھتے ہیں جو کہ معیت قیومی الٰہی کا سایہ ہے مگر چونکہ جنبۂ ولایت انبیاء میں بیشتر ہے اسی وجہ سے روایت میں انبیاء علیہم السلام کی معیت کا خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

ومیض

و بالحری أن نذكر ما لخصه الشيخ العارف الكامل القاضي سعيد القمي رضي الله عنه مما فصله بعض أهل المعرفة قال في البوارق الملكوتية قال أن الحقائق الخارجية في حال غيبتها تحت أستار الأسماء التي وسائط شهودها فسئلت تلك الأسماء سؤال افتقار قالت: أن العدم قد أعمانا عن أدراك بعضنا بعضاً و عن معرفة ما يجب لكم من الحق علينا فلو أنكم أظهرتم أعياننا لكنتم أنعمتم علينا و لكان لنا أن نقوم بحقوقكم ولكانت سلطنتكم متحققة و اليوم أنتم سلاطين علينا بالقوة من دون جنود و لا عدة فهذا الذي نطلبه منكم أكثر نفعا لكم مما في حقنا فلما سمعت الأسماء الألٰهية مقالة الحقائق الغيبية نظرت في ذوات أنفسها و صدقت الممكنات و طلبت ظهور أحكامها حتى يتميز أعيانها بآثارها فأن الخلاق و المدبر و غيرهما نظروا في

Presented by Ziaraat.Com

ذواتهم فلم يروا خلاقاً و لا مدبراً ولا غير ذلك فجائت تلك الأسماء ألىٰ حضرة الأسم البارئ فقالوا له عسى أن توجد أنت هذه الأحكام التي اقتضت حقائقنا فقال البارئ ذلك راجع ألىٰ الأسم القادر فأني تحت حيطته فالتجأوا أليه فقال القادرأنا تحت حكم المريد فلا أوجد عينا منكم ألا باختصاص و ليس ذلك ألا بتخصصه و أن يأتيه أمر من ربه فحينئذ أتعلق أنا بالأيجاد ففزعوا ألىٰ المريد و ذكروا له مقالة القادر فقال المريد صدق القادر ولكني أنظر ألىٰ أنه هم سبق العلم من الأسم العليم بظهور آثاركم فاخصص أنا ما شاء الله من أحكامكم فأني تحت حكمه فصاروا ألىٰ الأسم العليم فقال العليم قد سبق العلم بأيجادكم و لكن الأدب أولىٰ و ليس الأمر هنا بمحض الافتقار بل لا بد من الأذن مرة بعد أخرىٰ و أن لنا كلنا حضرة مهيمنة علينا و هي أسم الله فاجتمعت الأسماء ألى الحضرة الألهية فذكروا له قصتهم وأظهروا له ما اقتضت حقائقهم فقال حقاً أقول أنا أسم جامع لحقائقكم مشتمل علىٰ مراتبكم و أني دليل علىٰ ذات المقدسة و الحضرة الأحدية فمكانكم أنتم و رفقائكم حتىٰ أعرض عليه مقاصدكم فقال يامن هو يا من لا هو ألا هو قد أختصم الملأ الأعلىٰ و قالت الأعيان هكذا فنودى من سره أن أخرج عليهم و قل لكل واحد من

Presented by Ziaraat.Com

الأسـمـاء مـا يتعـلـق بـمـا يقتضيه حقائقها فخرج أسم الله و معه الأسـم الـمتـكلم يترجم عنه الممكنات و الأسماء الألٰهية و ذكر لهم مـا أمـره الـمسـمـىٰ فتعـلـق الـعالـم بظهور الممكن الأول و القادر بـظهـور الـمـمكن الثانى و المريد بسائر الأعيان فظهرت الأدوار و الأكـوار و أدى الأمـر ألـىٰ الـمـنـازعة و الـمـخـالفة كما هو مقتضى الأسـمـاء الـجـمـالية و الـجـلالية فـقال الأعيان أنا نخاف أن يفسد نـظـامـنا أو يطغى بعضنا على بعضنا و نلحق بالعدم الذى كنا فيه فـالتـجـأوا تـارة أخرىٰ ألىٰ الأسماء بتعليم الأسم العليم و المدبر و قـالـوا أيهـا الأسـمـاء التى لكم السلطنة علينا أن كان أمركم علىٰ ميـزان مـعـلـوم و حـد مـرسـوم بـأن يـكـون فيكم أمام يخفضنا و يـخـفـض تـأثيـراتـكـم فيـنـا لـكان أصلح لنا و لكم فسمعوا ذلك و التـجـأوا ألىٰ الأسـم المدبر فدخل المدبر ألىٰ المسمىٰ و خرج بأمر الـحـق ألـىٰ الأسـم الـرب فـقـال لـه صـدر الأمـر بأن تفعل أنت ما تـقتـضيـه الـمـصلحة فى بقاء الممكنات فقال سمعاً و طاعةً وأخذ وزيـريـن يـعينـانه علىٰ مصالحه و هما المدبر و المفصل قال الله تعالىٰ (يدبر الأمر يفصل الآيات لعلكم بلقاء ربكم توقنون) أى ربكم الذى هو الأمام فانظر ما أحكم كلام الله و أتقن صنع الله انتهى.

Presented by Ziaraat.Com

عارف کامل قاضی سعید قمی کے بیان کا خلاصہ

ومیض

اور سزاوار ہے کہ ہم یہاں شیخ عارف کامل قاضی سعید قمی رضی اللہ عنہ کا بیان درج کریں جو انہوں نے بعض عارفین کے بیان کا خلاصہ کر کے نقل کیا ہے۔

انہوں نے کتاب بوارق الملکوت میں فرمایا ہے کہ بعض اہل معرفت کا کہنا ہے کہ حقائق خارجیہ جب سراپردہ، اسماء میں غائب و پنہاں تھے اور وہ اسماء ان کے شہود و ظہور کا واسطہ تھے انہوں نے اسی غیبت کی حالت میں زبان فقر و احتیاج سے ان اسماء سے تقاضا کیا اور کہا ''عدم نے ہمیں اس بات سے اندھا کر دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کا ادراک کریں اور تمہارے اس حق کو پہچانیں جو ہم پر واجب ہے اگر تم ہمارے اعیان کو ظاہر کر دو تو ہم پر تمہارا احسان ہوگا اور ہم پر تمہارے حقوق کا لحاظ کرنا فرض ہوگا اور تمہاری سلطنت ہم پر ثابت ہوگی اور آج تم ہم پر بالقوۃ سلطان ہو حالانکہ تمہارے پاس کوئی فوج اور ساز و سامان نہیں ہے پس ہم جو یہ تم سے مطالبہ کر رہے ہیں یہ ہمارے حقوق کی نسبت تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہوگا۔

پس جب اسماء الٰہیہ نے حقائق غیبی کے مقالہ کو سنا تو انہوں نے اپنے نفوس کی حقیقت میں نگاہ کی اور ممکنات کی بات کی تصدیق کر دی اور دیکھا کہ حقائق خارجیہ نور اسماء کے پردوں میں غائب ہیں اور کوئی ظہور نہیں رکھتے لہٰذا انہوں نے چاہا کہ ان کے احکام کا ظہور ہوتا کہ ان کے اعیان اپنے آثار سے جدا ہو جائیں۔

پس اسماء الٰہی خلاق و مدبر وغیرہ نے اپنی ذوات میں نگاہ کی اور اپنے اندر حقائق و

Presented by Ziaraat.Com

مدبر اور دیگر اسماء کے کوئی آثار نہ پائے اور سب کے سب اسم باریٔ کے حضور میں جمع ہو کر آئے اور اس سے کہا کہ شاید تم یہ طاقت رکھتے ہو کہ ان احکام کو ایجاد کرو جو کہ حقائق ممکنات کے مقتضی ہیں اسم باریٔ نے کہا یہ کام اسم قادر کی طرف بازگشت رکھتا ہے کیونکہ میں اس کے زیر احاطہ ہوں پس سب کے سب اس کے پاس جا کر پناہ گزیں ہوئے اس نے کہا میں تو خود اپنے اسم مرید کے حکم کے تابع ہوں لہٰذا تمہارے لئے کسی عین کو ایجاد کرنے کی قدرت نہیں رکھتا مگر اس صورت میں کہ اس کی طرف سے کوئی حکم آئے اور اس کو اپنے رب کی طرف سے کوئی حکم آئے تب میں ایجاد کے ساتھ تعلق رکھ سکتا ہوں پس یہ سب کے سب اسم مرید کے پاس آئے اور اس سے قادر کے کلام کا تذکرہ کیا اس نے کہا کہ قادر نے سچ کہا میں حسب مشیت الٰہی تمہارے احکام کی تخصیص کرتا ہوں لیکن میں یہ دیکھوں گا کہ آیا اسم علیم کی طرف سے تمہارے آثار کے ظہور کے متعلق کوئی علم آیا ہے کیونکہ میں اس کے حکم کے ماتحت ہوں پس وہ سب کے سب علیم کے پاس گئے علیم نے کہا تمہاری ایجاد کے بارے میں پہلے علم ہو چکا ہے لیکن ادب کا لحاظ کرنا اولیٰ ہے اور یہاں محض احتیاج سے کام نہ بنے گا بلکہ یکے بعد دیگرے اذن کا ملنا ضروری ہے کیونکہ ہم سب پر ایک نگران حضرت ہے اور وہ اسم اللہ ہے۔

پس تمام اسماء حضرت الٰہیہ کے پاس گئے اور اس سے اپنا قصہ بیان کیا اور جو کچھ ان کے حقائق کا تقاضا تھا اس کو ظاہر کیا اس نے کہا میں برحق یہ بات کہتا ہوں کہ میں تمہارے حقائق کے لئے اسم جامع ہوں اور تمہارے مراتب پر مشتمل ہوں اور ذات مقدسہ اور حضرت احدیت پر راضی ہوں پس تم لوگ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں رہو

Presented by Ziaraat.Com

تا کہ میں اس پر تمہارے مقاصد پیش کر سکوں پس اس نے کہا اے وہ خدا جو کہ موجود ہے اور اس کے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں ملأ اعلیٰ میں نزاع واقع ہوا ہے اور اعیان نے اس طرح کی باتیں کی ہیں۔

پس اس کو پوشیدہ طور پر یہ نداء آئی کہ تم ان کے پاس جاؤ اور ہر اسم کو اس کے حقائق کے تقاضے کے مطابق بات کہہ دو پس اسم اللہ نکلا جبکہ اس کے ساتھ اسم متکلم بھی تھا اور اس کی طرف سے ممکنات اور اسماء الٰہیہ کے لیے ترجمانی کرتا تھا اور اس نے وہ سب کچھ بیان کیا جو کہ مسمّیٰ نے اس کو حکم دیا تھا پس عالم ممکن ظہور کے متعلق ہوا اور ''قادر'' ممکن ثانی کے متعلق اور ''مرید'' دیگر اعیان کے متعلق پس اسی طرح عوالم و طبائع ظاہر ہوئے اور معاملہ نزاع ومخالفت تک جا پہنچا جیسا کہ اسماء جمالیہ وجلالیہ کا تقاضا ہے پس اعیان نے کہا ہے کہ ہمیں خوف ہے کہ ہمارا نظام درہم برہم ہو اور ہم ایک دوسرے پر سرکشی کریں اور اس عدم سے ملحق ہو جائیں جس میں ہم پہلے تھے لہٰذا وہ دوبارہ اسماء کی طرف بتعلیم اسم علیم و مدبر متوجہ ہوئے اور کہا اے وہ اسماء جن کو ہم پر سلطنت حاصل ہے اگر تمہارا حکم میزان معلوم اور حد مرسوم پر ہے تو تمہارے اور ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہمارے اندر ایک امام ہو جو ہم کو اور ہم میں تمہاری بعض تاثیرات کو پست کرے جب انہوں نے سنا تو اسم مدبر کی طرف پناہ لی اور مدبر مستحق کی طرف گیا اور حق کے امر کے ساتھ اسم رب کی طرف نکلا اس نے اس سے کہا کہ تم امر صادر کرو یعنی ایسا کرو جو بقاء ممکنات میں مصلحت کے تقاضا کے مطابق ہو اس نے کہا بسر وچشم میں نے سنا اور

Presented by Ziaraat.Com

اطاعت کی پس اس نے دو وزیر ساتھ لئے جو مصالح پر اس کی اعانت کریں اور وہ اسم مدبر اور مفصل ہیں اور خداوند عالم نے فرمایا وہ امر کی تدبیر کرتا ہے اور آیات کی تفصیل بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرسکو یعنی اپنے اسماءالٰہیہ وہ اسم رب جو تمہارا امام ہے پس دیکھو کہ اللہ کا کلام کس قدر محکم ہے اور اللہ کی بنائی ہوئی چیز کس قدر مضبوط ہے عارف قاضی سعید قمی کا کلام تمام ہوا۔

ومیض

و لعلك بتوفيق الله و حسن تأييده بعد الأحاطة بما في هذه الرسالة التي لا أظنك أن سمعت به في غير تلك المقالة يمكنك فهم ما أرمزه ذلك العارف و تأويل ما أجمل ذلك المكاشف وأياك ثم أياك و الله حفيظك في أولاك و أخراك أن تحمل أمثاله على ظاهرها من غير الغور الكامل ألىٰ غامرها و لا تأخذ بيدك الطعن عليهم من غير فهم مقصدهم كما هو دأب بضع المنتسبين ألىٰ العلم فأنهم جعلوا ميزان عدم صحة المطالب عدم أطلاعهم عليها أو عدم فهمهم أياها فتراهم يتهمون هٰؤلاء العظما بكل تهمة ويغتابون هٰؤلاء المكاشفين كل الغيبة مع أنها أشد من الزنية تعصباً منهم تعصب الجاهلية أعاذنا الله من شر الشيطان الذى هو قاطع عن طريق الرحمٰن۔

Presented by Ziaraat.Com

اہل عرفان وکشف کی غیبت کرنے کی ممانعت

ومیض

جب تم نے بتوفیق خدا وحسن تائید ایزدی اس رسالہ میں بیان شدہ مضامین کا احاطہ کرلیا مجھے شاید یہ گمان نہیں ہے تم نے ان حقائق کو کسی دوسرے مقام پر بھی سنا ہوگا اور اگر تم نے مکمل طور پر ان کا ادراک کرلیا تو تمہارے لئے یہ ممکن ہے کہ اس عارف کے رموز کو سمجھ سکو اور اس صاحب کشف عالم کے اجمالی نکات کی تاویل معلوم کرسکو اور خبردار خبردار خدا دنیا و آخرت میں تمہاری حفاظت کرے ان جیسے علماء کے کلام کو ظاہری معنی پر حمل نہ کرنا جب تک تم ان کے کلام کی گہرائی میں غور وخوض نہ کرو اور ان کے مقاصد کو سمجھے بغیر ان پر طعن نہ کرنا جیسے بعض حضرات کی عادت ہے جو علم کی طرف محض نسبت رکھتے ہیں ان لوگوں نے مطابقت کے صحیح نہ ہونے کا معیار اپنی سمجھ یا ناسمجھی کو قرار دیا ہے چنانچہ تم دیکھو گے کہ یہ لوگ ایسے عظیم علماء پر تہمت لگاتے ہیں اور ایسے صاحبان کشف کی پوری طرح سے غیبت کرتے ہیں حالانکہ غیبت کرنا زنا سے بدترین ہے چونکہ ان لوگوں میں جاہلیت کا تعصب پایا جاتا ہے خدا ہم سب کو اس شیطان کے شر سے محفوظ رکھے جو رحمن کے راستے میں راہزن بنا بیٹھا ہے۔

ومیض

و اعلم أن ما تلونا عليك و رفعنا الحجاب عن سره لديك بالنظر ألىٰ أرجاع المسببات ألىٰ أسبابها و انعطاف أمر المربوبات ألىٰ أربابها و هو كما قال الشيخ العارف خواجه

Presented by Ziaraat.Com

عبدالله الأنصاری

ہمه از آخر کار می ترسند و من از اول (۱)

وأشار أليه المولوی فی المثنوی

دیده می خواهم سبب سوراخ کن(۱)

و بالجملة هذا علی مذاق العارف المکاشف الذی یتذکر العهد الأزل و القضاء الأول و ألا فبالنظر ألیٰ ترتیب ظهور الحقائق الألهیة فی الهیاکل المقدسة الطیبة من الأنبیاء و الأولیاء فطور آخر من الکلام لکشف النقاب عن وجه المرام فاستمع لما یتلی علیك من الأسرار أن کنت من الأحرار۔

ومیض

یہ جان لو کہ ہم نے جو کچھ تمہیں بتلایا ہے اور جس کی حقیقت کے رخ سے ہم نے تمہارے لیے نقاب اٹھایا ہے وہ اس لحاظ سے تھا کہ مسببات کی بازگشت اسباب کی طرف ہوتی ہے اور مربوبات کو ارباب کی طرف منعطف کیا جاتا ہے جیسا کہ فارسی شاعر نے کہا ہے۔

---

(۱) الناس کلهم یخافون من عاقبة الأمر و أما أنا فأخاف من أوله

(۲) لا بد من بصر حاد ینفذ فی السبب و یصل ألیٰ المسبب

Presented by Ziaraat.Com

گرچہ تیر از کماں ہمی می گذرد

از کماندار بیند اہل خرد

اور ایک مقام پر شاعر کا قول اسی مطلب کے متعلق ہے۔

در پس آئینۂ طوطی صفتم داشتہ اند

آنچہ استاد ازل گفت بگو می گویم

اور شیخ عارف خواجہ عبداللہ انصاری نے اسی سلسلے میں کہا ہے کہ لوگ تو کسی کام کے انجام سے ڈرتے ہیں مگر میں اس کے آغاز سے ڈرتا ہوں اور مولوی رومی نے مثنوی میں اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

دیدہ می خواہم سبب سوراخ کن

تا سبب را برکند از بیخ وبن

یعنی میں ایسی تیز نگاہ چاہتا ہوں جو سبب سے نفوذ کر کے مسبب تک جا پہنچے لہذا سبب میں سوراخ کر کے اس کو جڑ سے اکھیڑ دو چونکہ وہ سبب تک رسائی سے مانع ہے اور بالجملہ یہ اس عارف صاحب کشف کے مذاق کے مطابق ہے جو کہ عہد ازل اور قضاء اول کو یاد کرتا ہے ورنہ اگر انبیاء و اولیاء کے ہیاکل مقدسہ میں ہیاکل الٰہیہ کے ظہور کی ترتیب کو دیکھا جائے تو چاہیے کہ ہم ایک اور طرح اختیار کر کے مقصد کے رخ سے نقاب ہٹا دیں پس اگر تم آزاد مردوں میں سے ہو تو ان اسرار کو غور سے سنو جو تمہیں بتلائے جاتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

ومیض

قال العارف الكامل شيخ مشائخنا آقا محمد رضا القمشه ای رضوان الله عليه فى رسالته المعمولة لتحقيق الأسفار الأربعة ما ملخصه۔

أعلم أن السفر هو الحركة من الموطن متوجهاً ألئ المقصد بطى المنازل و هو صورى مستغن عن البيان و معنوى و هو أربعة۔

الأول السفر من الخلق ألئ الحق برفع الحجب الظلمانية و النورانية التى بينه و بين حقيقته التى معه ازلاً وابداً وأصولها ثلاثة و هى الحجب الظلمانية و النورانية العقلية و الروحية أى بالترقى من المقامات الثلاثة برفع الحجب الثلاثة فأذا رفع الحجب يشاهد السالك جمال الحق و فنى عن ذاته و هو مقام الفناء و فيه سر و الخفى و الأخفئ فينتهى سفره الأول و يصير وجوده وجوداً حقانياً و يعرض له المحو و يصدر عنه الشطح فيحكم بكفره فأن تداركته العناية الألهية يشمله و يزول المحو فيقر بالعبودية بعد الظهور بالربوبية۔

ثم عند انتهاء السفر الأول يأخذ فى السفر الثانى و هو السفر من الحق ألئ الحق بالحق و أنما يكون بالحق لأنه صار ولياً وجوده وجوداً حقانياً فيأخذ بالسلوك من الذات ألئ الكمالات

Presented by Ziaraat.Com

حتیٰ یعلم الأسماء کلها ألا ما استأثره عنده فتصیر ولایته تامة وتفنی ذاته و صفاته و أفعاله فی ذات الحق و صفاته و أفعاله فیه یحصل الفناء عن الفنائیة أیضا الذی هو مقام الأخفیٰ و تتم دائرة الولایة و ینتهی السفر الثانی و یأخذ فی السفر الثالث۔

و هو من الحق ألیٰ الخلق و یسلك فی هذا الموقف فی مراتب الأفعال و یحصل له الصحو التام و یبقی بأبقاء الله ویسافر فی عوالم الجبروت و الملکوت و الناسوت و یحصل له حظ من النبوة و لیس له نبوة التشریع و حینئذ ینتهی السفر الثالث و یأخذ فی السفر الرابع۔

و هو من الخلق ألیٰ الخلق بالحق فیشاهد الخلائق و آثارها و لوازمها فیعلم مضارها و منافعها و یعلم کیفیة رجوعها ألیٰ الله و ما یسوقها فیخبربها و بما یمنعها فیکون نبیاً بنبوة التشریع انتهی ملخصه۔

آقائی قمشہ ای کے نزدیک اسفار اربعہ کی تشریح

وضیح

ہمارے عارف کامل شیخ مشائخ جناب آقا محمد رضا قمشہ ای رضوان اللہ علیہ نے اپنے اس رسالہ میں جو انہوں نے اسفار اربعہ کی تحقیق میں لکھا ہے ایک مطلب بیان کیا ہے جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

تم جان لو کہ سفر اس بات سے عبارت ہے کہ انسان اپنے وطن سے حرکت کرے اور منازل طے کر کے منزل مقصود کی طرف رخ کرے سفر کی ایک قسم صوری وظاہری ہے جو کہ سب کو معلوم ہے اور بیان کرنے کی حاجت نہیں اور ایک قسم معنوی ہے جس کی چار قسمیں ہیں۔

خلق سے حق کی طرف سفر اور وہ یہ ہے کہ سالک اور اس کی حقیقت کے مابین وہ ظلمانی ونورانی حجاب جو ازلاً ابداً اس کے اور اس کی حقیقت کے درمیان ہیں ان کو رفع کر دے اور اصلی حجاب تین قسم پر ہیں: حجاب ہائے ظلمانی نفس، حجاب ہائے نورانی عقلی، حجاب ہائے نورانی روحی اور جب انسان ان تمام مقامات یعنی مقام نفس وعقل وروح سے ترقی کرتا ہے تو یہ تینوں حجاب رفع ہو جاتے ہیں اور ان کے رفع ہونے سے سالک جمال کا مشاہدہ کرتا ہے اور اپنے آپ سے فانی ہو جاتا ہے اور یہ مقام فناء ہے اور اس مقام فناء میں دیگر مقامات بھی ہیں یعنی مقام سر خفی، اخفی پس یہاں پر اس کا سفر تمام ہو جاتا ہے اور اس کا وجود وجود حقانی بن جاتا ہے اور اس پر حالت محو طاری ہو جاتی ہے اور اس سے شطحیات صادر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس پر کفر کا حکم لگایا جاتا ہے پس اگر اس کے لئے عنایت الٰہی شامل حال ہو تو حالت محو اس سے زائل ہو جاتی ہے پس وہ ربوبیت کے ظہور کے بعد اپنی عبودیت کا اقرار کرتا ہے اور بہر حال جب اس کا پہلا سفر تمام ہوتا ہے تو دوسرا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

اور وہ اس بات سے عبارت ہے کہ یہ سفر حق سے بوسیلۂ حق حق کی طرف ہو اور بوسیلۂ حق یہ سفر تمام ہوتا ہے کیونکہ سالک اس صورت میں ولی بن جاتا ہے اور اس کا

Presented by Ziaraat.Com

وجود وجود حقانی قرار پاتا ہے اور ذات سے کمالات کی جانب راہ سلوک اختیار کرتا ہے حتیٰ کہ تمام اسماء کو جان لیتا ہے سوائے ان اسماء کے جن کو اللہ نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے اور جب سالک اس مقام تک رسائی حاصل کرتا ہے تو ولایت کلیہ کا مالک بن جاتا ہے اور اس کی ذات صفات افعال حق کی ذات صفات افعال میں فانی ہو جاتے ہیں اور یہ مقام فانی از فنا ہے جو کہ مقام اخفاء بھی ہے اور یہاں ولایت تمام ہوتی ہے اور دوسرا سفر ختم ہو کر تیسرا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

اور وہ سفر حق سے خلق کی طرف ہے اور سالک اس مقام پر مراتب افعال میں رواں ہوتا ہے اس کو صحو تام حاصل ہوتا ہے اور وہ ابقاء باللہ کے ساتھ باقی رہتا ہے اور عوالم جبروت وملکوت وناسوت میں سفر کرتا ہے اور اس کو نبوت میں حصہ ملتا ہے اور یہ نبوت تشریعی نبوت نہیں ہوتی یہاں پر تیسرا سفر تمام ہو کر چوتھا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

اور وہ خلق سے خلق کے ساتھ خلق کی طرف سفر ہوتا ہے اس صورت میں وہ مخلوقات اور ان کے لوازم کا مشاہدہ کرتا ہے اور ان کے نقصانات اور منافع کو پہچانتا ہے اور اللہ کی طرف ان کی بازگشت کی کیفیت اور خدا کی طرف جانے والے عوامل سے آگاہ ہوتا ہے اور ان معلومات کی دوسروں کو خبر دیتا ہے اور ان عوامل کے بارے میں بھی خبردار کرتا ہے جو سلوک الی اللہ سے مانع ہو پس وہ نبوت تشریعی کے ساتھ متصف نبی قرار پاتا ہے اور ان کے کلام کا ملخص تمام ہوا۔

ومھض

وعندی أن السفر الأول من الخلق ألیٰ الحق المقید برفع

Presented by Ziaraat.Com

الـحـجـب التـي هـي جنبة يلى الخلقى و رؤية جمال الحق بظهوره الـفـعلي الذى هو فى الحقيقة ظهور الذات في مراتب الأكوان و هو جـنبة يـلـى الـخـلـقـى و بـعبـار ـة أخرى بانكشاف وجه الحق لديه وأخيرة هذا السفر رؤية جميع الخلق ظهورها الحق و آياته فينتهى السـفـر الأول و يـأخـذ فـى السفر الثاني و هو من الحق المقيد ألىٰ الـحـق الـمـطـلـق فتـضـمـحل الهويات الوجودية عنده و يستهلك التعينات الخلقية بالكلية لديه و يقوم قيامته الكبرىٰ بظهور الوحدة التـامة و يتـجلىٰ الحق له بمقام وحدانيته و عند ذلك لا يرىٰ الأشياء أصـلا و يـفـنـى عن ذاته و صفاته و أفعاله و هذين السفرين لو بقى مـن الأنـانية شـىء يظهـر لـه شيـطـانـه الـذى بين جنبيه بالربوبية ويـصـدر مـنـه الشـطـح و الشـطـحيات كلها من نقصان السالك والسـلـوك و بـقـاء الأنية و الأنانية و لذلك بعقيدة أهل السلوك لا بد لـلسـالك مـن مـعـلـم يرشده ألىٰ طريق السلوك عارفاً كيفياته غير مـعـوج عن طريق الرياضات الشرعية فأن طرق السلوك الباطنى غير مـحصور و بعدد أنفاس الخلائق۔

ثـم أن شـمـلتـه الـعناية الألٰهية فى مقام تقدير الاستعدادات كـمـا قـال الشيـخ الـعـربى (والقابل لا يكون ألا فى فيضه الأقدس) أرجـعتـه ألـىٰ نـفسـه فيـأخـذ فـى السفر الثالث و هو فى الحق ألىٰ

Presented by Ziaraat.Com

الخلق الحقی بالحق أی من حضرة الأحدية الجمعية ألیٰ حضرة الأعيان الثابتة و عند ذلك تنكشف له حقائق الأشياء وكمالاتها وكيفية تدرجها ألیٰ المقام الأول و وصولها ألیٰ وطنها الأصلی ولم يكن فی هذا السفر نبياً مشرعاً فأنه لم يرجع ألیٰ الخلق فی النشأة العينية ثم يأخذ في السلوك فی السفر الرابع و هو من الخلق الذی هو الحق أی من حضرة الأعيان الثابتة ألیٰ الخلق أی الأعيان الخارجية بالحق أی بوجوده الحقانی مشاهداً جمال الحق فی الكل عارفاً بمقاماتها التی لها فی النشأة العلمية عالماً طريقة سلوكها ألیٰ حضرة الأعيان فما فوقها و كيفية وصولها ألیٰ وطنها الأصلی و فی هذا السفر يشرع و يجعل الأحكام الظاهرة القالبية والباطنية القلبية و يخبر و ينبیء عن الله وصفاتهٖ وأسمائه والمعارف الحقة علیٰ قدر استعداد المستعدين۔

آقائے قمشہ ای کے بیان پر تبصرہ

وميض

اور میری نظر میں یہ ہے کہ پہلا سفر جو خلق سے حق کی طرف ہے وہ اس بات سے مقید ہے کہ اس راہ میں وہ تمام حجابات رفع ہوں جو جنبۂ یلی الخلقی رکھتے ہیں اور وہ عالم وجود میں حضرت حق کے ظہور فعلی کے توسط سے اس کے جمال کا مشاہدہ کرے اور یہ ظہور

Presented by Ziaraat.Com

فعلی درحقیقت مراتب ہستی میں ظہور ذات ہے اور یہ بھی وہی جنبۂ یلی الخلقی ہے اور بعبارت دیگر جمال حق کا مشاہدہ اس طرح سے ہوگا کہ وجہ حضرت حق اور وجہ اللہ اس کے نزدیک منکشف ہو اور یہ سفر اس طرح پایۂ تکمیل کو پہنچے گا کہ وہ تمام مخلوقات کو حضرت حق کا ظہور سمجھ کر دیکھے اور سب کو اس کی نشانیاں قرار دے پس یہاں سفر اول تمام ہوگا اور سفر دوم شروع ہوگا۔

یعنی حق مقید سے حق مطلق کی طرف سفر پس اس صورت میں تمام ہویات وجودیہ اس کے نزدیک مضمحل ہو جائیں گی اور تعینات خلقی کلی طور پر اس کی نظر میں ازخود رفتہ قرار پائیں گی اور وحدت تمام کے ظہور کے ساتھ قیامت کبریٰ برپا ہو جائے گی اور حق تعالیٰ مقام وحدانیت کے ساتھ اس کے لئے تجلی کرے گا اور اس مقام میں وہ اصلاً اشیاء کو نہ دیکھے گا اور اپنی ذات صفات افعال سے فانی ہو جائے گا اور اس سفر میں اگر اس کے پاس انانیت میں سے کوئی چیز باقی رہ جائے تو وہ شیطان ہوگا جو اس کی ذات میں پنہاں ہے اور صفت ربوبیت کے ساتھ ظہور کرے گا اور اس سے شطحیات سرزد ہوں گے اور یہ شطحیات دوسرے لوگوں سے اس لئے صادر ہوتے ہیں کہ ان کے سلوک میں کوئی نقص باقی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کے اندر اس کی انیت وانانیت کا کچھ حصہ باقی ہوتا ہے اسی سبب سے اہل سلوک کا یہ اعتقاد ہے کہ سالک کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس کا کوئی معلم اور رہبر موجود ہو جو اس کو راہ سلوک کی طرف رہبری کرے اور اس رہبر کے لئے ضروری ہے کہ وہ سلوک کی کیفیات کی معرفت رکھتا ہو اور ریاضات شرعی کے جادہ سے منحرف نہ ہو چونکہ باطنی طور پر سلوک کی راہ میں شمار میں

Presented by Ziaraat.Com

آنے کے قابل نہیں اور ان کی تعداد لوگوں کے ان سانسوں کے برابر ہے جو وہ لیا کرتے ہیں۔

قطع ایں مرحلہ بے رہبریٔ خضر مکن
ظلمات است بترس از خطر گمراہی

پس اس مرحلہ میں اگر عنایت الٰہی مقام تقدیر استعداد میں شامل حال ہو جیسا کہ شیخ عربی نے کہا ہے فیض اقدس کی تائید کے بغیر کوئی اس کے قابل نہیں ہوتا اللہ اس کو اپنی طرف لوٹا لیتا ہے اور وہ تیسرے سفر کا آغاز کرتا ہے اور وہ سفر بواسطۂ حق سے خلق کی طرف ہوتا ہے یعنی حضرت احدیت جمعی سے اعیان ثابتہ کی طرف اور اس سفر میں حقائق اشیاء اور ان کے کمالات اور ان کی ترقی کی کیفیت ان کے پہلے مقام کی طرف پلٹتی ہے اور وہ اپنے وطن اصلی کی طرف رجوع کرتے ہیں اس سفر میں وہ صاحب تشریع پیغمبر نہیں ہوتا کیونکہ اس نے ابھی تک نشاۃ غیبی میں خلق کی طرف رجوع نہیں کیا پھر وہ چوتھے سفر میں رواں ہونا شروع ہوتا ہے اور وہ سفر اس خلق سے ہے جو کہ حق ہے یعنی حضرت اعیان ثابتہ الی الخلق سے اعیان خارجیہ بالحق کی طرف یعنی وہ اپنے وجود حقانی سے سب میں جمال حق کا مشاہدہ کرتا ہے اور نشاۃ علمی میں ان کے مقامات سے آشنا ہوتا ہے اور حضرت اعیان یا ان سے مافوق کی طرف ان کے طریق سلوک کو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ کس طرح سے اپنے اصلی وطن کی طرف پلٹتی ہے اور وہ اس سفر میں دین و شریعت لاتا ہے اور احکام ظاہری بدنی و احکام باطنی قلبی کو تشکیل دیتا ہے اور صاحبان استعداد کو ان کی استعداد کے مطابق خدائے تعالٰی اور اس کے اسماء و صفات اور معارف حقہ کی خبر دیتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ومیض

و ليعلم أن هذه الأسفار الأربعة لا بد و أن تكون لكل مشرع ومرسل و لكن المراتب مع ذلك متفاوتة و المقامات متخالفة فأن بعض الأنبياء المرسلين من مظاهر أسم الرحمٰن مثلا ففي السفر الأول يشاهد الأسم الرحمٰن مثلا ففي السفر الأول يشاهد الأسم الرحمٰن ظاهرا في العالم وينتهى سفره الثاني باستهلاك الأشياء في أسم الرحمٰن ويرجع بالرحمة و الوجود الرحماني ألى العالم فتكون دورة نبوته محدودة وكذلك مظاهر سائر الأسماء حسب الاختلافات التي هي من حضرة العلم حتىٰ ينتهى الأمر ألىٰ مظهر أسم الله فيشاهد في أخيرة سفره الأول الحق بجميع شؤونه ظاهرا ولا يشغله شأن عن شأن وأخيرة سفره الثاني باستهلاك كل الحقائق في الأسم الجامع الألٰهي بل استهلاكه أيضا في الأحدية المحضة فهو يرجع ألىٰ خلق بوجود جامع ألٰهي وله النبوة الأزلية الأبدية والخلافة الظاهرية والباطنية۔

مقامات انبیاءؑ کے تفاوت کی وجہ

ومیض

جاننا چاہیے کہ یہ ضروری ہے کہ یہ چاروں سفر ہر صاحب شریعت رسول کو حاصل ہوں لیکن باوجود اس کے ان کے مراتب ومقامات متفاوت ہوتے ہیں کیونکہ بعض انبیاء

Presented by Ziaraat.Com

ومرسلین مثلا اسم الرحمٰن کے مظاہر ہوتے ہیں جو پہلے سفر میں کائنات عالم میں اسم الرحمٰن کا ظاہراً مشاہدہ کرتے ہیں اوران کادوسرا سفر اسم الرحمٰن میں اشیاء کے استہلاك پر ختم ہو جاتا ہے پس واپسی کے وقت وہ اس سفر سے رحمت و وجود رحمانی کے ساتھ اس جہان کی طرف لوٹتے ہیں اوران کی نبوت کا دائرہ محدود ہوتا ہے اوراس طرح دیگر اسماء کے مظاہر بسبب ان اختلافات کے جو کہ حضرت علم میں ہیں یہاں تک کہ ان کا امر مظہر اسم اللہ تک پہنچتا ہے اور وہ اپنے سفر اول کے اخیر میں حق کو بمع تمام شؤون کے ظاہراً مشاہدہ کرتا ہے اورایک کام ان کو دوسرے کام سے باز نہیں رکھتا اوردوسرا سفراس مرحلہ پر تمام ہوتا ہے کہ تمام حقائق اسم جامع الٰہی میں مستہلک ہوتے ہیں بلکہ وہ اسم احدیت محضہ میں بھی مستہلک ہوتا ہے اور وجود جامع الٰہی کے ساتھ خلق کی طرف رجوع کرتا ہے اوراس کے لئے نبوت ازلیہ اور خلافت ظاہریہ و باطنیہ ہوتی ہے۔

ومیض

أعلم أن هذه الأسفار قد تحصل للأولياء الكمّل أيضا حتىٰ السفر الرابع فأنه حصل لمولانا أمير المؤمنين وأولاده المعصومين صلوة الله عليهم أجمعين ألا أن النبى صلى الله عليه وآله لما كان صاحب المقام الجمعى لم يبقى مجال للتشريع لأحد من المخلوقين بعده فلرسول الله صلى الله عليه وآله هذا المقام بالأصالة ولخلفائه المعصومين عليهم السلام بالمتابعة والتبعية بل روحانية الكل واحدة۔

Presented by Ziaraat.Com

قال شيخنا وأستاذنا في المعارف الألهية العارف الكامل شاه آبادی أدام الله ظله على رؤوس مريديه : لوكان علي عليه السلام ظهر قبل رسول الله صلى الله علی وآله لأظهر الشريعة كما أظهر النبي صلى الله عليه وآله ولكان نبيا مرسلا وذلك لأتحادهما في الروحانية والمقامات المعنوية والظاهرية۔

معصومینؑ کے مراتب عظیمہ

وضیح

جاننا چاہیے کہ یہ سفر گاہے اولیاء کاملین کو بھی حاصل ہوتے ہیں حتیٰ کہ چوتھا سفر بھی چنانچہ وہ ہمارے مولا امیر المؤمنین اور ان کی اولاد معصومین صلوۃ اللہ علیہم اجمعین کو حاصل ہے مگر نبیؐ چونکہ صاحب مقام جمعی ہیں لہٰذا ان کے بعد کسی بھی مخلوق کے لئے تشریع (شریعت لانے کی) گنجائش نہیں ہے پس جناب رسولؐ اللہ کو یہ مقام بالاصل اور ان کے خلفاء معصومینؑ کو بالمتابعہ حاصل ہے بلکہ سب کی روحانیت ایک ہے ہمارے شیخ واستاد معارف الٰہیہ جناب عارف کامل شاہ آبادی ادام اللہ ظلہ علی رؤس المریدین نے کہا ہے کہ اگر علی علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل ظاہر ہوتے تو شریعت کو ضرور ظاہر کرتے جیسا کہ آنحضرتؐ نے ظاہر کی اور وہ نبی مرسلؑ ظاہر ہوتے چونکہ دونوں مقامات معنوی وظاہری اور روحانیت میں متحد ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

خاتمة و وصية

أياك أيها الصديق الروحانى ثم أياك و الله معينك فى أولاك وأخراك أن تكشف هذه الأسرار لغير أهلها أ ولا تضنن على غير محلها فأن علم باطن الشريعة من النواميس الألهية والأسرار الربوبية مطلوب سترها عن أيدى الأجانب وأنظارهم لكونه بعيد الغور عن جلى أفكارهم و دقيقها وأياك أن تنظر نظر الفهم فى هذه الأوراق ألا بعد الفحص الكامل عن كلمات المتألّهين من أهل الذوق وتعلم المعارف عند أهلها من المشائخ العظام والعرفاء الكرام وألا فمجرد الرجوع ألى مثل هذه المعارف لا يزيد ألا خسراناً ولا ينتج ألا حرماناً.

ولنختم الكلام بالحمد لله الملك العلّام والصلوة والسلام على أنبيائه وأوليائه العظام خصوصاً سيدهم وأشرفهم محمد وآله صلوات الله عليهم أجمعين.

و قد اتفق الفراغ من هذه الرسالة بيد مؤلفه الفقير المستكين الذى لا يملك لنفسه ضراً ولا نفعاً ولا موتاً ولا حياةً ولا نشوراً فى صبيحة يوم الأحد لخمسة وعشرين خلون من شهر شوال المكرم سنة تسعة وأربعين وثلاثمائة بعد ألف من الهجرة النبوية على هاجرها وآله الصلاة والسلام والتحية الأزلية الأبدية والحمد لله أولاً وآخراً وظاهراً وباطناً.

Presented by Ziaraat.Com

خاتمہ ووصیت

اے روحانی دوست! خداوند عالم تمہاری دنیا وآخرت میں تمہاری مدد کرے خبردار ان اسرار کو نااہل لوگوں پر کشف نہ کرنا اور بے محل ان پر بحث نہ کرنا کیونکہ باطن شریعت کا علم نوامیس الٰہیہ اور اسرار ربوبیہ سے ہے جس کا اجانب کے ہاتھوں اور نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا مطلوب ہے کیونکہ یہ ان کی روشن اور دقیق فکروں کی دسترس سے بالاتر ہے اور خبردار مبادا ان اوراق میں اس وقت تک نگاہ فہم نہ ڈالنا جب تک کہ اہل ذوق میں سے متالہین کے کلمات کی پوری پوری تفتیش نہ کرو اور مشائخ عظام اور عرفاء کرام سے معارف نہ سیکھ لو ورنہ محض اس قسم کے معارف کی طرف رجوع کرنا خسارہ میں ہی اضافہ کرے گا اور محرومی پر منتج ہوگا اور ہم بحمد اللہ العلام یہاں پر ہی کلام کو ختم کرتے ہیں اور درود وسلام ہو اس کے انبیاء واولیاء عظام خصوصا ان کے سید واشرف محمد وان کی آل پر صلوات اللہ علیہم اجمعین اس رسالہ کے بدست مؤلف فقیر مسکین ومستکین جو اپنے لئے نفع ونقصان وموت وحیات کا مالک نہیں بروز یک شنبہ ۲۵ شوال ۱۳۴۹ھ کو فراغت ہوئی صاحب ہجرت پر درود وسلام و تحیات ازلی وابدی ہوں اور آغاز وانجام وظاہر وباطن میں خداوند عالم کی تعریف ہے۔

مترجم ناچیز سید احمد فہری کہتا ہے کہ اس رسالۂ مبارکہ کا (فارسی ترجمہ) ۲۴ ذی قعد ۱۴۰۱ھ کو جوار مرقد مطہر رسول اللہ وآئمۂ بقیع صلوات اللہ علیہم اجمعین مدینہ منورہ میں تمام ہوا میں اس حسن اتفاق کو اختتام میں نیک فال تصور کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ مقبول درگاہ ہو اور میری شفاعت پر مشمول ہو۔

بندۂ محتاج رحمت ایزدی سید احمد فہری

Presented by Ziaraat.Com

اردو ترجمہ بدست حقیر کثیر التقصیر احقر محمد حسنین السابقی بروز بدھ ۱۳ رمضان ۱۴۰۴ھ مدرسہ جامع الثقلین احمد پارک کالونی ملتان (پاکستان) میں تمام ہوا۔

☆......☆......☆......☆......☆

Presented by Ziaraat.Com

محمد وآل محمد علیہم السلام کے مراتب تکوینی کے متعلق امام خمینیؒ کے عقائد

مؤمنین کے افادۂ عام کے لئے ہم یہاں چہاردہ معصومین علیہم السلام کے متعلق رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید روح اللہ الموسوی الخمینی کے عقائد و نظریات کا ایک شمہ پیش کرتے ہیں تاکہ پاکستان میں آج کل مختلف فیہ شیعہ عقائد کے متعلق آپ کا موقف واضح طور پر معلوم ہو سکے۔

مسئلہ یا علیؑ مدد

جناب امام خمینی کشف الاسرار ص ۳۰ میں ارشاد فرماتے ہیں ما از ارواحِ مقدسہ انبیاء و آئمہ کے خداوند بآنہا قدرت مرحمت نمودہ استمداد می کنیم ہم انبیاء وآئمہ علیہم السلام سے اس لئے مدد مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہماری مدد کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

مسئلہ علم غیب

امام امت نے کشف الاسرار ص ۵۰ میں معصومؑ کا علم غیب قرآن وحدیث اور فلسفۂ یونان سے ثابت کیا ہے اور ص ۵۵ پر فرمایا ہے کہ معصومینؑ کے علم غیب اور معجزات کے منکر وحدت اسلامی کے جراثیم ہیں لہٰذا ان کے گلے گھونٹ دو تاکہ وہ اس قسم کی یاوہ گوئی نہ کر سکیں اور خدا اور رسولؐ اور اولیاءؑ کی طرف اپنے ناپاک ہاتھ نہ بڑھا سکیں۔

Presented by Ziaraat.Com

امام خمینی کا روح القدس کے بارے میں ارشاد

آپ نے مصباح الهداية ص ۱۷۸ میں ثابت کیا ہے کہ تمام کے تمام فرشتے معصومینؑ کے نوکر چاکر ہیں اور ص ۱۶۷ پر فرمایا ہے کہ تمام ملائکہ کو معصومینؑ نے تسبیح و تقدیس کی تعلیم دی ہے لہٰذا جب تمام فرشتے خود معصومؑ کے شاگرد ہوئے تو وہ ان کے تعلیم دینے کے اہل کس طرح ہو سکتے ہیں جیسا کہ بعض بدانجام مقصرین کا خام خیال ہے۔

معصومینؑ کا حاضر و ناظر ہونا بزبان امام خمینی

فهو عليه السلام بمقام ولايته الكلية قائم على كل نفس و مع كل الأشياء معية قيومية پس امام علیہ السلام اپنی ولایت کلیہ کی بدولت ہر شخص کے عمل پر نگران اور تمام اشیاء کے ساتھ معیت قیومیہ رکھتے ہیں نیز مقدمہ مصباح الهدایہ میں ہے کہ **معنای ولایت عبارت از تصرف تام در ہمہ مراتب غیب و شہود ہماں گونہ کہ نفس انسانی در اجزاء بدنش تصرف می کند** (مصباح الهدایہ ص ۱۱) ولایت کا مطلب یہ ہے کہ ولی الامر تمام مراتب غیب و حضور میں تصرف کامل رکھتا ہو اور جس طرح کہ نفس انسانی اپنے بدن کے تمام اجزاء میں تصرف رکھتا ہے وہ اسی طرح تمام مراتب وجود میں متصرف ہوتا ہے۔

بوقت موت معصومینؑ کا حاضر ہونا

امام خمینی فرماتے ہیں ''ارسطو نے کہا ہے کہ نفوس انسانیہ قوت عمل و علم میں اللہ کی

Presented by Ziaraat.Com

آیت کاملہ اور اس کی شبیہ ہوتے ہیں اور اپنے کمال تک پہنچ جاتے ہیں اور یہ تشبیہ بقدر طاقت ہوتی ہے نفس جب بدن سے جدا ہوتا ہے تو روحانیین و ملائکہ مقربین سے متصل ہو جاتا ہے (ملاحظہ ہو کشف الاسرار ص ۳۴) نیز ص ۳۰ پر فرماتے ہیں فلسفۂ اعلیٰ اور دلائل عقلیہ محکمہ سے ثابت ہے کہ روح بدن سے جدا ہونے کے بعد اس عالم پر زیادہ اور بالاتر احاطہ رکھتی ہے" لہٰذ معصومینؑ کا بوقت موت تشریف لانا ان کا احاطۂ تکوینی ہے جو عقلاً صحیح ہے جبکہ وہ بقول امام امت ولایت کی بدولت اس طرح حاضر و ناظر ہیں جس طرح کہ نفس پورے بدن میں حاضر ہوتا ہے"۔

معصومینؑ کا مظاہر اسماء و صفات ہونا

سرکار خمینی نے مصباح الهدایه مترجم فارسی ص ۱۶۳ میں یہ ثابت کیا ہے کہ عقل کل کا خلافت کا مطلب یہ ہے کہ وہ حقائق کونیہ میں ظاہر ہو اور اس کی نبوت کا مطلب یہ ہے کہ وہ حضرت ذوالجلال کے جملہ اسماء و صفات کو ظاہر کرے نیز آپ کتاب شـــرح دعائے سحر ص ۹۱ میں فرماتے ہیں الانسـان الکامل هو مثل الله الأعلیٰ و آیته الکبریٰ هو مخلوق علیٰ صورته و منشاة بیدی قدرته و خلیفته علی خلیقته من عرفه فقد عرف الله و هو بکل صفة من من صفاته و تجل من تجلیاته یعنی تم جان لو کہ انسان کامل (یعنی معصومؑ) اللہ کے لیے مثل اعلیٰ اور اس کی آیت کبریٰ اور اس کی صفاتی صورت پر پیدا شدہ ہے اور اس کے دست قدرت کا انشاء کردہ ہے اور اس کی مخلوق پر اس کا خلیفہ ہے جس نے اس کو پہچانا اس نے اللہ کو پہچانا اور وہ اللہ کی تمام صفات میں سے ہر صفت اور اس کی تجلیات میں سے ہر تجلی کا آئینہ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

معصومینؑ کا نور حقیقی ہونا

سرکار خمینی نے اپنی متعدد کتب میں معصومینؑ کی خلقت نوری اوران کا نور مجسم ہونا ثابت کیا ہے مثلاً پرواز در ملکوت جلد اول ص ۲۷۵ میں فرماتے ہیں انوار الٰہی در ہیئت انسانی و صورت بشری ظہور نمودند ان انوار الٰہیہ نے انسانی ہیئت اور بشری صورت میں ظہور فرمایا نیز اسی کتاب کے ص ۲۷٤ پر فرماتے ہیں پس ایشانند قبلہ۔ کل عالم در ہر عالمی از عوالم بحسب اہل آں عالم تا آنکہ ظاہر شدند در عالم جسمانی بہیکل بشری یہ ذوات مقدسہ تمام عوالم میں ہر عالم کے لئے قبلہ تھے حتیٰ کہ بشری صورت میں عالم جسمانی میں ظاہر ہوئے۔ حکومت اسلامی ص ٦٨ میں فرماتے ہیں قبل ازیں عالم انواری بودہ اند در ظل عرش و در انعقاد نطفہ و طینت از بقیہ مردم امتیاز داشتہ اند ایں جزو اصول مذہب ماست کہ آئمہ چنیں مقاماتی دارند یہ ذوات مقدسہ اس عالم سے پہلے بھی سایۂ عرش میں نور تھے اور انعقاد نطفہ و طینت میں یہ باقی لوگوں سے امتیازی مقام رکھتے ہیں یہ بات ہمارے اصول مذہب کا جزو ہے۔

معصومؑ کا مقسم رزق ہونا

جناب خمینی پرواز در ملکوت جلد دوم ص۲۲۸ میں حضرت امام صاحب العصر حضرت ابن حسن عسکری علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں ہر یک از جزئیات

Presented by Ziaraat.Com

طبیعت را خواہد بطییٔ الحرکت کند و ہر یك را خواہد سریع کند و ہر رزقی را خواہد توسع دہد و ہر یك را خواہد تضییق کند و این ارادہ ارادۂ حق است و ظل شعاع ارادۂ ازلیه و تابع فرمان الٰہیه است یعنی شب قدر میں امام زمانہ صلوٰۃ اللہ علیہ وعجل فرجہ الشریف جزئیات فطرت میں جس حرکت کو چاہتے ہیں آہستہ کر دیتے ہیں اور جس حرکت کو چاہتے ہیں تیز کر دیتے ہیں اور جس رزق کو چاہتے ہیں وسیع کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں تنگ کر دیتے ہیں اور ان کا یہ ارادہ ارادۂ حق ہے اور ارادۂ ازلیہ کی شعاع اور سایہ ہے اور فرامین الٰہیہ کے تابع ہے۔

و ما علینا الا البلاغ

Presented by Ziaraat.Com

محتویات مصابیح الھدایہ

عرضِ مترجم	1
امام خمینیؒ کے حالاتِ زندگی	4
خطبۂ کتاب	21
مشکوۃ اول	23
غیبِ مطلق اور مقامِ عماء	25
غیبِ مطلق کی معرفت کا عدم امکان	26
حقیقتِ غیبی اور خلق کے درمیان سنخیت نہیں	29
کثرت در وحدت کے درمیان وجہ جمع	31
صحیح توحید تعطیل و تشبیہ سے مبرا ہے	32
فیضِ اقدس واسطۂ فیض	34
ظہورِ اسماء میں وجودِ خلیفہ کا لزوم	35
خلیفۂ الٰہی دو جنبے رکھتا ہے	36
اول ظہور اول مستفیض	37
مقامِ رحمانیت و رحیمیت	38

Presented by Ziaraat.Com

خلافت درظہوراور سرایت ظہور کی کیفیت	39
عالم وجود میں سب سے پہلے کثرت	40
ملاک وحدت وکثرت کا تعین	41
ہر اسم الٰہی کا جامع حقائق ہونا	43
عبارات واصطلاحات حجاب حقائق ہیں	45
اتحاد مقام الوہیت باسماء وصفات	47
مراتب اسماء قاضی سعید قمی کی نظر میں	48
اسماء باعتبار ظہور کثرت ہیں	50
اسماء الٰہی کے دو جلیے	51
آیات مشبتہ اور احادیث منفیہ کے مابین وجہ اتحاد	52
قاضی سعید قمی کے کلام پر تنقید	54
عظمت ومقام خلافت الٰہی	63
خلافت محمدیہ کی حقیقت	65
آئینوں میں وجہ غیبی کا انعکاس	66
آئینۂ اسماء وصفات میں وجہ غیب کا ظہور	68
اسماء وصفات حقیقت ذات کے لئے نوری حجاب ہیں	69

Presented by Ziaraat.Com

عماء کی تشریح	71
حقیقتِ قضا و قدر	76
منشا بدا کا بیان	77
قدر اللہ کا راز	80
انسان کامل کی عین ثابت دو جہتیں ہیں	82
فیضِ اقدس اور فیضِ مقدس کا فرق	83
اعیان ثابتہ فیضِ اقدس کی تجلی ثانی ہیں	84
صغیر میں عظیم کا عدمِ انعکاس	86
علماء عارفین سے بدگمانی نہ کیجئے	87
خلافتِ محمدیہ اور ولایتِ علویہ کا اتحاد	91
کرامات روحانیہ و محسوسہ کا فرق	92
حقائق بسیطہ مستدیر ہیں	93
نبوت ظاہرِ ولایت ہے	96
تعلیم کے مقامات و مراتب	97
موضوع الفاظ روح معانی ہیں	99
توبیخ نفس اور مناجات مع اللہ	101

Presented by Ziaraat.Com

نشأۃ مختلفہ میں حقیقتِ نبوت کا اختلاف	102
عالمِ اسماء میں نبوت	104
تجلی اسم حکم وعدل	105
نبوت کی تعریف کاشانی کی نظر میں	107
نبوت کا بلند ترین درجہ	108
عالم امر وخلق میں اسرار خلافت وولایت کا بیان	110
ذات کے تعین اسمی کا ہر عالم میں ظہور	110
حجاب اسماء وصفات میں مقامِ ذات	113
عالمِ خلق میں تجلیٔ ذات کا ظہور	116
مشیتِ مطلقہ میں مقامِ وحدت وکثرت	117
مجلسِ ظہور وحاضرین مجلس	118
حضرت موسیٰؑ کا حضرت خضرؑ پر اعتراض اور اس کی وجہ	119
آیۂ کریمہ اللہ نور السموات والارض کا مطلب	121
مراتبِ وجود میں حکماء وعارفین کا اختلاف	125
حق تعالیٰ کی اپنے فعل کے ساتھ کیفیت کی نسبت	131
مقام خلافت جامع حقائق الہیہ ہے	136

Presented by Ziaraat.Com

تمام ظہور اس حقیقت غیبیہ کے لئے ہے	139
مقام عبودیت کا لزوم تحفظ اور آخرت میں ولی کامل کے تکوینی اختیارات	142
قدرت معجزہ نمائی ریشہ ربوبیت ہے	144
نشاۃِ غیبیہ میں قدر کا راز	146
نشاۃِ غیبی میں حقیقت نبوت	148
موجودات پر عرضِ ولایت کا مطلب	150
اس امانت کی وضاحت جس کا بوجھ زمین و آسمان نہ اٹھا سکے	152
نشاۃِ مختلفہ میں حقیقت محمدیہؐ	154
اعیان کے متعلق آقائی قمشہ ای کا بیان	155
آقائی قمشہ ای کے بیان پر امامِ امت کی تنقید	160
نشاۃِ غیبی میں اسرارِ خلافت وولایت	162
آنحضرتؐ اور جناب امیرؑ کی ارواح اول تعین مشیت ہیں	
اور معصومینؑ کا ظہور امری	173
صادرِ اول کے متعلق حکماء وعارفین کا اختلاف	179
اقوالِ حکماء وعرفاء پر امامِ خمینی کا تبصرہ	183
صادرِ اول کے متعلق امامِ خمینی کا نظریہ	185

Presented by Ziaraat.Com

وحدت در کثرت اور کثرت در وحدت 187

عالمِ حقیقت عقلیہ کی صورت کثرت ہے 192

عالمِ ملکوت پر عقل مجرد کے احاطہ کی کیفیت 196

عقل کے اقبال وادبار کا مطلب 198

خلقتِ عقل کے متعلق امام باقر علیہ السلام کی حدیث کی تشریح 201

خلافت ونبوت اور ولایتِ عقل کا معنیٰ 205

معصومینؑ کی خلقت نوری اور ولایت کے متعلق حضرت امام رضا علیہ السلام

کی حدیث الشریف 209

حضرت امام رضا علیہ السلام کی حدیث کی تشریحات 220

ساکنانِ جبروت پر معصومینؑ کی برتری 222

آنحضرتؐ کی سلطنت قیومی 223

آئمہؑ کا مرتبہ جلیلہ اور واسطۂ فیض ہونا 223

فرشتوں پر معصومینؑ کی حکمرانی 224

حاملینِ عرش 225

معصومینؑ واسطۂ فیض ہیں 225

معرفت رب میں ان کی سبقت کا بیان 227

Presented by Ziaraat.Com

ارکانِ توحید کا بیان	228
تسبیح کی فضیلت	234
نشاۃِ ظاہری خلقی میں اسرارِ خلافت ونبوت وولایت	237
اسماءِ الٰہی کے مراتب کا بیان	238
مشربِ عرفان میں خلیفۂ الٰہی کے وجود کی اہمیت	239
تمام عوالم میں قیامتِ کبریٰ کا ظہور	241
انبیاءِ ماسلف کا دورہ آنحضرتؐ کی خلافت کا دورہ ہے	244
جنابِ امیر المومنینؑ کا ہر نبی بلکہ ہر شے کے ساتھ ہونا	245
عارفِ کامل قاضی سعید قمی کے بیان کا خلاصہ	249
اہلِ کشف وعرفان کی غیبت کرنے کی ممانعت	253
آقائی قمشہ ای کے نزدیک اسفارِ اربعہ کی تشریح	257
آقائی قمشہ ای کے بیان پر تبصرہ	261
مقاماتِ انبیاء کے تفاوت کی وجہ	264
معصومینؑ کے مراتبِ عظیمہ	266
خاتمہ ووصیت	268
محمد وآلِ محمد علیہم السلام کے مراتبِ تکوینی کے متعلق امام خمینیؒ کے عقائد	270

Presented by Ziaraat.Com

مسئلۂ یا علیؑ مدد	270
مسئلۂ علم غیب	270
امام خمینی کا روح القدس کے بارے میں ارشاد	271
معصومینؑ کا حاضر وناظر ہونا بزبان امام خمینی	271
بوقت موت معصومینؑ کا حاضر ہونا	271
معصومینؑ کا مظاہر اسماء وصفات ہونا	272
معصومینؑ کا نور حقیقی ہونا	273
معصومینؑ کا مقسم رزق ہونا	273

Presented by Ziaraat.Com

علامه محمد حسنین السابقی النجفی
کی زیرِ طبع کُتب

رسوم الشيعة في ميزان الشريعة

بجواب : إصلاح الرسوم الظاهرة

بكلام العترة الطاهرة

رشحات قلم

صدر المحققين علامة الحاج

محمد حسنين السابقي النجفي المرحوم

ONE TEN BOOKS

ثم جعلناك على شريعة من الأمر فاتبعها

Presented by Ziaraat.Com

علامه محمد حسنین السابقی النجفی

کی زیرِ طبع کتب

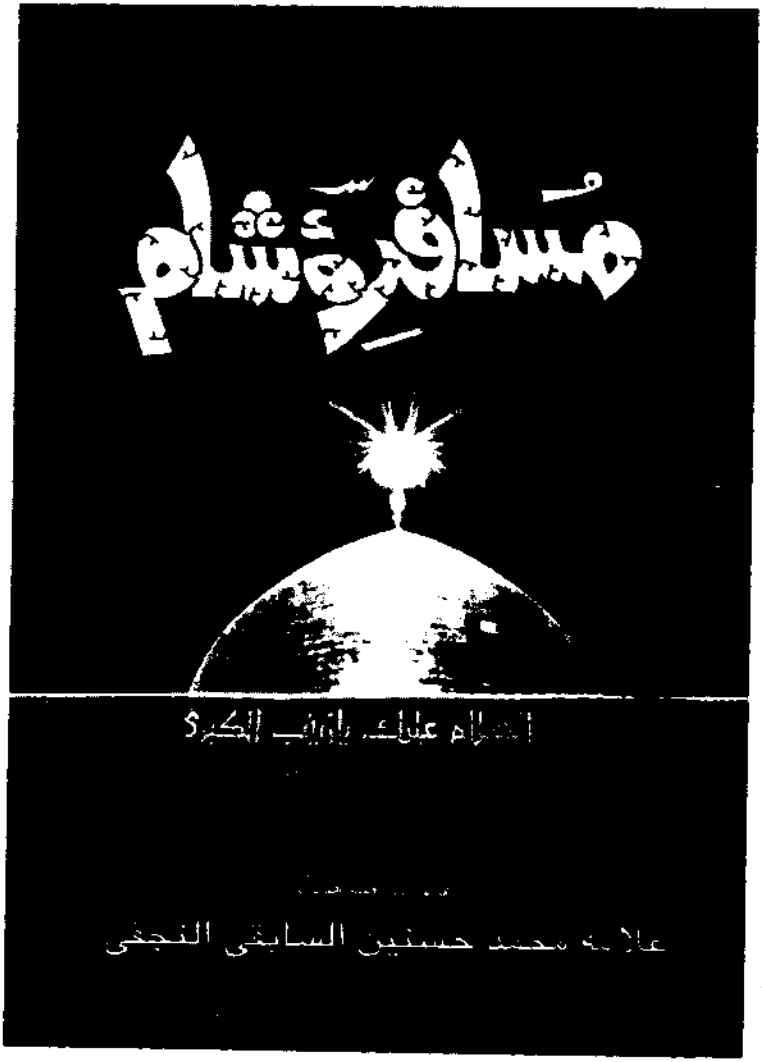

Presented by Ziaraat.Com